اصول دین سے آشنائی

حضرت آیۃ اللہ العظمی

حاج شیخ حسین وحید خراسانی مدظلہ العالی

کی توضیح المسائل کا مقدمہ

مصنف

آیۃ اللہ العظمی

حاج شیخ حسین وحید خراسانی مدظلہ العالی

فہرست

پیش گفتار ۳
اصول دین کی مقدماتی بحثیں ۳
۱۔تحصیل معرفت کا ضروری ھونا : ۳
۲۔انسان کو دینِ حق کی ضرورت : ۳
۳۔انفرادی زندگی میں دین کا کردار ۴
۴۔اجتماعی زندگی میں دین کا کردار ۴
۵۔اصول دین سے آگاھی کی فضیلت و عظمت ۵
۶۔ایمان ومعرفتِ پر وردگار تک رسائی کی شرط ۶
خدا پر ایمان لانے کا راستہ : ۷
توحید ۱۵
عدل ۲۰
نبوت ۲۱
نبوت عامہ ۲۱
انبیاء (علیھم السلام) کے خصوصیات ۲۴
۱۔عصمت: ۲۴
۲۔معجزہ : ۲۵
نبوت خاصّہ ۲۷
۱۔قرآن کی مثل لانے سے انسانی عجز : ۲۷
۲۔ھدایت قرآن ۲۸
یھودیوں کے بعض عقیدے ۲۹
عیسائیوں کے بعض مخصوص عقائد ۳۱
۳۔قرآن کی غیب سے متعلق خبریں : ۳۵
۴۔اسرار خلقت سے مکمل آگاھی : ۳۶
۵۔قرآن کی جذابیت ۳۷
۶۔قرآن میں عدم اختلاف: ۳۷
۷۔قرآن کی علمی اور عملی تربیت : ۳۸
آنحضرت (ص) کی آفتاب زندگی کی کرن ۴۳
معاد ۵۰
دلیل عقلی: ۵۰
دلیل نقلی : ۵۱
امامت ۵۲
الف۔قضاوتِ عقل ۵۲
ب۔ قضاوت قرآن : ۵۳
پھلی آیت : ۵۳
دوسری آیت : ۵۴
تیسری آیت : ۵۴
ج۔قضاوت سنت: ۵۵
پھلی حدیث ۵۹
دوسری حدیث ۵۹
۱۔وزارت ۶۰

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

٢۔اخوت وبرادری : ۶٠
پشت پناهی ۶٢
اصلاح امر: ۶٢
شرکت در امر: ۶٣
خلافت: ۶٣
تیسری حدیث ۶۶
حدیث چهارم: ٧٠
پانچویں حدیث: ٧١
حدیث ششم: ٧۴
ائمہ اثنا عشر ٧٨
پهلی روایت: ٨٠
دوسری روایت: ٨٠
امام زمانہ(عجل اللہ تعالی فرجه الشریف) ٨٨
عقلی نقطہ نگاہ سے ٨٨
روائی نقطہ نگاہ سے: ٨٩
امام زمانہ (علیہ السلام) کی طولانی عمر ٩۵
امام زمانہ (علیہ السلام) کے کچه معجزات ٩۶
فروع دین ٩٨
الف۔ نماز ٩٨
ب۔ زکات: ١٠٣
آیات ١٠٧
١۔ دین کے سامنے سر تسلیم خم کرن ١١١
٢۔ علماء دین کی تقلید کا لازم و ضروری هون ١١١

کتاب نامہ: اصول دین سے آشنائی
حضرت آیة اللہ العظمیٰ حاج شیخ حسین وحید خراسانی مدظلہ العالی کی توضیح المسائل کا مقدمہ
ناشر: مدرسة الامام الباقر العلوم علیہ السلام
دوسرا ایڈیشن: ١۴٢٨ ه، مطابق ٢٠٠٧ ئ
پریس: نگارش
ملنے کا پتہ:

قم، صفائیہ روڈ، گلی نمبر ٣٧ ، مکان نمبر ٢١ ، ٹیلیفون: ٧٧۴٣٢۵۶ ۔ ٠٢۵١

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْن، وَصَلَّی اللّٰهُ عَلیٰ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ آلِهِ الطَّاهِرِیْنَ، لاَ سِیِّمَا بَقِیَّةِ اللّٰهِ فِی اْلا رَ◌َضِیْن

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

پیش گفتار

یہ کتا ب فروع دین سے متعلق ھے،لیکن یہ مقدمہ اصول دین سے آگاھی کی غرض سے لکھا گیا ھے۔جس طرح نور کے مراتب ھیں اور سورج وشمع کا نور بھی حقیقی نور کے مراتب میں سے ھیں، اسی طرح اصول دین کی معرفت کے بھی مراتب ھیں۔یہ مقدمہ کوئی عمیق تحقیق نھیں، بلکہ اس راہ میں قدم رکھنے والوں کے لئے اصول دین سے آشنائی کی حد تک ایک شمع کی مانند ھے۔
اس مقدمے میں عقلی اعتبار سے نہایت آسان تمھیدات پر مبنی دلائل سے استدلال کیا گیا ھے اور روائی اعتبار سے ان منقولات پر مشتمل ھے جو سنی اور شیعہ کی کتبِ احادیث اور مشھور تواریخ میں مذکور ھیں اور اس بارے میں خبر دینے کے لئے،اگر چہ راوی ثقہ ھے یا جو بات نقل کی گئی ھے مورد وثوق ھے،ھمارا مستند وھی کتب ھیں جھاں سے ھم نے انھیں نقل کیا ھے۔
مبانیِ دین میں انوار آیات وروایات سے پر تو افشانی اس لئے کی گئی ھے کہ قرآن وسنت، فطرت کو بیدار کرنے والے اور حکمت کے دقیق ترین قواعد پر مشتمل ھیں۔
روایات کے ترجمے میں مضمون حدیث کے تقریباًمطابق، مختصر مضمون کو پیش کیا گیا ھے،عمومی جھت کو مد نظر رکھتے ھوئے بعض دقیق علمی نکات سے صرف نظر کی گئی ھے اور اختصار کے پیش نظر مطالب سے مربوط تمام جھات کو پیش نھیں کیا گیا ھے۔

اصول دین کی مقدماتی بحثیں

اصول دین کے بیان سے پھلے چند امور کی جانب توجہ ضروری ھے:

۱۔تحصیل معرفت کا ضروری ھونا :
مبدا ومعاد کے وجود کا احتمال، معرفت دین اور اس سلسلے میںتلاش و جستجو کو ضروری قرار دیتا ھے، کیونکہ اگر خالقِ جھاں، علیم وحکیم ھو،زندگی کا اختتام موت نہ ھو،خالق انسان نے اسے کسی مقصد و ھدف کے تحت خلق کیا ھو اور اس کے لئے ایک ایسا نظام معین کیا ھو جس کی مخالفت ابدی بد بختی کاسبب ھو تو انسانی جبلت وفطرت اس امر کا تقاضا کرتی ھیں کہ چاھے یہ احتمال کم ھی کیوں نہ ھو، لیکن جس چیز کا احتمال دیا جارھا ھے اس کی عظمت واھمیت کو مد نظر رکھتے ھوئے اس کے مطابق عمل کرنا ضروری ھے، تاکہ تحقیق کے ذریعے منفی یا مثبت نتیجے تک پھنچا جا سکے۔جیسا کہ اگر بجلی کے تار میں شارٹ سرکٹ کا احتمال ھو اور طے ھو کہ اس صورت میں زندگی آگ کا لقمہ بن سکتی ھے تو انسان اس وقت تک آرام وچین سے نھیں بیٹھتا جب تک اسے خطرہ ٹلنے کا یقین نہ ھوجائے۔

اصول دین سے آشنائی

۲۔انسان کو دینِ حق کی ضرورت :
انسان کا وجودجسم وروح اور عقل وہوس کا مرکب ھے اور اسی کا اثر ھے کہ اس کی فطرت مادی ومعنوی سعادت اور کمال مقصد تخلیق کو پانے کی جستجو میں ھے۔
ادھر انسان کی زندگی کے دو پھلو ھیں، فردی او ر اجتماعی،بالکل ایسے ھی جیسے انسانی بدن کا ھر عضو اپنی ذاتی زندگی سے قطع نظر دوسرے اعضاء کے ساتھ بھی متقا بلاًتاثیر و تا ثر رکھتا ھے۔
لہٰذا ، انسان کو ایسے قانون وآئین کی ضرورت ھے جو اسے مادی ومعنوی سعادت اور پاک وپاکیزہ انفرادی اوراجتماعی زندگی کی ضمانت دے اور ایسا آئین، دین حق ھے کہ جس کی انسان کو

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

فطری طور پر ضرورت ھے ۱
----

1 سورہ روم، آیت ۳۰ ۔ "پس (اے نبی!) تم خالص دل سے دین کی طرف اپنا رخ کئے رہو خدا کی بنائی ہوئی سرشت جس پر اس نے انسانوں کو پیدا کیا ھے "۔

۴
ہر موجود کے لئے ایک کمال ھے جس تک رسائی،اس کے مربوطہ تکامل وتربیت کے لئے معین کردہ قاعدے و قانون کی اتباع کے بغیر ناممکن ھے اور انسان بھی اس عمومی قاعدے و قانون سے مستشنیٰ نہیں ۱

۳۔انفرادی زندگی میں دین کا کردار
انسان کی زندگی متن وحاشیہ اور اصل وفرع پر مشتمل ھے۔متن واصل، خود اس کا اپنا وجود ھے اور حواشی وفروع وہ چیزیںھیں جو اس انسان سے تعلق رکھتی ھیں جیسے مال،مقام،شریک حیات،اولاد اور رشتہ دار۔
اپنی ذات اور اس سے متعلق اشیاء کی محبت نے انسانی زندگی کو دو آفتوں،غم واندوہ اور خوف وپریشانی کا آمیزہ بنا رکھا ھے۔جو کچھ اس کے پاس نہیں ھے اسے حاصل کرنے کا غم واندوہ اورجو کچھ اس کے پاس ھے،حوادث زمانہ کے تحت اسے کھو دینے کا خوف و اضطراب۔
خداوندِ متعال پر ایمان ان دونوں آفتوں کو جڑ سے اکھاڑ پھینکتا ھے،کیونکہ عالم وقادر اور حکیم ورحیم پروردگار پر ایمان، اسے اپنی مقررہ ذمہ داریوں سے عہدہ بر آہونے پر ابھارتا ھے اور فرائض بندگی پر عمل پیرا ہو کر وہ جان لیتا ھے کہ خداوندِمتعال اپنی حکمت ورحمت کے وسیلے سے، خیر وسعادت کا باعث بننے والی چیزیں اسے عنایت فرمائے گا اور اسبابِ شر و شقاوت کو اس سے دور فرمائے گا۔
بلکہ، اس حقیقت مطلق کو پا لینے کے بعد، کہ جس کے مقابلے میں ہر حقیقت مجاز ھے اور جس کے علاوہ باقی سب بظاھر پانی دکھائی دینے والے سراب ھیں،اس نے کچھ کھویا ھی نہیں اور اس امر پر یقین و ایمان رکھتے ہوئے کہ ۲
کسی بھی فانی وناپائدار چیز میں اس کے لئے جاذبیت ھی نہیں کہ اس کے نہ ہونے سے غمگین اور چھن جانے سے مضطرب ہو
یَتَّقُوْنَ۔لَھُمُ الْبُشْریٰ فِی الْحَیَاۃِ الدُّنْیَا وَ فِی اْلآخِرَۃِ لاَ تَبْدِیْلَ لِکَلِمَاتِ اللّٰہِ ذٰلِکَ ھُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ> ۳
اس زندگی میں انسانی اعصاب کو کھوکھلا کر دینے والی چیز، مادی خواھشات کو پانے کی خوشی اور انھیں نہ پانے کے دکھ سے حاصل ہونے والی اضطرابی وھیجانی کیفیت ھے اور لنگر ایمان ھی ان طوفانی امواج میں مومن کو آرام واطمینان عطا کیا کرتاھے
بِمَا ا تَٰاکُمْ> ٤
۵

۴۔اجتماعی زندگی میں دین کا کردار
زیادہ سے زیادہ پانے کی ھوس کے غریزئہ افزون طلبی کی بدولت انسان میں موجود شہوت وغضب کسی حد تک محدود نہیں۔اگر مال کی شہوت اس پر غلبہ کر لے تو زمین کے خزانے بھی اسے قانع نہیںکر سکتے اور اگر مقام کی شہوت اس پر سوار ہو جائے تو روئے زمین کی حکومت و بادشاھی
----

1 سورہ طہٰ، آیت ۵۰ ۔"موسیٰ نے کہا ھمارارب وہ ھے جس نے ہر شئے کو اس کی خلقت عطا کی ھے اور پھر ہدایت بھی دی ھے"۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

2 سورہ نحل، آیت ۹۶ ۔"جو کچھ تمھارے پاس ھے وہ سب تمام ھو جائے گا اور جو کچھ اللہ کے پاس ھے وھی باقی رھنے والا ھے"۔
۶۴ ۔"آگاہ ھو جاو کہ اولیاء خدا پر نہ خوف طاری ھوتا ھے اور نہ وہ محزون اور ۶۳ ، 3 سور ہ یونس ، آیت ۶۲ زنجیدہ ھوتے ھیں۔یہ وہ لوگ ھیں جو ایمان لائے اور خدا سے ڈرتے رھے ۔ان کے لئے زندگانی دنیا اور آخرت دونوں مقامات پر بشارت اور خوشخبری ھے اور کلمات خدا میں کوئی تبدیلی نھیں ھو سکتی ھے اور یھی در حقیقت عظیم کامیابی ھے"۔
4 سورہ حدید ، آیت ۲۳ ۔ "جو چیز تم سے جاتی رھی تو تم اس کا رنج نہ کیا کرو اور جب کوئی چیز (نعمت) تم کو خدا دے تو اس پر نہ اِترایا کرو"۔
5 سورہ رعد ، آیتَ ۲۸ ۔"یہ وہ لوگ ھیں جو ایمان لائے ھیں اور ان کے دلوں کو یاد خدا سے اطمینان حاصل ھو تا ھے اور آگاہ ھو جاو کہ اطمینان یاد خدا سے ھی حاصل ھو تا ھے"۔

۵
اس کے لئے ناکافی ثابت ھوتی ھے اور وہ چاہتا ھے کہ دوسرے سیاروں پر اپنی قدرت و حاکمیت کا پرچم لھرائے ۱

انسان کا سر کش نفس، شکم ودامن، مال و مقام کی شہوت اور کبھی ختم نہ ھونے والی اندھی ھوس کے لئے قوتِ غضب کو کام میں لانے کے بعد کسی حدو حدود کو خاطر میں نھیں لاتا اور کسی بھی حق کو پامال کرنے سے گریز نھیں کرتا۔ ایسی نفسانی شہوت کا نتیجہ بربادی اور ایسے غضب کا انجام خونریزی اور خاندانوں کے اجڑنے کے علاوہ کچھ اور نھیں ھو سکتا، کیونکہ انسان اپنی قوتِ فکر کے ذریعے اسرار طبیعت کے طلسم کو توڑنے اور اس کی قوتو ں کو اپنا غلام بنا کر اپنی نامحدود نفسانی خواھشات کو پا نے کے لئے حیات، بلکہ کرہ ارض کو جو انسانی حیات کا گھوارہ ھے،نابودی کی طرف لے جا رھا ھے ۲

مبدا ومعاد اور ثواب وعقاب پر ایمان کی طاقت ھی اس سر کش نفس کو مھار،انسانی شہوت وغضب کو تعادل اور فردی واجتماعی حقوق کی ضمانت فراھم کر سکتی ھے،کہ ایسے خدا پر اعتقاد جو ۳
اور اعمال کی ایسی جزا وسزا جو
یَّرَہ> ٤ پر ایمان کی وجہ سے، انسان ھر خیر کی جانب گامزن اور ھر شر سے دور ھو گا اور ایک ایسا معاشرہ وجود میں آئے گا جس کی بنیاد بقاء کے لئے ٹکراو کے بجائے بقاء کے لئے مصالحت کے فلسفے پر ھوگی۔

۵۔اصول دین سے آگاھی کی فضیلت و عظمت

فطری طور پر انسان علم کا پیاسا ھے، اس لئے کہ جو چیز انسان کو انسان بناتی ھے،عقل ھے اور عقل کا پھل علم ھے۔ یھی وجہ ھے کہ جب کسی جاھل کو جاھل کھا جائے تو یہ جاننے کے باوجود بھی کہ جاھل ھے غمگین ھو جاتا ھے اور اگر اسے علم سے نسبت دیں تو خوش ھوجاتا ھے۔

اسلام نے، جو دین فطرت ھے،علم کے مقابلے میں جھالت کو وھی مقام دیا ھے جو نور کے مقابلے میں ظلمت اور زندگی کے مقابلے میں موت کو حاصل ھے ((إنما ھو نور یقع فی قلب من یرید اللّٰہ تبارک وتعالی ا نٔ یھدیہ)) ٥((العالم بین الجھال کا لحی بین الا مٔوات)) ٦

لیکن یہ جاننا ضروری ھے کہ علم ذاتی طور پربا فضیلت ھونے کے باوجود مختلف مراتب کا حامل ھے،مثال کے طور پر علم کی فضیلت میں اس کے موضوع،نتیجے اور اس علم سے متعلق استدلال کی روش کے لحاظ سے تفاوت پایا جاتا ھے، جیسا کہ نباتات شناسی کی نسبت انسان شناسی اسی قدر افضل ھے جس قدر نباتات پر انسان کو فوقیت و فضیلت حاصل ھے۔انسانی زندگی کو سلامتی عطا کرنے والا علم اس کے مال کی حفاظت کرنے والے علم سے اتنا ھی اشرف و با فضیلت ھے جتنا انسانی زندگی کو اس کے مال پر برتری وفضیلت حاصل ھے اور وہ علم جس کی بنیاد دلیل و برھان پر قائم ھے فرضی نظریات کی بنیاد پر قائم شدہ علم سے اتنا ھی زیادہ باشرف ھے جتنا گمان کے مقابلے میں یقین کو برتری وشرافت حاصل ھے۔

لہٰذا، تمام علوم میں وہ علم اشرف وافضل ھے جس کا موضوع خالقِ کائنات کی ذات ھے، لیکن یہ

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

بات مدّنظر رهے کہ غیرِ خدا کو خدا کے مقابلے میں وہ نسبت بھی حاصل نھیں ھے جو قطرے کو اقیانوس اور ذرے کو سورج کے مقابلے میں حاصل ھے۔ ان کے درمیان لا متناھی او رمتناھی کی نسبت ھے،بلکہ
----

۳۷ ۔"اور فرعون نے کھا کہ (ھامان) میرے لئے ایک قلعہ تیار کر کہ میں اس کے اسباب تک ، 1 سورہ غافر، آیت ۳۶ پھنچ جاو ٔں۔ اور جو آسمان کے راستے ھیں"۔
2 سورہ روم ، آیت ۴۱ ۔"خود لوگوں ھی کے اپنے ھاتھوں کی کارستانیوں کی بدولت خشک و تر میں فساد پھیل گیا"۔
3 سورہ حدید ، آیت ۴ ۔"اور وہ تمھارے ساتھ ھے تم جھاں بھی رھو"۔
4 سورہ زلزلۃ ، آیت ۷،۸ ۔"پھر جس شخص نے ذرہ بھر برابر نیکی کی ھے وہ اسے دیکھے گا۔اور جس نے ذرہ برابر برائی کی ھے وہ اسے دیکھے گا"۔
5 بحار الانوار،جلد ۱، صفحہ ۲۲۵ ۔"بے شک صرف وہ "علم "نور ھے کہ خدای متعال جس کی ھدایت چاھتا ھے اس کے دل میں ڈال دیتا ھے"۔
6 بحارالانوار جلد ۱، صفحہ ۱۷۲ ۔"جاھلوں کے درمیان ایک عالم ایسا ھے جیسے مردوں میں زندہ"۔

دقیق نظر سے دیکھیں تولا شئی اور فقیر بالذات کا غنی بالذات سے کوئی مقابلہ ھی نھیں
لِلْحَیِّ الْقَیُّوْمِ> ۱
اور اس علم کا ثمر ونتیجہ ایمان وعملِ صالح ھیں جن کی بدولت انسان کو دنیوی اور اخروی سعادت کے علاوہ انفردی و اجتماعی حقوق حاصل ھوتے ھیں
مُو مْ۠نٌ فَلَنُحْیِیَنَّہ حَیَاةً طَیِّبَةً> ۲ اور اس علم کی بنیاد،یقین و برھان پر ھے،ظن وگمان کی پیروی پر نھیں۔<اُدْعُ إِلیٰ سَبِیْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَةِ> ۳ ٤ ٥
اب تک کی گفتگوسے اس حدیث کے معنی واضح ھو جاتے ھےں کہ ((إن ا فْضل الفرائض وا ؤجبھا علی الإنسان معرفة الرّب والإقرار لہ بالعبودیة)) ٦

۶۔ایمان ومعرفتِ پر وردگار تک رسائی کی شرط
انسان، ھر اثر کے مؤثر کی تلاش وجستجو میں ھے اور فطرتِ انسانی، سر چشمہ وجود کو پانے کی پیاسی ھے۔
لیکن یہ جاننا ضروری ھے کہ گوھرِ ایمان اور معرفت پر وردگارِعالم، جو گنجینہ علم ومعرفت کے انمول جواھر ھیں، عدل وحکمت کے قاعدے وقانون کے مطابق کسی ایسے شخص کو نصیب نھیں ھو سکتے جو ایمان و معرفتِ پروردگار عالم کے حق مینظلم سے آلودہ ھو، کیونکہ نا اھل کو حکمت عطاکرنا حکمت کے ساتھ ظلم ھے اور اھل سے دریغ کرنا اھل حکمت کے ساتھ ظلم وزیادتی ھے۔
اور یہ جاننا نھایت ضروری ھے کہ خدا اور قیامت کا انکار اس وقت تک ممکن نھیں جب تک انسان تمام ھستی کا احاطہ کر نے اورعلل ومعلولات کے تمام سلسلوں تک پھنچنے کے بعد بھی مبدا ومعادکو نہ پا سکے اور جب تک مذکورہ امور پر محیط فھم وادراک پیدا نہ ھوگا، مبدا ومعا د کے نہ ھونے کا یقین محال ھے، بلکہ جو ممکن ھے وہ مبدا ومعاد کو نہ جاننا ھے۔
لہٰذا، عدل وانصاف کا تقاضا یہ ھے کہ جس کسی کو بھی اللہ کے وجود کے بارے میں شک ھے اسے چاہئے کہ قولی اور عملی طور پر مقتضائے شک پر عمل کرے۔مثال کے طورپر اگر کوئی شخص ایسے خدا کے وجود کا احتمال دے کہ جس پر ایمان کی بدولت ابدی سعادت اور ایمان نہ ھونے کی صورت میں ابدی شقاوت اسے نصیب ھو سکتی ھے،عقلی نکتہ نظر سے اس کی ذمہ داری یہ ھے کہ وہ دل وزبان سے اس کے وجود کا انکار نہ کرے اور عملی میدان میں جس قدر ممکن ھو اس حقیقت کی تلاش و جستجو میں کوشاں رھے اور منزلِ عمل میں احتیاط کا دامن نہ چھوڑے کہ کھیں ایسا نہ ھو کہ اس پروردگا رکی ذات موجود ھو جس کے احکامات سے سر تابی ابدی شقاوت کا باعث ھو، بالکل اسی طرح جیسے لذیذ ترین کھانے میں زھر کا احتمال دینے پربحکم عقل اس کھانے سے پرھیز ضروری ھے۔
خدا کے وجود میں شک کرنے والا ھر شخص، اگرعقل کے اس منصفانہ حکم کے مطابق عمل

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

کرے تو بغیر کسی شک وتردید کے، معرفت وایمانِ خدا کو پالے گا ٧
ورنہ اس حقیقت کی ظلم سے آلودگی کے ساتھ اس قدوس و متعال ذات کی معرفت حاصل نہ ھوگی
الْحِکْمَةَ مَنْ یَّشَاءُ وَمَنْ یُو تُ◌َ الْحِکْمَةَ فَقَدْ ا وُ◌ْتِیَ خَیْرًا کَثِیْراً> ٨ ١
----

1 سورہ طہ ، آیت ١١١ ۔"اس دن سار ے چھرے خدائے حی وقیوم کے سامنے جھکے ھوں گے"۔
2 سورہ نحل ، آیت ٩٧ ۔" جو شخص بھی نیک عمل کرے گا وہ مرد ھو یا عورت بشرطیکہ صاحب ایمان ھوھم اسے پاکیزہ حیات عطا کریں گے"۔
3 سورہ نحل، آیت ١٢٥ ۔"آپ دعوت دیں اپنے رب کے راستے کی طرف حکمت سے"۔
4 سورہ اسراء، آیت ٣٦ ۔"اور جس چیز کا تمھیں علم نھیں اس کی پیروی مت کرنا"۔
5 سورہ یونس، آیت ٣٦ ۔"بے شک گمان حق کے بارے میں کوئی فائدہ نھیں پھنچا سکتا"۔
6 بحارالانوار، جلد ۴،صفحہ ۵۵ ۔"سب بڑا واجب انسان پر یہ ھے کہ وہ اپنے رب کی معرفت حاصل کرے اور اس کی عبودیت (بندگی) کا اقرار کرے"۔
7 سورہ عنکبوت، آیت ۶۹ ۔"اور جن لوگوں نے ھمارے حق میں جھاد کیا ھے ھم انھیں اپنے راستوں کی ھدایت کریں گے" ۔
8 سورہ بقرة، آیت ٢۶٩ ۔"وہ جس کو چاہتا ھے حکمت عطا کردیتا ھے اور جسے حکمت عطا کردی جائے اسے گویا خیر کثیر عطا کردیا گیا "۔

٧
مذکورہ بالا نکات کی وضاحت کے بعد اب ھم اصول دین کی بحث شروع کرتے ھیں:

خدا پر ایمان لانے کا راستہ :
خدا پر ایمان لانے کی راھیں متعدد ھیں :
اھل اللہ کے لئے اس کی دلیل ومعرفت کا ذریعہ خود اس کی ذات ھے
کُلِّ شَیْءِ شَھِیْد> ٢((یا من دل علی ذاتہ بذاتہ)) ٣ ،((بک عرفتک وا نٔت دللتنی علیک)) ٤
اوراھل اللہ کے علاوہ بقیہ افراد کے لئے چند راھوں کی طرف مختصر طور پر اشارہ کرتے ھیں :
الف):انسان جب بھی خود اپنے یا اپنے حیطہ ادراک میں موجود، موجودات کے کسی بھی جزء کے متعلق غور کرے تو اس نتیجے پر پھنچے گا کہ اس جزء کا نہ ھونا محال نھیں ھے اور اس کا ھونا یا نہ ھونا ممکن ھے۔اس کی ذات عدم کی متقاضی ھے اور نہ ھی وجود کی۔اور مذکورہ صفت کی حامل ھر ذات کوموجود ھونے کے لئے ایک سبب کی ضرورت ھے، اسی طرح جس طرح ترازو کے دو مساوی پلڑوں میں سے کسی ایک پلڑے کی دوسرے پر ترجیح بغیرکسی بیرونی عامل وسبب کے ناممکن ھے، اس فرق کے ساتھ کہ ممکن الوجود اپنے سبب کے ذریعے موجود ھے اور سبب نہ ھونے کی صورت میں عدم کا شکار ھے اور چونکہ اجزاء عالم میں سے ھر جزء کا وجود اپنے سبب کا محتاج ھے، لہٰذااس نے یا تو خود اپنے آپ کو وجود عطا کیا ھے یا موجودات میں سے اسی جیسے موجود نے اسے وجود بخشا ھے۔
لیکن جب اس کا اپنا وجود ھی نہ تھا تو خود کو کیسے وجود عطا کرسکتا ھے او راس جیساممکن الوجود جس چیز پر خود قادر نھیں غیر کو کیا دے گا۔اور یہ حکم وقاعدہ جوکائنات کے ھر جزء میں جاری ھے،

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

کل کائنات پر بھی جاری وساری ھے۔
جیسا کہ ایک روشن فضاکا وجود،جس کی اپنی ذاتی روشنی کوئی نھیں اس بات کی دلیل ھے کہ اس روشنی کامبدا ضرور ھے جو اپنے ھی نور سے روشن ومنور ھے ورنہ ایسے مبدا کی غیر موجودگی میں فضا کا روشن ومنور ھونا ممکن ھی نھیں ھے، کیونکہ ذاتی طور پر تاریک موجو د کا غیر ، تو درکنار خود کو روشن کرنا بھی محال ھے۔
اسی لئے وجود کائنات اور اس کے کمالات ،مثال کے طورپر حیات، علم اور قدرت، ایک ایسی حقیقت کے وجود کی دلیل ھیں جس کا وجود، حیات، علم اورقدرت کسی غیر کے مرھون منت نھیں
خُلِقُوْا مِنْ غَیْرِ شَیْءٍ ا مْٔ هُمُ الْخَالِقُوْنَ> ٥ ((عن ابی الحسن بن موسی الرضا (ع) ا نہ دخل علیہ رجل فقال لہ: یا ابن رسول اللّٰہ! ما الدلیل علی حدوث العالم؟ فقال (ع): ا نٔت لم تکن ثم کنت وقد علمت ا نٔک لم تکوّن نفسک ولا کوّنک من ھو مثلک)) ٦
ابو شاکر دیصانی نے چھٹے امام (ع) سے پوچھا: اس بات کی کیا دلیل ھے کہ آپ (ع) کو کوئی خلق کرنے والا ھے؟ امام نے فرمایا: ((وجدت نفسی لا تخلو من إحدی الجھتین، إما ا نٔ ا کُون صنعتھا ا نٔا ا ؤ صنعھا غیری، فإن کنت صنعتھا ا نٔا فلا ا خَلو من ا حَد المعنیین،إما ا نٔ ا کُون صنعتھا وکانت موجودة، ا ؤ صنعتھا وکانت معدومة فإن کنت صنعتھا وکانت موجودة فقد استغنیت بوجودھا عن صنعتھا، و إن کانت معدومة فإنک تعلم ا نٔ المعدوم لا یحدث شیئًا، فقد ثبت المعنی الثالث ا نٔ لی صانعاً وھو اللّٰہ رب العالمین)) ٧

----

1 سورہ ابراھیم، آیت ٢٧ ۔”اور ظالمین کو گمراھی میں چھوڑ دیتا ھے اور وہ جو بھی چاہتا ھے انجام دیتا ھے‘ ‘۔
2 سورہ فصلت، آیت ٥٣ ۔”اور کیا پروردگار کے لئے یہ بات کافی نھیں ھے کہ وہ ھر شئے کا گواہ اور سب کا دیکھنے والا ھے“۔
3 بحار الانوار،جلد ٨٤ ، صفحہ ٣٣٩ ، بیان مولی الموحدین علیہ السلام۔”اے وہ کہ جس کی ذات دلالت کرتی ھے اس کی ذات پر (اپنی شناخت میں کسی کا محتاج نھیں)
4 بحارالانوار، جلد ٩٥ ، صفحہ ٨٢ ، بیان حضرت امام زین العابدین علیہ السلام۔”تجہ کو تیرے ھی ذریعہ پہچانا ھے اور تو خوداپنی ذات پر دلالت کرتا ھے“۔
5 سورہ طور، آیت ٣٥ ۔”کیایہ بغیر کسی چیز کے از خود پیدا ھوگئے ھیں یا یہ خودھی پیدا کرنے والے ھیں“۔
6 بحارالانوار جلد ٣، صفحہ ٣٦ ۔حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے روایت ھے کہ ایک شخص آپ کے پاس آکر پوچھتا ھے : ”یابن رسول اللہ عالَم کے حادث ھونے پر کیا دلیل ھے؟حضرت فرماتے ھیں:تم پھلے نھیں تھے پھر تم ھوگئے باتحقیق تم جانتے ھو کہ تم نے اپنے آپ کو نھیں پیدا کیا(اور یہ بھی جانتے ھو کہ)جس نے تم کو وجود بخشا ھے وہ تمھارے جیسا نھیں ھے“۔
7 سورہ توحید، صحفہ ٢٩٠ .

٨
جو چیز نہ تھی اور موجود ھوئی یا تو خود اس نے خود کو وجود عطاکیا یا کسی غیر نے۔ اگر خود اس نے خود کو موجود کیا، یا تو وہ خودپھلے سے موجود تھی اور اس نے خود کو موجود کیا یا پھلے سے موجود نہ تھی،پھلی صورت میں موجود کو وجود عطا کرنا ھے جو محال ھے اور دوسری صورت میں معدوم کو وجود کی علت وسبب قرار دینا ھے اور یہ بھی محال ھے۔ اگر کسی دوسرے نے اسے وجود عطا کیا ھے اور وہ بھی پھلے نہ تھا اور بعد میں موجود ھوا ھے تو وہ اسی کی مانند ھے۔
لہٰذا، بحکم عقل جو بھی چیز پھلے نہ تھی اور بعد میں موجود ھوئی اس کے لئے ایسے خالق کا ھونا ضروری ھے جس کی ذات میں عدم ونابودی کا سرے سے کوئی عمل دخل نہ ھو۔
اسی لئے، کائنات میں رونما ھونے والی تمام تبدیلیاں اور موجودات اس خالق کے وجود پر دلیل ھیں جسے کسی دوسرے نے خلق نھیں کیا ھے اور وہ مصنوعات ومخلوقات کا ایسا خالق ھے جو خود مصنوع و مخلوق نھیں ھے۔
ب):اگر کسی بیابان مینکوئی ایسا ورق پڑا ملے جس پر الف سے یاء تک تمام حروف تھجی ترتیب سے لکھے ھوں،ھر انسان کا ضمیر یہ گواھی دے گا کہ ان حروف کی لکھائی اور ترتیب، فھم و

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

ادراک کا نتیجہ ھیں اور اگر انھی حروف سے کلمہ اور کلمات سے لکھا ھوا کلام دیکھے تو اس کلام کی بناوٹ و ترکیب میں موجود دقّت نظر کے ذریعے مو لٔف کے علم وحکمت پر استدلال کرے گانیز اگر کسی کی گفتار میں انھی خصوصیات کا مشاھدہ کرے گا تو مقرر کے علم وحکمت کا معترف ھو جائے گا۔کیا ایک پودے میں موجود عناصر اولیہ کی ترکیب،کتاب کی ایک سطر کی جملہ بندی سے کم تر ھے، جو لکھنے والے کے علم پر نا قابل انکار دلیل ھے؟!

وہ کونسا علم اور کیسی حکمت ھے جس نے پانی اور مٹی میں بیج کے چھلکے کے لئے موت اور بوسیدگی کا مادہ فراھم کیا ھے اور اس بیج کے مغز کو پودے کی شکل میں زندگی عطا کی ھے ؟!

جڑ کو وہ قدرت وطاقت عطا کی ھے کہ زمین کے دل کو چیرکر مٹی کی تاریک تہوں سے پودے کے لئے خوراک جذب کرتی ھے اور مٹی کے حصوں سے مختلف درختوں کے لئے خوراک فراھم کی ھے، تاکہ ھر پودا اور ھر درخت اپنی مخصوص خوراک حاصل کر سکے اور درختوں کی جڑوں کو ایسا بنا یا ھے کہ وہ اپنی مخصوص خوراک کے علاوہ جو ا س درخت کے مخصوص پھل کو جاملتی ھے، کوئی اور خوراک جذب نہ کریں اور زمین کی کشش ثقل کا مقابلہ کرتے ھوئے پانی اور خوراک درخت کے تنے اور شاخوں تک پھنچائیں۔جس وقت جڑیں زمین سے پانی اور خوراک لے کر درخت کے تنے اور شاخوں تک پھنچانے میں مصروف عمل ھوتی ھیں، اسی دوران تنا بھی فضا سے ھوا اور روشنی لینے کے عمل کو انجام دے رھا ھوتا ھے ((کلّ میسّر لما خلق لہ)) ۱ ،جس قدر بھی کوشش کی جائے کہ جڑ، جسے مٹی کے اعماق تک جانے اور تنا جسے فضا میں سر بلند کرنے کے لئے بنا یا گیا ھے،کو اس حکیمانہ سنت سے روکیں اور اس کے برعکس جڑ کو فضا اور تنے کو مٹی میں قرار دیں تو یہ دونوں قانون کی اس خلاف ورزی کا مقابلہ کرتے ھوئے طبیعی طریقہ کار کے مطابق اپنی نشونما جاری رکھیں گے ۲

فقط ایک درخت اور ان رگوں کی جو اس کی جڑوں سے ہزار ھا پتوں تک حیرت انگیز نظام کے ساتہ پھنچائی گئی ھیں، بناوٹ اور پتوں کے ھر خلیے کو دی جانے والی قدرت وتوانائی میں غور وفکر، جس کے ذریعے وہ جڑو ں سے اپنی خوراک اورپانی کوجذب کرتے ھیں، اس بات کے لئے کافی ھے کہ انسان لا متناھی علم وحکمت پر ایمان لے آئے

فَا نْۢبَتْنَا بِہ حَدَائِقَ ذَاتَ بَہْجَةٍ مَّا کَانَ لَکُمْ ا نْٔ تُنْبِتُوْا شَجَرَہَا ا ئِلٰہٌ مَّعَ اللّٰہِ بَلْ ھُمْ قَوْمٌ یَّعْدِلُوْنَ> ۳

شَجَرَتَہَا ا مْٔ نَحْنُ الْمُنْشِو نَٔ> ٤ ٥

----

1 بحارالانور،جلد ۴، صفحہ ۲۸۲ ۔”جو چیز جس امر کے لئے پیدا کی گئی ھے اس کے لئے سھل وآسان ھے“۔
2 سورہ احزاب ، آیت ۶۲ ۔”اور خدائی سنت میں کوئی تبدیلی نھیں ھو سکتی ھے“۔
3 سورہ نمل ، آیت ۶۰ ۔”بھلا وہ کون ھے جس نے آسمان و زمین کو پیدا کیا ھے اور تمھارے لئے آسمان سے پانی برسایا ھے پھر ھم نے اس سے خوشنما باغ اگائے ھیں کہ تم ان کے درختوں کو نھیں اگا سکتے تھے کیا خدا کے ساتہ کوئی اور خدا ھے نھیں بلکہ یہ قوم وہ ھے جس نے حق سے عدول کیا ھے۔
4 سورہ واقعہ، آیت ۷۲ ۔”اس کے درخت کو تم نے پیدا کیا ھے یا ھم اس کے پیدا کرنے والے ھیں“۔
5 سورہ حجر، آیت ۱۹ ۔”اور ھر چیز کو معینہ مقدار کے مطابق پیدا کیا ھے “۔

نیز جس پودے اوردرخت کو دیکھیں، جڑ سے لے کر پھل تک حق تعالی کے علم،قدرت اور حکمت کی آیت ونشانی ھے اور ان کی نشونما کے لئے جو آئین مقرر کیا گیا ھے اس کے سامنے سر جھکائے ھوئے ھے ۱

جیسا کہ کسی بھی جاندار کی زندگی میں غوروفکر، انسان کے لئے خدا کی طرف رھنماھے۔

ابو شاکر دیصانی نے چھٹے امام (ع) کی خدمت میں حاضر ھو کر کھا :اے جعفر بن محمد (علیھما السلام)! مجھے میرے معبود کی جانب رھنمائی فرمائیں۔ ایک چھوٹا بچہ مرغی کے انڈے کے ساتہ کھیل رھا تھا۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

امام (ع) نے اس بچے سے انڈا لے کر فرمایا :"اے دیصانی!اس انڈے کے گرد محکم حصار ہے، اس کا چھلکا سخت ہے اور اس چھلکے کے نیچے باریک جھلی ہے۔ اس باریک جھلی کے نیچے پگھلا ہوا سونا اور سیال چاندی موجود ہے جو آپس میں نہیں ملتے۔نہ تو اندر سے کوئی مصلح باھر آیا ہے جو اس کے بارے میں اصلاح کی خبر دے اور نہ ہی کوئی مفسد باھر سے اندر گیا ہے جو فساد کی اطلاع دے اور نہ ہی کوئی یہ جانتا ہے کہ انڈا نر کے لئے بنا یا گیا ہے یا مادہ کے لئے۔" ۲

آیا تصفیہ شدہ چونے کے ذریعے محکم حصار کو، جس میں بے انتہا اسرار پوشیدہ ہیں، کس صاحب تدبیر نے مرغی کے کھائے ہوئے دانوں سے جدا کر کے اس کے تخم دان میں چوزے کی پرورش کے لئے ایسا مقام امن بنایا اور اس کے اندر نطفے کو، صدف میں گوھر کی مانند جگہ دی۔ چونکہ چوزہ اس دوران ماں سے دور ہے اور رحم مادر میں نہیں ہے جہاں سے اپنی خوراک حاصل کر سکے، لہٰذا اس کے لئے اسی محکم حصار کے اندر اس کے قریب ہی خوراک کا انتظام کیا۔چونے کی سخت دیوار اور چوزے اور اس کی خوراک کے درمیان نرم ونازک جھلی بنا ئی تاکہ چوزہ اور اس کی خوراک حصار کی سختی سے محفوظ رھیں۔ اس اندھیری اور تاریک فضا میں اس کے اعضاء وجوارح کو ہڈیوں، پٹھوں، رگوں، اعصاب اور حواس، جن میں سے فقط اس کی آنکھ کا دقیق مطالعہ محیّرا لعقول ہے، کے ذریعے پایہ تکمیل تک پہنچا کر ہر ایک کو مناسب جگہ قرار دیا۔

اورچونکہ اس چوزے کو اپنی خوراک کے لئے مٹی اور پتھروں کے درمیان سے دانے چننے ہیں، لہٰذا اس کی چونچ ہڈی کی ایک خاص قسم سے بنائی تاکہ زمین پر موجود پتھر وں کے ساتھ ٹکرانے سے اسے کوئی نقصان نہ پہنچے۔ اورکہیں اپنی خوراک سے محروم نہ ہوجائے، لہٰذااسے سنگدانہ عطا کیا تاکہ جو بھی دانہ ملے اسے کھاکر اس میں محفوظ کر لے اور پھر اسے بتدریج نظامِ ہضم کے حوالے کرے۔اس کی نازک کھال کو پروں کے ذریعے ڈھانپ کر سردی،گرمی، چوٹ اور جانوروں کے آزار سے محفوظ کیا۔ ضروریات

وواجباتِ زندگی عطا کرنے کے علاوہ ظاھری خوبصورتی جیسے مستحبات سے غفلت نہیں برتی اور اس کے پروں کو دل موہ لینے والے رنگوں سے رنگ دیا، جیسا کہ امام (ع) نے فرمایا :((تنفلق عن مثل ا لٔوان الطواویس)) ۳

اور چونکہ چوزے کے تکامل کے لئے مرغی کے سینے کی مناسب حرارت کی ضرورت ہے، وہ مرغی جسے فقط رات کی تاریکی ہی سعی و کوشش اورحرکت سے روک سکتی ہے اچانک اس کی کیفیت یہ ہوجاتی ہے کہ تلاش وجستجو کو چھوڑ کر جب تک حرارت کی ضرورت ہو، اس انڈے پر بیٹھی رہتی ہے۔

وہ کونسی حکمت ہے جس نے مرغی پر خمار جیسی کیفیت طاری کر دی ہے تاکہ وہ چوزے میں زندگی کی حرکت کو وجود میں لاسکے؟! اور وہ کونسا استاد ہے جس نے اسے دن رات انڈوں کے رخ تبدیل کرنا سکھایا ہے تاکہ چوزے کے اعضاء میں تعادل برقرار رہے،جو چوزے کی راھنمائی کرتا ہے کہ خلقت مکمل ہونے کے بعد انڈے کے اس محکم حصار کو چونچ سے توڑدے اور اس میدانِ زندگی میں قدم رکھے جس کے لئے اسے یہ اعضاء وجوارح عطا کئے گئے ہیں۔اور وہ مرغی جو اپنی حیوانی جبلّت کے تحت، فقط اپنی زندگی سے نقصان دہ چیزوں کو دور اورفائدہ مند چیزوں کو انتخاب کرنے کے

----

1 سورہ الرحمن، آیت ۶۔"اور ستارے اور درخت سب اسی کا سجدہ کررھے ہیں"۔
2 بحارالانوار، جلد ۳، صفحہ ۳۱ ۔
3 بحارالانوار، جلد ۳، صفحہ ۳۲ ۔ "اور موروں کے رنگ کی طرح مختلف رنگ پھوٹیں گے"۔

علاوہ کوئی دوسرا عمل انجام ہی نہ دیتی تھی، اچانک اس میں ایسا انقلاب برپا ہوجاتا ہے کہ اس ناتوان اور کمزور چوزے کی حفاظت کی خاطر سینہ سپر ہو جاتی ہے اور جب تک چوزے کے لئے محافظ کی

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

ضرورت ھے، اس میں یہ محبت باقی رہتی ھے ؟!
کیا مرغی کے ایک انڈے کے متعلق غوروفکر، اس خالق کائنات کی رھنمائی کے لئے کافی نھیں ھے کہ ۱
اسی لئے امام (ع) نے فرمایا :((ا ترا لھا مدبر اً؟ قال: فا طرق ملیاً، ثم قال: ا شھد ا نٔ لا إلہ إلا اللهّٰ وحدہ لا شریک لہ وا شھد ا نٔ محمداً عبدہ ورسولہ، وا نٔک إمام وحجة من اللهّٰ علی خلقہ وا نٔا تائب ممّا کنت فیہ)) ۲
ھاں، وھی علم و قدرت اور حکمت جو مٹی کے گھپ اندھیرے میں بیج اور انڈے کے چھلکے کی تاریکی میں چوزے کو کسی ھدف اور مقصد کے لئے پروان چڑھاتا ھے، ماں کے پیٹ اور اس کے رحم کی تاریکیوں میں انسانی نطفے کو، جو ابتداء میں خوردبین سے نظر آنے والے جاندار سے بڑہ کر نھیں ھوتا اور اس میں انسانی اعضاء و جوارح کے آثار تک نھیں ھوتے، رحمِ مادر سے باھرزندگی بسر کرنے کے لئے تمام ضروریات زندگی سے لیس کرتا ھے۔
مثال کے طور پر جنین میں، ہڈیوں کو اپنی ذمہ داری نبھانے کے لئے مختلف شکل اور حجم میں بنایا، مختلف حرکات کے لئے عضلات کو قرار دیا،دماغ کی حیرت انگیز بناوٹ کے ذریعے مشعلِ ادراک کو روشن کیا اور دل کی فعالیت کے ذریعے جو ھرسال کروڑوں بار دھڑکتا ھے، حرارتِ حیات کو زندگی کے اس مرکز میں محفوظ فرمایا۔
انسانی جسم کی اس سادہ ترین ترکیب میں غوروفکر، عزیز و علیم خدا کی تقدیر پر ایمان لانے کے لئے کافی ھے۔ مثال کے طور پر انسان کے منہ میں تین قسم کے دانت بنائے، پھلے ثنایا اس کے بعد انیاب، پھر اس کے بعد چھوٹے طواحن اور آخر میں بڑے طواحن کو قرار دیا ۳۔اگر ثنایا، انیاب اور چھوٹے طواحن کو بڑے طواحن کی جگہ قرار دیا جاتا تو دانتوں کی ترتیب میں یہ بگاڑ، غذا توڑنے اور چبانے سے لے کر اس چھرے کی بد صورتی اور خوبصورتی میں کیا کردار ادا کرتا ؟!
اگر بھنویں جو آنکھوں کے اوپر ھیں، نیچے اور ناک کے سوراخ، نیچے کے بجائے اوپر کی سمت ھوتے تو کیا ھوتا؟!
زمین کی آبادی اور اس پر آبا د کاری، چاھے کاشتکاری ھو یا مضبوط ترین عمارت یانازک و دقیق ترین صنعت ، سب کے سب، انگلی کی پوروں اور اس پر ناخنوں کے اگنے سے وابستہ ھیں۔
وہ کونسی حکمت ھے جس نے ناخن بنانے والا مادّہ، انسان کی غذا میں فراھم کیا، اسے حیرت انگیز طریقے سے ہضم کے مرحلے سے گزارا اورپھر رگوں میں داخل کر کے انگلیوں کی پوروں تک پھنچایا اور اس تخلیق کی غرض کو مکمل کرنے کے لئے گوشت اور ناخن میں پیوند کے ذریعے ان دونوں کے درمیان ایسا رابطہ بر قرار کیا کہ ان دونوں کو ایک دوسرے سے جدا کرنا نھایت طاقت فرسا کام ھے، لیکن غرض ومقصد حاصل ھونے کے بعد ان کو اس طرح ایک دوسرے سے جدا کر دیا کہ ناخن آسانی کے ساتہ کاٹے جاسکیں؟!
تعجب آور تو یہ ھے کہ جس غذا سے ناخن کا مادّہ اس سختی کے ساتہ تیار ھوا ھے، اسی غذا سے کمالِ لطافت کے ساتہ ایک صاف اورشفاف مادّہ، بینائی کے لئے بھی تیا رہوا ھے جو ہضم وجذب کے مراحل کو طے کرنے کے بعد آنکہ تک جا پھنچتا ھے۔
اگر ان دونوں کے طے شدہ تقسیمِ رزق میں کام الٹ جاتا اورناخن آنکہ سے نکل آتا، جب کہ وہ صاف شفاف مادّہ آنکھوں کی بجائے انگلیوں کی پوروں تک جا پھنچتا، تو انسانی نظامِ زندگی میں کتنا بڑا خلل واقع ھوجاتا ؟!
----

1 سورہ اعلی، آیت ۲و ۳۔"پیدا کیا اور درست بنا یاھےجس نے تقدیر معین کی ھے اور پھر ھدایت دی ھے"۔
2 بحارالانوار، جلد ۳، صفحہ ۳۲ ۔"حضرت فرماتے ھیں:کیا اس کے لئے کسی مدبر کو دیکھتے ھو:تھوڑی دیر سکوت کے بعد خدا کی وحدانیت ومحمد کی رسالت وآنحضرت کی امامت پر ایمان لے آیا اور اپنے گذشتہ عمل کی توبہ کی"۔
3 ثنایا: اوپر کے دو دانت جو سامنے کی طرف ھوتے ھیں، انیاب: اوپر کے دو نوک دار دانت، طواحن: ڈاڑھیں۔

یہ علم وحکمت کے آثار کا سادہ ترین نمونہ ھے جو کسی دقّت نظر کا محتاج نہیں
ا فَ َلاَ تُبْصِرُوْنَ> ۱تو انسانی خلقت کے ان عمیق ترین اسرار کے بارے میں کیا کہئے گا کہ جن کی تہہ تک
رسائی کے لئے انسان کو اپنے علم کو جدید ترین آلات کی مدد سے کام میں لاتے ہوئے،سرجری اور
اعضائے انسانی کی خصوصیات و کردار جیسے شعبوں میں اعلیٰ مہارت بھی حاصل کرنی پڑے۔
یَتَفَکَّرُوْا فِیْ ا نَ ْفُسِہِمْ> ۲
جی ھاں، اتنی زیادہ علمی کاوشوں کے بعد اب تک جس موجود کی جلد کی حکمت ھی واضح نہ
ھوسکی ھو، اس کے باطن اور مغز میں کیسے عظیم اسرار پنہاں ھیں، جیسے ملائمات کو جذب کرنے
والی شہوت اور ان کی حفاظت ونا ملائمات کو دفع کرنے والے غضب سے لے کر، ان دو کے عملی تعادل
کے لئے عقل اور نظری تعادل کے لئے حواس کی ھدایت سے سرفراز کیا گیا ھے
تُحْصُوْہَا> ۳
حکمت کی ایسی کتاب کو علم وقدرت کے کون سے قلم سے پانی کے ایک قطرے پر
لکھاگیاھے؟! ٤
ظُلُمَاتٍ ثَلاَثٍ> ٥
یہ کیسا علم اور کیسی قدرت وحکمت ھے کہ جس نے غلیظ وپست پانی میں تیرنے والے
خوردبینی حیوان سے ایسا انسان خلق کیا ھے جس کی مشعلِ ادراک، اعماقِ آفاق وانفس کی جستجو کرے
اِقْرَا وَرَبُّکَ اْلاَکْرَمَۃالَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِۃعَلَّمَ اْلإِنْسَانَ مَالَمْ یَعْلَمْ ٦اور زمین وآسمان کو اپنی قدرت وجولان فکر کا
میدان قرار دے؟
وَّبَاطِنَةً وَّمِنَ النَّاسِ مَنْ یُجَادِلُ فِی اللّٰہِ بِغَیْرِ عِلْمٍ وَّلاَ ہُدًی وَّلاَ کِتَابٍ مُّنِیْرٍ> ۷
اس علم وقدرت اور رحمت وحکمت کے سامنے انسان، خود پروردگار عالم کے اس فرمان کے
علاوہ کیا کہہ سکتا ھے کہ ۸ اور اس کے سوا کیا کر سکتا ھے کہ خاک پر
گر کر اس کے آستانہ جلال پر ماتھا رگڑ کر کھے:((سبحن ربی الا عٰلی وبحمدہ))
اس آیت کریمہ ۹کے مطابق، آفاقِ
جھاں میں بھی دقّت نظر ضروری ھے کہ لاکھوں سورج،چاند وستارے جن میں سے بعض کا نور ہزاروں
نوری سالونکے بعد زمین تک پھنچتا ھے، جب کہ نور ھر سیکنڈ میں تقریبا تین لاکہ کلو میٹر کا فاصلہ
طے کرتا ھے، اور جن میں سے بعض کا حجم،زمین کے حجم سے کروڑوں گنا زیادہ ھے، ان سب کے
درمیان اتنا گھرا انتظام اتنے دقیق حساب کے ساتہ بر قرار کیا گیا ھے، ان میں سے ھر ایک کو اس طرح
اپنے معین مدار مینرکھا گیا ھے اور قوتِ جاذبہ ودافعہ کے درمیان ایسا عمومی تعادل برقرار ھے کہ ان

----

1 سورہ ذاریات، آیت ۲۱ ۔"اور خود تمھارے اندر بھی ۔ کیا تم نھیں دیکہ رھے ھو"۔
2 سورہ روم، آیت ۸۔"کیا ان لوگوں نے اپنے اندر فکر نھیں کی ھے"۔
3 سورہ نحل، آیت ۱۸ ۔"اور تم اللہ کی نعمتوں کو شمار نھیں کر سکتے ھو"۔
سورہ نحل، آیت ۱۸ ۔"اور تم اللہ کی نعمتوں کو شمار نھیں کر سکتے ھو"۔
4 سورہ طارق ، آیت ۵،۶ ۔"پھر انسان دیکھے کہ اسے کس چیز سے پیدا کیا گیا ھےوہ ایک اچھلتے ھوئے پانی سے پیدا کیا گیا ھے"۔
5 سورہ زمر، آیت ۶۔ "وہ تم کو تمھاری ماو ٴں کے شکم میں خلق کرتا ھے ایک کے بعد ایک خلقت جو تین تاریکیوں کے درمیان ھے"۔
6 سورہ علق، آیت ۳،۵،۴ ۔ "پڑھو! اور تمھارا پروردگار بزگوار ھے، جس نے قلم کے ذریعہ تعلیم دی ھے۔ اور انسان کو وہ سب کچہ بتا دیا ھے جو اسے نھیں معلوم تھا"۔
7 سورہ لقمان، آیت ۲۰ ۔"کیا تم لوگوں نے نھیں دیکھا کہ اللہ نے زمین وآسمان کی تمام چیزوں کو تمھارے لئے مسخر کردیا ھے اور تمھارے لئے تمام ظاھری اور باطنی نعمتوں کو مکمل کر دیا ھے اور لوگوں میں بعض ایسے بھی ھیں جو علم وھدایت اور روشن کتاب کے بغیر بھی خدا کے بارے میں بحث کرتے ھیں"۔
8 سورہ م ؤمنون، آیت ۱۴ ۔"وہ خدا جو سب سے بہتر خلق کرنے والا ھے"۔
9 سورہ فصلت، آیت ۵۳ ۔"ھم عنقریب اپنی نشانیوں کو تمام اطراف عالم میں اور خود ان کے نفس کے اندر دکھلائیں

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

گے تاکہ ان پر یہ بات واضح ہو جائے کہ وہ حق ہے“.

تمام سیاروں کے درمیان کسی قسم کے ٹکراوٴ یاتصادم کا واقع ہونا، ناممکن ھے
تُدْرِکَ الْقَمَرَ وَلاَ الَّیْلُ سَابِقُ النَّہَارِ وَکُلٌّ فِی فَلَکٍ یَّسْبَحُوْنَ> ۱
زمین کو،جو انسانی زندگی کا مرکز ھے، اس پر محیط ایک کروی فضاء کے ذریعے محفوظ کیا
جس سے دن رات ہزاروں شہاب ٹکرا کر ختم ہو جاتے ہیں۔
سورج اورزمین کے درمیان اتنا مناسب فاصلہ برقرار کیا کہ معادن، نباتات، حیوانات اور انسانی
زندگی کی نشو نما کے اعتبار سے، روشنی وحرارت تما م شرائط کے مطابق موجود رھے۔
زمین کی اپنے مدار اور محور دونوں پر حرکت کو اس طرح منظّم کیا کہ زمین کے زیادہ تر
حصے میں طلوع وغروب اور دن ورات ھر آن موجود رھیں، آفتاب طلوع ھوتے ھی سورج کی روشنی
وحرارت سے نظامِ زندگی کو روشنی اور گرمی ملے اور حصولِ رزق ومعاش کا بازار گرم ھوجائے اور
غروب آفتاب کے ساتھ ھی آرام وسکون کے لئے رات کا اندھیرا، جو بقاءِ زندگی اور تجدید نشاط کے لئے
ضروری ھے، اپنے ڈیرے ڈال دے تاکہ سورج کی مستقل حرارت یا اس کے مکمل انقطاع سے نظامِ حیات
میں کوئی خلل واقع نہ ہو ۲
الَّیْلَ وَالنَّھَارَ لِتَسْکُنُوْا فِیْہِ وَ لِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِہ> ۳
غَیْرُ اللّٰہِ یَا تْ◌ِیْکُمْ بِضِیَاءٍ ا فَ◌َلاَ تَسْمَعُوْنَ> ٤
نوروظلمت اور روز و شب دونوں، آپس کے انتہا درجے کے تضادّ و اختلاف کے باوجود، مل کر
ایک ھی ھدف ومقصد پورا کرنے میں مصروفِ عمل ھیں اور دوسری جانب جو کچھ زمین میں ھے اسے
دن اور جو کچھ آسمانوں میں ھے اسے رات کے وقت انسان کی نظروں کے سامنے رکھا گیا ھے تاکہ دن
رات آسمانوں اور زمین کے ملک وملکوت انسان کی بصارت اور بصیرت کے سامنے موجود رھیں۔
انسان کے لئے کتابِ وجود کی دن رات ورق گردانی کی تاکہ وہ زمین وآسمان کے صفحے سے
آیاتِ خدا کا مطالعہ کر سکے
شَیْءٍ> ٥ ٦
وہ انسان جو ذھنِ بشر میں قوانین واسرارِ کا ئنات کے انعکاس کو علم وحکمت کا معیار و ملاک
سمجھتا ھو،کس طرح ممکن ھے کہ وہ مغز،ذھن اوردانشوروں کے تفکر کو بنانے والے، کائنات پر حکم
فرما قوانین کو نافذ کرنے والے اور اسرارِ نظام ھستی کو وجود عطا کرنے والی ھستی کو فاقدِ علم وحکمت
سمجھے، حالانکہ تمام مفکرین کے اذھان میں منعکس ھوجانے والے قوانین کا ئنات کی نسبت ان قوانین
کے مقابلے میں جو اب تک مجھول ھیں، ایسی ھے جیسے قطرے کے مقابلے میں ایک سمندر <وَمَا
ا وُ◌ْتِیْتُمْ مِنَ الْعِلْمِ اِلاَّ قَلِیْلاً> ۷
اس بات پر کیسے یقین کیا جا سکتا ھے کہ کتاب ھستی سے چند سطروں کی نقول تیار کرلینے
والا تو علیم وحکیم ھو لیکن خود کتابِ وجود کا مصنف، اس نقل تیار کرنے والے کا خالق اور نقل کے
وسیلے کو فراھم کرنے والا ھی بے شعور و بے ادراک ھو؟!یھی وجہ ھے کہ منکر کی فطرت بھی دانا
وتوانا خالق کے وجود کی گواھی و شھادت دیتی ھے وَلَئِنْ سَا لْ◌تَھُمْ مَنْ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالا رْ◌ضَ وَسَخَّرَ

----

1 سورہ یس، آیت ۴۰ ۔”نہ آفتاب کے بس میں ھے کہ چاند کو پکڑے اور نہ رات کے لئے ممکن ھے کہ وہ دن سے آگے بڑھ جائے ۔ اور یہ سب کے سب اپنے اپنے فلک اور مدار میں تیرتے رہتے ھیں“.
2 سورہ فرقان، آیت ۶۲ ۔”اور وھی ھے جس نے رات اور دن میں ایک کو دوسرے کا جانشین بنایا ھے اس کے لئے جو عبرت حاصل کرنا چاہتا ھے“.
3 سورہ قصص، آیت ۷۳ ۔”یہ اس کی رحمت کا ایک حصہ ھے کہ اس نے تمھارے لئے رات لے آئے گا رات اور دن دونوں بنائے ھیں تاکہ آرام بھی کر سکو اور رزق بھی تلاش کر سکو“.
4 سورہ قصص، آیت ۷۱ ۔”آپ کہئے کہ تمھارا کیا خیال ھے اگرخدا تمھارے لئے رات کو قیامت تک کے لئے ابدی بنادے تو کیا اس کے علاوہ اور کوئی معبود ھے جو تمھارے لئے روشنی کو لے آسکے تو کیا تم بات سنتے نھیںھو“.

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

5 سورہ اعراف، آیت ۱۸۵ ۔"اور کیا ان لوگوں نے زمین وآسمان کی حکومت اور خدا کی تمام مخلوقات میں غور نہیں کیا"۔
6 سورہ انعام، آیت ۷۵ ۔"اور اسی طرح ہم ابراہیم کو ملکوت آسمان و زمین دکھلائیں گے، اور اس لئے کہ وہ یقین کرنے والوں میں شامل ہو جائیں"۔
7 سورہ اسراء، آیت ۸۵ ۔"اورتمھیں بہت تھوڑا سا علم دیا گیا ہے"۔

۱۳
الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ فَا نَّيٰ يُو فْ◌َكُوْنَ> ۱
الْعَزِيْزُالْعَلِيْمُ> ۲

منکرین خدا میں سے ایک شخص آٹھویں امام(ع) کے پاس آیا تو امام (ع) نے اس سے فرمایا:اگر تمھارا عقیدہ صحیح ہو، جب کہ ایسا نہیں ہے، تب بھی ہمیں نماز،روزہ،زکات اور اقرار سے کوئی نقصان نہیں پہنچا۔ (کیونکہ دینی فرائض جو ایمان لانا،عمل صالح کرنا اور منکرات کو ترک کرنا ہے،روح کے اطمینا ن اور معاشرے کی اصلاح کا سبب ہیں اور اگر بالفرض عبث اور بے کار ہوں تب بھی،مبدا ومعاد کے احتمالی وجود کے مقابلے میں ان اعمال کے مطابق عمل کی تکلیف اور نقصان نہایت کم ہے، کیونکہ دفع شر اور بے انتہا خیر کثیر کو جلب کرنا،جو محتمل ہو، عقلاًضروری ہے)۔
اس شخص نے کہا : جس خدا کے تم لوگ قائل ہو وہ کیسا ہے اور کہاں ہے؟
امام (ع) نے فرمایا :اس نے اَین کو اَینیت اور کیف کو کیفیت عطا کی ہے۔ (وہی اَین و مکان اور کیف و کیفیت کا خلق کرنے والا ہے، جب کہ مخلوق کبھی بھی خالق کے اوصاف و احوال کا حصہ نہیں بن سکتی، کیوں کہ خالق میں مخلوق کے اوصاف موجود ہونے کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ خالق مخلوق کا محتاج ہوجائے، اسی لئے خداوند متعال کو نہ کسی کیفیت یا مکانیت سے محدود کیا جاسکتا ہے، نہ کسی حس کے ذریعے محسوس کیا جاسکتا ہے اور نہ ہی کسی چیز کے ساتھ پرکھا جا سکتاہے)۔
اس شخص نے کہا:بنا برایں اگراسے کسی حس کے ذریعے محسوس نہیں کیا جاسکتا، تو اس کا وجود نہیں ہے۔
امام (ع) نے فرمایا : جب تیری حس اس کے ادراک سے عاجز ہوئی تو تو ا س کا منکر ہوا اور جب ہم نے حواس کو اس کے ادراک سے عاجز پایا تو ہمیں یقین ہوا کہ وہ ہمارا پروردگا ر ہے۔(موجودات کو محسوسات تک منحصر سمجھنے والا اس بات سے غافل ہے کہ حس موجود ہے لیکن محسوس نہیں، بینائی اور شنوائی موجود ہے لیکن دیکھی اور سنی نہیں جاسکتی ہے، انسان ادراک کرتا ہے کہ غیر متناہی محدود نہیں ہے جب کہ ہر محسوس ہونے والی چیز محدود ومتناہی ہے------------ -؛کتنے ہی ذہنی وخارجی موجودات ایسے ہیں جو حس ومحسوسات سے ماوراء ہیں، جب کہ وہ شخص موجود کو محسوس تک محدود خیال کرنے کی وجہ سے خالق حس ومحسوس کا منکر ہو ا اور امام (ع) نے اس شخص کی اسی حقیقت کی جانب ہدایت کی کہ حس ومحسوس،وہم وموہوم اور عقل ومعقول کا خالق حس، وہم اورعقل میں نہیں سما سکتا،کیونکہ حواس خمسہ جس چیزکا ادراک کرتے ہیں اس پر محیط ہوتے ہیں جب کہ یہ حواس خد اکی مخلوق ہیں اور خالق اپنی مخلوق پر مکمل احاطہ رکھتاہے، لہٰذا خالقِ حس ووہم وعقل کا خودان کے دائرہ ادراک میں آجانا،جبکہ وہ ان پر محیط ہے اور محیط کا محاط میں تبدیل ہونا ممکن ہی نہیں ہے اور اگر خداوندِ متعال محسوس یا موہوم یا معقول ہو تو حواس سے درک ہونے والی اشیاء کے ساتھ شبیہ وشریک قرار پائے گااور اشتراک کا لازمہ اختصاص ہے، جب کہ ترکیب مخلوق کی خصوصیت ہے، لہٰذا اگر خداوندِمتعال حس ووہم وعقل میں سما جائے تو مخلوق ہوا نہ کہ خالق)۔
اس نے پوچھا :خدا کب سے ہے ؟
امام (ع) نے فرمایا : تم یہ بتاو کہ کب نہ تھا؟ (خداوندِ متعال جو زمان وزمانیات اور مجردات ومادیات کے لئے قیوم ہے، اس کی ذات اقدس عدم، نابودی اور زمان ومکان سے مبراہے)
پھر اس نے امام (ع) سے پوچھا : پس اس کے وجودکی دلیل کیا ہے ؟
امام (ع) نے آفاق و انفس میں موجود آیاتِ خد ا کی ہدایت کی اور جسم کی بناوٹ میں تفکروتدبر

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

کے ذریعے اس نکتے کی طرف توجہ دلائی کہ اپنے وجود کی اس بناوٹ میں جن باریک نکات اور لطا ئف حکمت کا خیال رکھا گیا ھے، ان کے ذریعے اس خالق کے علم وحکمت کا اندازہ لگائے۔ اسے بادلوں، ھوا، سورج،چاند اور ستاروں کی حرکت میں غوروفکر کرنے کو کھا تاکہ اجرام فلکی میں موجود عجائب

----

1 سورہ عنکبوت، آیت ۶۱ ۔"اور اگر آپ ان سے پوچھیں گے کہ آسمان و زمین کو کس نے پیدا کیا ھے اور آفتاب و ماہتاب کو کس نے مسخر کیا ھے تو فوراً کھیں گے کہ اللہ، تو یہ کدھر بہکے چلے جارھے ھیں"۔

2 سورہ زخرف، آیت ۹۔"اور آپ ان سے سوال کریں گے کہ زمین وآسمان کو کس نے پیدا کیا ھے تو یقینا یھی کھیں گے کہ ایک زبردست طاقت والی اور ذی علم ھستی نے خلق کیا ھے"۔

قِدرت وغرائب حکمت میں تفکر وتدبر کے ذریعے عزیز و علیم کی قدرت تک پھنچ سکے اور متحرکات آسمانی کی حرکت کے ذریعے تغیر وحرکت سے منزہ محرّک پر ایمان لے آئے۔ ۱

ج): مادّے و طبیعت میں موجود تغیر وتحول، اس مادّے وطبیعت سے برتر قدرت کی دلیل ھیں،کیونکہ مادّہ یا اس سے منسوب کسی بھی مادّی شے میں تاثیر،وضع ومحاذات کی محتاج ھے۔مثال کے طور پر آگ جو حرارت جسم میں تاثیر رکھتی ھے یا چراغ جس کی شعاع فضا کوروشن ومنور کرتی ھے، جب تک آگ یا چراغ کی اس جسم یا فضا کے ساتھ خاص نسبت پیدا نہ ھو، ممکن ھی نھیں ھے کہ جسم ا س آگ کی حرارت سے گرم یا فضا اس چراغ کے نور سے روشن و منور ھوجائے، اورچونکہ معدوم کے ساتھ وضع اورنسبت کا برقرار ھونا محال ھے، لہٰذ ا ایسے موجودات جو پھلے مادہ و طبیعت میں نہ تھے اور بعد میں وجودپایا یا پائےں گے، ان موجودات میں مادہ وطبیعت کی تاثیر ممکن نھیں ھے۔آسمان و زمین میں موجود ھونے والا ھر معدوم ایسی قدرت کے وجود کی دلیل ھے جس کو تاثیر کے لئے وضع ومحاذات کی ضرورت نھیں ھے اوروہ ماورائے جسم وجسمانیات ھے

فَيَكُوْنُ> ۲

د):خدا پر ایمان انسان کی سرشت میں موجود ھے، کیونکہ فطری اعتبار سے انسان اپنے آپ کو ایک مرکز سے وابستہ اور محتاج پاتا ھے، لیکن اسبابِ معیشت کی مصروفیت اور خواھشات نفسانی سے لگاؤ اس وابستگی کے مرکز کو پانے میں رکاوٹ ھیں۔

جب بے چارگی اور ناامیدی اسے چاروں طرف سے گھیر لیتی ھے اور فکر کے تمام چراغوں کو بجھا ھو ا اور تمام صاحبان قدرت کو عاجز پاتا ھے، اس کا سویا ھوا ضمیر جاگ اٹھتا ھے اور جس غنی بالذات پر فطرتاً بھروسا کئے ھوئے ھے، اس سے بے اختیار مدد طلب کرتا ھے

الْبَرِّ وَالْبَحْرِ تَدْعُوْنَہ تَضَرُّعاً وَّ خُفْيَةً لَّئِنْ ا نُ۟جَانَا مِنْ هٰذِه لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الشَّاكِرِيْنَ> ۳

رَبَّہ مُنِيْبًا اِلَيْہِ ثُمَّ اِذَا خَوَّلَہ نِعْمَةً مِّنْہُ نَسِيَ مَا كَانَ يَدْعُوْا اِلَيْہِ مِنْ قَبْلُ وَ جَعَلَ لِلّٰہِ ا نُ۟دَادًا لِّيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِہ> ٤ <هُوَ الَّذِی يُسَيِّرُكُمْ فِی الْبَرِّ وَالْبَحْرِ حَتّٰی اِذَا كُنْتُمْ فِی الْفُلْکِ وَ جَرَيْنَ بِهِمْ بِرِيْحٍ طَيِّبَةٍ وَّ فَرِحُوْا بِهَا جَائَتْهَا رِيْحٌ عَاصِفٌ وَّ جَائَهُمُ الْمَوْجُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَّ ظَنُّوا ا نَّ۟هُمْ ا حُ۟يطَ بِهِمْ دَعَوُا اللّٰہَ مُخْلِصِيْنَ لَہُ الدِّيْنَ لَئِنْ ا نُ۟جَيْتَنَا مِنْ هٰذِه لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِيْنَ> ٥

ایک شخص نے امام صادق (ع) سے عرض کی : ((یا ابن رسول اللّٰہ! دلّنی علی اللّٰہ ما ھو، فقد ا کْثر علیّ المجادلون و حیرونی۔ فقال لہ: یا عبد اللّٰہ ، ھل رکبت سفینة قط؟ قال: نعم۔ قال: فھل کسر بک حیث لا سفینة تنجیک و لا سباحة تغنیک؟ قال: نعم، قال: فھل تعلق قلبک ھنالک ا نْ شیئاً من الا شْیاء قادر علی ا نْ یخلصک من ورطتک؟ قال: نعم، قال الصَّادق (ع): فذلک الشی ھو اللّٰہ القادر علی الإنجاء حیث لا منجي وعلی الإغاثة حیث لا مغیث)) ٦

جیسا کہ بے چارگی کے عالم میں دوسروں سے انقطاع مطلق کے دوران خداوندِ متعال کی یہ معرفت اور فطری ارتباط حاصل ھو جاتا ھے، اختیاری حالت میں بھی اسے علم وعمل جیسے دو پروں کے ذریعے پرواز کر کے حاصل کیا جاسکتا ھے:

----

1 توحید، صفحہ ۲۵۰ .
2 سورہ یس،آیت ۸۲ .’’اس کا صرف امر یہ ہے کہ کسی شئے کے بارے میں یہ کھنے کا ارادہ کر لے کہ ہو جااور وہ شئے ہو جاتی ہے‘‘.
3 سورہ انعام، آیت ۶۳ .’’ان سے کہہ دیجئے کہ خشکی اور تری کی تاریکیوں سے کون نجات دیتا ہے جب تم گڑا گڑا کر اور خفیہ طریقہ سے آواز دیتے ہو کہ اگر اس مصیبت سے نجات دے دے گا تو ہم شکر گذار بن جائیں گے‘‘.
4 سورہ زمر، آیت ۸.’’اور جب انسان کو کوئی تکلیف پھنچتی ہے تو پوری توجہ کے ساتھ پروردگار کو آواز دیتا ہے پھر جب وہ اسے کوئی نعمت دیدیتا ہے تو جس بات کے لئے اس کو پکاررھا تھا اسے یکسر نظر انداز کردیتا ہے اور خدا کے لئے مثل قرار دیتا ہے تاکہ اس کے راستے سے بہکا سکے‘‘.
5 سورہ یونس، آیت ۲۲ .’’وہ خدا وہ ہے جو تمھیں خشکی اور سمندر میں سیرکراتا ہے یھاں تک کہ جب تم کشتی میں تھے اور پاکیزہ ھوائیں چلیں اور سارے مسافر خوش ہوگئے تو اچانک ایک تیز ھواچل گئی اور موجوں نے ہر طرف سے گھیرے میں لے لیا اور یہ خیال پیدا ہو گیا کہ چاروں طرف سے گھر گئے ہیں تو دین خالص کے ساتھ اللہ سے دعا طلب کرنے لگے کہ اگر اس مصیبت سے نجات مل گئی تو ہم یقینا شکر گذار وں میں ہو جائیں گے‘‘.
6 بحارالانوارجلد ۳،صفحہ ۴۱ ، ترجمہ: ایک شخص نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا: یابن رسول اللہ ! مجہ کو خداکے بارے میں بتایں کہ وہ کیا ہے؟میں نے بہت زیادہ مجادلہ کرنے والوں کو دیکھا لیکن ان سب کی بحثوں نے مجہ کو پریشان کردیا ہے.

حضرت فرماتے ہیں:کیا کبھی کشتی پر سوار ہوئے ہو؟کہتا ہے :ہاں حضرت فرماتے ہیں :کیا کبھی ایسا بھی ہوا ہے کہ کشتی ٹوٹ گئی ہو اور وہاں پر کوئی اور کشتی نہ جس پر سوار ہو جاو اور نجات مل جائے اور نہ تیرنا آتا ہو جس سے تم نجات پاجاو جوا ب دیتا ہے :ہاں حضرت نے فرمایا: ایسے حال میں تمہارے دل میں کسی قادر توانا کا خیال آیا جو تم کو ابھی بھی نجات دلا سکتا ہے؟کہتا ہے :ہاں حضرت نے فرمایا:بس وہی خدا ہے جو ایسے حالات میں بھی تم کو نجات دے سکتا ہے جب کوئی تمہاری مدد نہ کرسکے۔

اول)یہ کہ نور عقل کے ذریعے انسان، جہالت وغفلت کے پردوں کو پاراکرے اور دیکھے کہ موجودات کا وجود اور ان کے کمالات ذاتی نہیں، بلکہ سب کے سب ذات قدوس کی جانب منتھی ہوتے ہیں
۱
الْحُسْنٰی> ۲

دوم)یہ کہ طہارت وتقویٰ کے ذریعے آلودگی او ر رذایل نفسانی کی کدورت کو گوھرِوجود سے دور کرے، کیونکہ خدا اور اس کے بندے کے درمیان جہالت وغفلت اور کدورت گناہ کے علاوہ کوئی دوسرا پر دہ نہیں ہے کہ جسے علمی وعملی جہاد کے ذریعے پارا کرنا ضروری ہے
لَنَہْدِیَنَّہُمْ سُبُلَنَا> ۳

چھٹے امام (ع) نے ابن ابی العوجا ء سے فرمایا :
((ویلک وکیف احتجب عنک من ا رٰاک قدرتہ في نفسک؟ نشؤک ولم تکن و کبرک بعد صغرک و قوتک بعد ضعفک و ضعفک بعد قوتک و سقمک بعد صحتک و صحتک بعد سقمک و رضاک بعد غضبک و غضبک بعد رضاک و حزنک بعد فرحک، و فرحک بعد حزنک و حبک بعد بغضک و بغضک بعد حبک و عزمک بعد إبائک و إباو کُ بعد عزمک و شہوتک بعد کراہتک وکراہتک بعد شہوتک و رغبتک بعد رھبتک و رھبتک بعد رغبتک ورجائک بعد یا سٔک و یا سٔک بعد رجائک و خاطرک بما لم یکن في وھمک و عزوب ما ا نٔت معتقدہ عن ذھنک و مازال یعد علی قدرتہ التی فی نفسی التی لا ا دٔفعھا حتی ظننت ا نٔہ سیظھر فیما بیني وبینہ)) ٤

----

1 سورہ حدید، آیت ۳.’’وھی اول ہے وھی آخر وھی ظاھر ہے وھی باطن ہے اور وھی ہر شئے کا جاننے والا ہے‘‘.
2 سورہ حشر، آیت ۲۴ .’’وہ ایسا خدا ہے جوپیدا کرنے والا، ایجاد کرنے والا اور صورتیں بنانے ولا ہے اس کے لئے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

بہترین نام ھیں"۔
3 سورہ عنکبوت، آیت ۶۹ ۔"اور جن لوگوں نے ھمارے حق میں جھاد کیا ھے ھم انھیں اپنے راستوں کی ھدایت کریں گے "۔
4 بحارالانوارجلد ۳، صفحہ ۴۳ ۔ترجمہ: حضرت ابن ابی العوجاء سے فرماتے ھیں:وای تجہ پر وہ ذات کیسے تجہ سے چھپ سکتی جس نے خود تیرے نفس میں اپنے وجود کا اظھار کیا ھے تو نھیں تھا تجہ کو پید اکیا خود تیرا چھوٹے سے بڑا ھونا ، تیری قدرت و توانائی تیری عاجزی کے بعد، تیری ناتوانی قدرت کے با وجود، تیرا مریض ھو نا تیری صحت مندی کے بعد، بیماری کے بعد پھر تیراصحتیاب ھونا ، تیرا غصہ خوشی کے یا پھر تیری خوشی غصہ کے بعد غم شادی کے بعد و سرور غم و حزن کے بعد تیری دوستی دشمنی کے بعد یا پھر دشمنی دوستی کے بعد، تیرا عزم وارادہ انکار کے بعدیا پھر تیرا انکار کرنا عزم و ارادہ کے بعد تیرا اشتیاق تیری ناراحتی کے بعد یا پھر تیری کراہت شوق کے بعد۔
تیرا شوق و علاقہ خوف وحراس کے بعد یا تیرا ڈرنا رغبت کے بعد تیری امیدی نا امیدی کے بعد یا ناامیدی امیدی کے بعد، جس کو تونے سوچا بھی نہ وہ تمھارے خیال میں آجائے اور جو تمھارے ذھن پر سوار تھا ایک دم غائب ھو جائے ۔
ابن ابی العوجا ء کہتا ھے:اس طرح کی قدرت کے آثار کو میرے وجود میں گنوارھے تھے کہ جس کا انکار و چشم پوشی ممکن نھیں تھا یھاں تک مجہ کو احساس ھوا کہ عنقریب خدائے وحدہ لاشریک میرے و امام کے درمیان ظاھر ھو جائے گا

-

اصول دین سے آشنائی

توحید

توحید سے مراد ایسے خداوند عالم پر اعتقاد ھے جو یکتا ھے اور اجزاء وصفات کی ترکیب سے مبرا ھے، اس لئے کہ ھر مرکب، وجود کو اجزاء اور ان اجزاء کو ترکیب دینے والے کا محتاج ھے اور محال ھے کہ جو محتاج ھو وہ اپنے آپ یا کسی غیر کو وجود عطا کرسکے۔ خداوندمتعال کی ذات وصفات میں اس کا کوئی شریک نھیں ھے۔ 1

----

1 توحید کے چند مرتبہ ھیں:

توحید ذات:
ھر موجود مرکّب ھے سوائے خداوندعالم کی ذات کے، وہ ایسا واحد ھے جس کی یکتائی عین ذات ھے۔

اس کے علاوہ ھر موجود جز جز ھونے کے قابل ھے جس طرح جسم مادہ اور صورت دو جز پر تقسیم ھوتا ھے، قوہ وھم میں زمان کو لحظات پر تقسیم کیا جاتا ھے، عقل انسان کو انسانیت و وجود اور ھر متناھی موجود کو محدود اور حد پر منقسم کرتی ھے۔
جنگ جمل کے موقع پر حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے سوال ھوا: یا امیر المومنین! (علیہ السلام) کیا آپ فرماتے ھیں: کہ بے شک خدا ایک ھے؟ لوگوں نے اس پر اعتراض کیا، تیرے سوال کا اس حالت میں موقع نھیں ھے۔
حضرت نے جواب دیا: اس کو چھوڑ دو، یہ جو سوال مجہ سے پوچہ رھا ھے، میں وھی اس قوم سے خواھاں ھوں، میری مراد توحید ھے، اس کے بعد حضرت نے فرمایا: یہ جملہ کہ خدا ایک ھے، چار قسموں پر تقسیم ھوتا ھے۔
اس میں سے دو قسمیں خدا کے سلسلے میں جائز نھیں لیکن دوسری دو قسمیں اس کی ذات کے لئے ثابت ھیں، اور وہ دو قسمیں جو جائز نھینھیں یہ ھیں:
۳...) اس کی واحدانیت، عددی وحدانیت نھیں ھے،کیونکہ اپنا ثانی ،۲ ، ۱) وہ ایک جو دعدد میں آتا ھے (جیسے ۱ رکھنے والے واحد، اور اپنا ثانی نہ رکھنے والے واحد پر بطور یکساں واحد کا اطلاق نھیں کیا جاسکتا، اللهَ ثَالِثُ ثَلاَثَةٍ> (سورہ مائدہ آیت ۷۳ ، "بے شک وہ لوگ کافر ھوگئے جنھوں کھا :اللہ ان تین میں سے تیسرا ھے"۔
۲) ایسا واحد جو کسی جنس کی ایک قسم پر اطلاق ھوتا ھو، مثلاً کھا جائے: "وہ لوگوں میں سے ایک ھے"، ایسا واحد جو کسی نوع و صنف کی ایک فرد پر اطلاق ھوتا ھے، خداوندعالم پر اطلاق نھیں ھوتا کیونکہ اس اطلاق و ا ستعمال میں

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

تشبیہ پائی جاتی هے، حالانکہ خدا کوئی شبیہ نہیں رکھتا.
لیکن وه قسمیں جو خدا کی ذات پر اطلاق کرنا جائز هے:
----

۱)وه ایسا واحد هے جس کی کوئی شبیہ نہیں هے.
۲) خداوندعالم ایسا واحد جس کی تقسیم عقل و وهم میں بهی ممکن نہیں هے، (بحار الانوار، ج ۳، ص ۲۰۶ .)

تو حید ذات و صفات:
یعنی خدا کے صفات ذاتی هیں، جیسے حیات، علم، قدرت عین ذات هیں، و گرنہ ذات و صفت
جدا جدا هونا تجزیہ و ترکیب کا باعث هوگا، وه جو اجزاء سے مرّکب هوگا وه جو اجزاء سے مرکب هو وه اپنے اجزا کا محتاج
هوگا، (اور محتاج خدا نہیں هوسکتا)
اسی طرح اگر صفات کو ذات سے جدا مان لیں تو لازم یہ آتا هے وه مرتبہ ذات میں فاقد صفات کمال هو، اور اس کی
ذات ان صفات کے امکان کی جہت پائی جائے، بلکہ خود ذات کا ممکن هونا لازم آئے گا، کیونکہ جو ذات صفات کمال سے خالی
هو اور امکان صفات کی حامل هو وه ایسی ذات کی محتاج هے جو غنی بالذات هو.
حضرت امیر المومنین علیہ السلام فرماتے هیں: خدا کی سب سے پهلی عبادت اس کی معرفت حاصل کرنا هے.اور
اصل معرفت خدا کی وحدانیت کا اقرار هے، اور نظام توحید یہ هے کہ اس کی صفات سے صفات کی نفی و انکار کرنا هے،
(زائد بر ذات) اس لئے کہ عقل گواهی دیتی هے کہ هر صفت اور موصوف مخلوق هوتے هیں، اور هر مخلوق کا وجود اس بات
(پر گواه هے کہ اس کا کوئی خالق هے، جو نہ صفت هے اور نہ موصوف. (بحار الانوار، ج ۵۴ ، ص ۴۳

توحید در الوهیت:
((سوره بقره، آیت ۱۶۳
"تمهارا خدا خدائے واحد هے کوئی خدا نہیں جز اس کے جو رحمن و رحیم هے".

توحید در ربوبیت:
خداوندعالم کا ارشاد هے:
((سوره انعام، آیت ۱۶۴
"کہو کیا اللہ کے علاوه کسی دوسرے کو رب بنائیں حالانکہ کہ وه هر چیز کا پروردگار هے".
(ا ا رَّْبَابٌ مُّتَفَرِّقُونَ خَيْرٌ ا مِْ اللهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ (سوره یوسف، آیت ۳۹
"آیا متفرق و جدا جدا ربّ کا هونا بہتر هے یا اللہ سبحانہ کا جو واحد اور قهار هے".

توحید در خلق:
(سوره رعد، آیت ۱۶
"کہہ دیجئے کہ اللہ هر چیز کا خالق هے اور وه یکتاقهار هے".
((سوره نحل، آیت ۲۰
"اور وه لوگ جن کو خدا کے علاوه پکارا جاتا هے وه کسی کو خلق نہیں کرتے بلکہ وه خلق کئے جاتے هیں".

توحید در عبادت:
یعنی عبادت صرف اسی کی ذات کے لئے منحصر هے.
(سوره مائده، آیت ۷۶ .)"کہ کیا تم خدا کے علاوه ان کی
عبادت کرتے هو جو تمهارے لئے نہ نفع رکھتے هیں نہ نقصان ؟)

توحید در ا مر وحکم خدا:
< ا لَاَلَہُ الْخَلْقُ وَالْا مَْرُ تَبَارَکَ اللهُ رَبُّ الْعَالَمِینَ>(سوره اعراف ، آیت ۵۴ .)
"آگاه هو جاو صرف خدا کے لئے حکم کرنے و خلق کرنے کا حق هے بالا مرتبہ هے خدا کی ذات جو عالمین کا رب
هے".
(سوره یوسف، آیت ۱۰ .)"کوئی حکم نہیں مگر خدا کا حکم".

توحید در خوف وخشیت:
(یعنی صرف خدا سے ڈرنا) (سوره آ ل عمران، آیت ۱۷۵ .)"پس ان سے نہ ڈرو اگر صاحبان ایمان هو تو
مجه سے ڈرو".

اس سے متعلق بعض دلائل کی طرف اشاره کرتے هیں :
Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

۱۔تعدد الٰہ سے خداوند متعال میں اشتراک ضروری قرار پاتا ھے اس لئے کہ دونوں خدا ھیں، اور اسی طرح دونوں میں نقطہ امتیاز کی ضرورت پیش آتی ھے تاکہ دوگانگی تحقق پیدا کرے اور وہ مرکب جو بعض نکات اشتراک اور بعض نکات امتیاز سے مل کر بنا ھو، ممکن ومحتاج ھے۔
۲۔تعدد الہ کا کسی نقطہ امتیاز کے بغیر ھونا محال ھے اور امتیاز، فقدانِ کمال کا سبب ھے۔ فاقدِ کمال محتاج ھوتا ھے اور سلسلہ احتیاج کا ایک ایسے نکتے پر جاکر ختم ھونا ضروری ھے جو ھر اعتبار سے غنی بالذات ھو، ورنہ محال ھے کہ جو خود وجود کا محتاج وضرور ت مند ھو کسی دوسرے کو وجود عطا کرسکے۔
۳۔خدا ایسا موجود ھے جس کے لئے کسی قسم کی کوئی حد مقرر نھیں کیونکہ ھر محدود، دو چیزوں سے مل کر بنا ھے ، ایک اس کا وجوداور دوسرے اس کے وجود کی حد اور کسی بھی وجود کی حد اس وجود میں فقدان اور اس کے منزلِ کمال تک نہ پہچنے کی دلیل ھے اور یہ ترکیب، اقسامِ ترکیب کی بد ترین قسم ھے، کیونکہ ترکیب کی باقی اقسام میں یا تو دو وجودوں کے درمیان ترکیب ھے یا بود ونمود کے درمیان ترکیب ھے، جب کہ ترکیب کی اس قسم میں بود ونبود کے درمیان ترکیب ھے!! جب کہ خد ا کے حق میں ھر قسم کی ترکیب محال ھے۔وہ ایسا واحد وجود ھے جس کے لئے کسی ثانی کا تصور نھیں، (سورہ مائدہ، آیت ۴۴ ۔)"لوگوں سے مٹ ڈرو مجہ سے ڈرو(خشیت خدا حاصل کرو"۔

توحید در مُلک:
(یعنی کائنات میں صرف اس کی حکومت ھے)
< وَقُلْ الْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِی لَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا وَلَمْ یَکُنْ لَہُ شَرِیکٌ فِی الْمُلْکِ> (سورہ اسراء ، آیت ۱۱۱ ۔)"کہو ساری تعریفیں ھیں اس خدا کی جس کا کوئی فرزند نھیں اور ملک میں اس کا کوئی شریک نھیں"۔

توحید در ملک نفع وضرر:
یعنی نفع و نقصان کا مالک وہ ھے)
(سورہ اعراف، آیت ۱۸۸ ۔)"کہو بس اپنے نفع و نقصان کا بھی مالک نھیں ھوں مگر وہ جو اللہ سبحانہ چاھے"۔
< قُلْ فَمَنْ یَمْلِکُ لَکُمْ مِنْ اللهِ شَیْئًا إِنْ ا رَٓادَ بِکُمْ ضَرًّا ا وَْ ا رَٓادَ بِکُمْ نَفْعًا۔۔>(سورہ فتح، آیت ۱۱ ۔)"کہو بس کون ھے تمھارے لئے خدا کے مقابل میں کوئی دوسرا اگر وہ تمھارے لئے نفع و نقصان کا ارادہ کرے"۔

توحید در رزق:
(رزاق صرف خدا ھے)
(سورہ سباء، آیت ۲۴ ۔)"کہو کون ھے جو زمین وآسمان سے تم کو روزی عطاء کرتا ھے کہوخدائے متعال)
(سورہ ملک ، آیت ۲۱ ۔)"آیا کون ھے تم کو روزی دینے والا اگر وہ تمھارے رزق کو روک لے"۔

توحید در توکل:
(بھروسہ صرف خدا کی ذات پر)
(سورہ احزاب، آیت ۳۔)"اور اللہ پر بھروسہ کرو اس کو وکیل بنانا دوسرے سے بے نیاز کردیتا ھے"۔
(سورہ ،تغابن آیت ۱۳ ۔)"کوئی خدا نھیں سوائے اللہ سبحانہ تعالیٰ کے بس مومنوں کو چاہئے خدا پر توکل کریں"۔

توحید در عمل:
(عمل صرف خدا کے لئے)
(سورہ لیل، آیت ۔ ۲۰ ۔ ۱۹ ۔)"اور لطف الٰھی یہ ھے کہ)کسی کا اس پر احسان نھیں جس کا اسے بدلہ دیا جاتا ھے بلکہ (وہ تو)صرف اپنے عالیشان پروردگار کی خوشنودی حاصل کر نے کے لئے (دیتاھے)

توحید در توجہ :
(انسان کی توجہ صرف خدا کی طرف ھونی چاہئے)
(سورہ انعام، آیت ۷۹ ۔)"بے شک میں نے اپنے رخ اس کی طرف موڑ لیا جس نے زمین وآسمان کو خلق کیا"۔
یہ ان لوگوں کا مقام ھے جو اس راز کو سمجہ چکے ھیں کہ دنیا و مافیھا سب کچھ ھلاک ھوجائے گا۔
(سورہ قصص، آیت ۸۸ ۔)(کائنات میں)ھر چیز ھلا ک ھو جائے گی جز اس ذات والاکے" (سورہ رحمن، آیت ۲۷ ۔ ۲۶ ۔)"ھر وہ چیز جو روئے زمین پر

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

ھے سب کچھ فنا ھونے والی ھے اور باقی رھنے والی (صرف)تیرے پروردگار کی ذات ھے جو صاحب جلالت وکرامت ھے“.
فطرت میں جو توحید خدا پنھاں ھے اس کی طرف توجہ سے انسان کے ارادہ میں توحید جلوہ نمائی کرتی ھے جس کا نتیجہ یہ ھے کہ (سورہ طہ، آیت ۱۱۱)”اور ساری خدائی کے منہ زندہ وپائندہ خدا کے سامنے جھک جائیں گے“. (فطرت توحیدی کی طرف توجہ انسان کے ارادہ کو توحید کا جلوہ بنا دیتی ھے)

۱۸

کیونکہ ثانی کا تصور اس کے لئے محدودیت اور متناھی ھونے کا حکم رکھتا ھے، لہٰذا وہ ایسا یکتاھے کہ جس کے لئے کوئی ثانی نہ قابل تحقق ھے اور نہ ھی قابل تصور۔

۴۔ کائنات کے ھر جزء وکل میں وحدتِ نظم برقرار ھونے سے وحدت ناظم ثابت ھو جاتی ھے،

کیونکہ جزئیاتِ انواع کائنات میں موجود تمام اجزاء کے ھر ھر جزء مینموجود نظم وترکیب اور پوری کائنات کے آپس کے ارتباط کے تفصیلی مطالعے سے یہ بات واضح ھوجاتی ھے کہ جزء و کل سب ایک ھی علیم ،قدیر اورحکیم خالق کی مخلوق ھیں۔ جیسا کہ ایک درخت کے اجزاء کی ترکیب، ایک حیوان کے اعضاء و قوتوں کی ترکیب اور ان کا ایک دوسرے نیز چاند اور سورج سے ارتباط، اسی طرح منظومہ شمسی کا دوسرے منظومات اور کہکشاؤں سے ارتباط، ان سب کے خالق کی وحدانیت کامنہ بولتا ثبوت ھیں۔ایٹم کے مرکزی حصے اور اس کے مدار کے گردگردش کرنے والے اجزاء سے لے کر سورج و منظومہ شمسی کے سیارات اور کہکشاؤں تک، سب اس بات کی علامت ھیں کہ ایٹم،سورج اور کہکشاو ںٔ کا خالق ایک ھی ھے ۱

اعْبُدُوْا رَبَّکُمُ الَّذِي خَلَقَکُمْ وَالَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَہَالَّذِیْ جَعَلَ لَکُمُ ألا رْ◌ْضَ فِرَاشًا وَّالسَّمَاءَ بِنَاءً وَّ ا نْ◌ْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَا خْ◌ْرَجَ بِہِ مِنَ الثَّمَرَاتِ رِزْقاً لَّکُمْ فَلاَ تَجْعَلُوْا لِلّٰہِ ا نْ◌ْدَادًا وَّ ا نْ◌ْتُمْ تَعْلَمُوْنَ> ۲

۵۔چھٹے امام (ع) سے سوال کیا گیا: صانع وخالقِ کائنات کا ایک سے زیادہ ھونا کیوں ممکن نھیں ھے ؟ آپ (ع) نے فرمایا : اگر دعوٰی کرو کہ دو ھیں تو ان کے درمیان شگاف کا ھونا ضروری ھے تاکہ دو بن سکیں، پس یہ شگاف تیسرا ھوا اور اگر تین ھو گئے تو پھر ان کے درمیان دو شگافوں کا ھونا ضروری ھے تاکہ تین محقق ھوسکیں،بس یہ تین پانچ ھوجائیں گے او راس طرح عدد بے نھایت اعداد تک بڑھتا چلا جائے گا۔ نتیجہ یہ ھوا کہ اگر خدا ایک سے زیادہ ھوئے تو اعداد میں خداؤں کی نا متناھی تعداد کا ھونا ضروری ھے۔ ۳

۶۔امیر المو مٔنین (ع) نے اپنے فرزند امام حسن (ع) سے فرمایا:((واعلم یابنی ا نٔہ لو کان لربک شریک لا تٔتک رسلہ ولرا ئیت آثار ملکہ وسلطانہ ولعرفت ا فٔعالہ وصفاتہ)) ٤

اور وحدانیت پروردگارپر ایمان کا نتیجہ، عبادت میں توحیدِ ھے کہ اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نھیں، چونکہ اس کے علاوہ سب عبد اور بندے ھیں

عَبْداً> ٥ غیر خد اکی عبودیت وعبادت کرنا ذلیل سے ذلت اٹھانا،فقیر سے بھیک مانگنا بلکہ ذلت سے ذلت اٹھانا اور گداگر سے گداگری کرناھے ٦

وحدانیت خداوندمتعال پر ایمان،اور یہ کہ جو کچھ ھے اسی سے اور اسی کی وجہ سے ھے اور سب کو اسی کی طرف پلٹنا ھے، کو تین جملوں میں خلاصہ کیا جاسکتا ھے ((لا إلہ إلا اللّٰہ))،((لا حول ولا قوة إلا باللّٰہ))، ٧

سعادت مند وہ ھے جس کی زبان پر یہ تین مقدّس جملے ھر وقت جاری رھیں، انھی تین جملات کے ساتھ جاگے،سوئے،زندگی بسر کرے، مرے اور یھاں تک کہ ٨ کی حقیقت کو پالے۔

----

1 سورہ زخرف، آیت ۸۴ ۔”اور وھی وہ ھے جو آسمان میں بھی خد اھے اور زمین میں بھی خدا ھے اور وہ صاحب حکمت بھی ھے“.

2 سورہ بقرہ، آیت ۲۱ ۔ ۲۲ ۔”اے انسانو!پروردگار کی عبادت کرو جس نے تمھیں بھی پیدا کیا ھے اور تم سے پھلے والوں کو بھی خلق کیا ھے شاید کہ تم اسی طرح متقی اور پرھیزگار بن جاو ۔ٔاس پروردگار نے تمھارے لئے زمین کا فرش اور آسمان کا شامیانہ بنایا ھے اور پھر آسمان سے پانی برسا کر تمھاری روزی کے لئے زمین سے پھل نکالے ھیں لہٰذا اس کے لئے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

کسی کو ھمسراور مثل نہ بناو اور تم جانتے ھو“۔
۲۳۰ ۔ / 3 بحار الانوار، ج ۳
4 نھج البلاغہ خطوط ۳۱ ۔ حضرت کی وصیت امام حسن علیہ السلام کے نام۔
ترجمہ:(جان لو اے میرے لال!اگر خدا کا کوئی شریک ھوتا تو اس کے بھیجے ھوئے پیامبر بھی تمھارے پاس آتے اور اس کی قدرت وحکومت کے آثار دیکھتے اور اس کی صفات کو پہچانتے)
5 سورہ مریم،آیت ۹۳ ۔”زمین وآسمان میں کوئی ایسا نہیں ھے جو اس کی بارگاہ میں بندہ ھو کر حاضر ھونے والا نہ ھو“۔
6 سورہ فاطر، آیت ۱۵ ۔”انسانو! تم سب اللہ کی بارگاہ کے فقیر ھو اور اللہ غنی (بے نیاز) اور قابل حمد و ثنا ھے“۔
7 سورہ آل عمران، آیت ۱۰۹ ۔”اور اللہ کی طرف پلٹتے ھیں سارے امور“۔
8 سورہ بقرہ،ا یت ۱۵۶ ۔”ھم اللہ ھی کے لئے ھیں اور اسی کی بارگاہ میں واپس جانے والے ھیں“۔

اور توحید پر ایمان کا اثر یہ ھے کہ فرد ومعاشرے کی فکر و ارادہ ایک ھی مقصد وھدف پرمرتکز رھیں کہ جس سے بڑہ کر، بلکہ اس کے سوا کوئی دوسرا ھدف و مقصد ھے ھی نہیں
ا عِظُکُمْ بِوَاحِدَةٍ ا نْ تَقُوْمُوْا لِلّٰہِ مَثْنٰی وَ فُرَادٰی> ۱۔ اس توجہ کے ساتہ کہ اشعہ نفسِ انسانی میں تمرکزسے انسان کو ایسی قدرت مل جاتی ھے کہ وہ خیالی نقطے میں مشق کے ذریعے حیرت انگیز توانائیاں دکھا سکتا ھے، اگر انسانی فکر اور ارادے کی شعاعیں اسی حقیقت کی جانب مرتکز ھو ں جومبدا ومنتھی اور ۲ھے تو کس بلند واعلیٰ مقام تک رسائی حاصل کر سکتا ھے ؟!
جس فرد ومعاشرے کی
الْمُشْرِکِیْنَ> ۳کے مقام تک رسائی ھو، خیر وسعادت وکمال کا ایسا مرکز بن جائے گا جو تقریر وبیان سے بہت بلند ھے۔
عن ا بی حمزة عن ا بی جعفر (ع) :((قال سمعتہ یقول: ما من شيء ا عْظم ثواباً من شھادة ا نْ لا إلہ إلا اللّٰہ، لا نَّ اللّٰہ عزوجل لا یعدلہ شی ولا یشرکہ فی الا مْر ا حَد)) ٤
اس روایت سے یہ بات واضح ھوتی ھے کہ جیسا کہ کوئی بھی چیز خداوند متعال کی مثل وھمسر نھیں، اس ذات قدوس کے امرمیں بھی کوئی اس کا شریک نہیں ھے۔ کوئی عمل اس حقیقت کی گواھی کا مثل و ھمسر نھیں جو کلمہ طیبہ ((لا إلہ إلاّاللّٰہ))کا مضمون ھے اورعمل کے ساتہ شایان شان جزاکے ثواب مینبھی اس کا کوئی شریک نہیں۔
زبان سے ((لا إلہ إلاّاللّٰہ)) کی گواھی، دنیا میں جان ومال کی حفاظت کا سبب ھے اور دل سے اس کی گواھی آتش جھنم کے عذاب سے نجات کا باعث ھے اور اس کی جزا بھشت برینھے۔ یہ کلمہ طیبّہ رحمت رحمانیہ ورحیمیہ کا مظھر ھے۔
چھٹے امام (ع) سے روایت ھے کہ: خداوند تبارک وتعالی نے اپنی عزت وجلال کی قسم کھائی ھے کہ اھل توحید کو آگ کے عذاب میں ھر گز مبتلا نہ کرے گا۔ ٥
اوررسول خدا (ص)سے منقول ھے: ((ماجزاء من ا نعم عزوجل علیہ بالتوحید إلا الجنة)) ٦
جو اس کلمہ طیبہ کا ھر وقت ورد کرتاھے ، وہ حوادث کی جان لیوا امواج، وسواس اور خواھشات نفسانی کے مقابلے میں کشتی دل کو لنگرِ ((لا إلہ إلا اللّٰہ)) کے ذریعے ھلاکتوں کی گرداب سے نجات دلاتا ھے ٧
کلمہ طیبہ کے حروف کوبالجھر اور بالاخفات دونوں طریقوں سے ادا کیا جاسکتا ھے کہ جامعِ ذکرِ جلی وخفی ھے اور اسم مقدس ((اللّٰہ))پر مشتمل ھے، کہ امیرالمو منین (ع) سے منقول ھے کہ:
((اللّٰہ)) اسماء خدا میں سے بزرگترین اسم ھے اور ایسا اسم ھے جو کسی مخلوق کے لئے نہیں رکھا گیا۔
اس کی تفسیر یہ ھے کہ غیر خدا سے امید ٹوٹ جانے کے وقت ھر ایک اس کو پکارتا ھے
إِنْ ا تَاکُمْ عَذَابُ اللّٰہِ ا وْ ا تَتْکُمُ السَّاعَةُ ا غَیْرَ اللّٰہِ تَدْعُوْنَ إِنْ کُنْتُمْ صَادِقِیْنَبَلْ إِیَّاہُ تَدْعُوْنَ فَیَکْشِفُ مَا تَدْعُوْنَ إِلَیْہِ إِنْ شَاءَ وَ تَنْسَوْنَ مَا تُشْرِکُوْنَ> ٨

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

1 سورہ سباء،ا یت ۴۶ ۔"پیغمبر آپ کہہ دیجئے کہ میں تمھیں صرف اس بات کی نصیحت کرتا ھونکہ اللہ کے لئے دو دو اور ایک ایک کرکے قیام کرو"۔
2 سورہ نور،آ یت ۳۵ ۔"اللہ آسمانوں اورزمین کا نور ھے"۔
3 سورہ انعام، آیت ۷۹ ۔" میرا رخ تمام تر اس خدا کی طرف سے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ھے اور میں استقامت کے ساتھ توحید میں ھوں اور مشرکوں میں سے نہیں ھوں"۔
4 توحید صدوق ص ۱۹ ۔
5 توحید ص ۲۰ ۔
6 توحید ص ۲۲ ۔ اس شخص کی جزا اس کو خدا نے نعمت توحید سے نوازا ھے جز بھشت کچھ نہیں ۔
7 سورہ رعد، آیت ۲۸ ۔"یہ وہ لوگ ھیں جو ایمان لائے ھیں اور ان کے دلوں کو یاد خدا سے اطمینان حاصل ھوتا ھے اور آگاہ ھو جاو کہ اطمینان یاد خدا سے ھی حاصل ھوتاھے"۔
8 سور ہ انعام، آیت ۴۰ ۔ ۴۱ ۔"آپ ان سے کہئے کہ تمھارا کیا خیال ھے کہ اگر تمھارے پاس عذاب یا قیامت آجائے تو کیا تم اپنے دعوے کی صداقت میں غیر خدا کو بلاو گے۔ تم خدا ھی کو پکاروگے اور وھی اگر چاھے گا تو اس مصیبت کو رفع کر سکتا ھے۔اور تم اپنے مشرکانہ خداو ٔں کو بھول جاو گے"۔

۲۰

ابو سعید خدری نے رسول خدا (ص)سے روایت کی ھے کہ خداوند جل جلالہ نے حضرت موسی (ع) سے فرمایا :

اے موسی! اگر آسمانوں، ان کے آباد کرنے والوں (جو امر کی تدبیر کرنے والے ھیں)اور ساتوں زمینوں کو ایک پلڑے میں رکھا جائے اور((لا إله إلا اللّٰہ)) کو دوسرے پلڑے میں تو یہ دوسرا پلڑا بھاری ھوگا۔ ۱ (یعنی اس کلمے کے مقابلے میں تمام مادّیات ومجرّدات سبک وزن ھیں)۔

----

1 توحید، ص ۳۰ ۔

اصول دین سے آشنائی

عدل

خداوندِ متعال کی عدالت کو ثابت کرنے کے لئے متعدد دلائل ھیں جن میں سے ھم بعض کاتذکرہ کریں گے:

۱۔ھر انسان، چاھے کسی بھی دین ومذھب پر اعتقاد نہ رکھتاہو ، اپنی فطرت کے مطابق عدل کی اچھائی و حسن اور ظلم کی بدی و برائی کو درک کر سکتا ھے۔حتی اگر کسی ظالم کو ظلم سے نسبت دیں تو اس سے اظھار نفرت اور عادل کھیں تو خوشی کا اظھار کرتا ھے۔شہوت وغضب کا تابع ظالم فرمانروا، جس کی ساری محنتوں کا نچوڑ نفسانی خواھشات کا حصول ھے، اگر اس کا واسطہ محکمہ عدالت سے پڑ جائے اور قاضی اس کے زور و زر کی وجہ سے اس کے کسی دشمن کا حق پامال کر کے اس ظالم کے حق میں فیصلہ دے دے، اگر چہ قاضی کا فیصلہ اس کے لئے باعث مسرت وخوشنودی ھے لیکن اس کی عقل وفطرت حکم کی بدی اور حاکم کی پستی کو سمجھ جائیں گے۔جب کہ اس کے برعکس اگر قاضی اس کے زور و زر کے اثر میں نہ آئے اور حق وعدل کا خیال کرے، ظالم اس سے ناراض تو ھو گا لیکن

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

فطرتاً وہ قاضی اور اس کے فیصلے کو احترام کی نظر سے دیکھے گا۔
تو کس طرح ممکن ھے کہ جس خدا نے فطرت انسانی میں ظلم کو برا اور عدل کو اس لئے اچھا
قرار دیا ھو تاکہ اسے عدل کے زیور سے مزین اور ظلم کی آلودگی سے دور کرے اور جو
بِالْعَدْلِ
وَالْإِحْسَانِ> ۲، ۳،
وَلاَ تَتَّبِعِ الْهَوٰی> ٤جیسی آیات کے مطابق عدل کا حکم دے وہ خود اپنے ملک وحکم میں ظالم ھو؟!
۲ظلم کی بنیاد یا تو ظلم کی برائی سے لاعلمی، یا مقصد و ھدف تک پھنچنے میں عجز یا
لغووعبث کام ھے، جب کہ خداوندِمتعال کی ذات جھل، عجز اور سفا ہت سے پاک ومنزہ ھے۔
لہٰذا، علم، قدرت اور لا متناھی حکمت کا تقاضا یہ ھے کہ خداوند متعال عادل ھو اور ھر ظلم و
قبیح سے منزہ ھو۔
۳۔ ظلم نقص ھے اور خداوندِمتعال کے ظالم ھونے کا لازمہ یہ ھے کہ اس کی ترکیب میں کمال
ونقصان اور وجود وفقدان بیک وقت شامل ھوں، جب کہ اس بات سے قطع نظر کہ یہ ترکیب کی بدترین قسم
ھے، کمال ونقص سے مرکب ھونے والا موجود محتاج اور محدود ھوتا ھے اور یہ دونوں صفات مخلوق
میں پائی جاتی ھیں نہ کہ خالق میں۔
لہٰذا نتیجہ یہ ھوا کہ وہ تخلیق کائنات
لاَ إِلٰهَ إِلاَّ هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَکِيْمُ> ٥،قوانین واحکام
النَّاسُ بِالْقِسْطِ> ٦ اور قیامت کے دن لوگوں کے حساب وکتاب ۱ میں
عادل ھے۔

----

2 سورہ نحل، آیت ۹۰ ۔"باتحقیق خدا وند متعال عدل واحسان کا امر کرتا ھے"۔
3 سورہ اعراف، آیت ۲۹ ۔ "کہو میرے رب نے انصاف کے ساتہ حکم کیا ھے"۔
4 سورہ ص، آیت ۲۶ ۔ "اے داو دُ (ع)!ھم نے تم کو روئے زمین پر خلیفہ بنایا ھے تو تم لوگوں کے درمیان بالکل ٹھیک فیصلہ کرو اور ھویٰ وہوس کی پیروی مت کرو"۔
5 سورہ آل عمران ، آیت ۱۸ ۔"خدا نے خود اس بات کی شھادت دی کہ سوائے اس کے کوئی معبود نھیں ھے و کل فرشتوں نے اور صاحبان علم نے جو عدل پر قائم ھیں (یھی شھادت دی) کہ سوائے اس زبردست حکمت والے کے اور کوئی معبود نھیں ھے"۔
6 سورہ حدید ، آیت ۲۵ ۔ "ھم نے یقینا اپنے پیغمبروں کو واضح و روشن معجزے دے کر بھیجا ھے اور ان کے ساتہ کتاب (انصاف کی)ترازو نازل کی تاکہ لوگ قسط وعدل پر قائم رھیں"۔

۲۱
عن الصادق (ع) :((إنہ سا لٔہ رجل فقال لہ :إن ا سٔاس الدین التوحید والعدل، وعلمہ کثیر، ولا بد
لعاقل منہ، فا ذٔکر ما یسھل الوقوف علیہ ویتھیا حفظہ، فقال: ا مّا التوحید فا نٔ لا تجوّز علی ربک ماجاز
علیک، و ا مّا العدل فا نٔ لا تنسب إلی خالقک ما لامک علیہ)) ۲ اور ھشام بن حکم سے فرمایا: ((ا لٔا ا عُطیک
جملة في العدل والتوحید ؟ قال: بلی، جعلت فداک، قال: من العدل ا نٔ لا تتّھمہ ومن التوحید ا نٔ لا تتوھّمہ)) ۳
اور امیر المومنین (ع) نے فرمایا:((کل ما استغفرت اللّٰہ منہ فھومنک،وکل ما حمدت اللّٰہ علیہ
فھومنہ)) ٤

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

نبوت
نبوت عامہ

خالقِ حکیم کا وجود ثابت ھونے کے بعد نبوت اور نبی کے وجود کی ضرورت خود بخود ثابت ھے۔
سب سے پھلے ھم تعلیم وتربیت الٰھی کی ضرورت کو بیان کرتے ھیں :
ھدایت انبیاء کی انسانی ضرورت کو سمجھنے کے لئے خلقت انسان،ھدفِ خلقت اور اس ھدف ومقصد تک پھنچنے میں رکاوٹوں کی شناخت ضروری ھے اور جیسا کہ عنوان بحث سے معلوم ھے، ان مباحث کی عمیق تحقیق کواس مختصر مقدمہ میں بیان نھیں کیا جاسکتا، لیکن ضروری حد تک بعض نکات پیش کئے جارھے ھیں:

اول:
انسان میں مختلف شہوتیں اورخواھشات موجود ھیں اور انسانی زندگی، نباتاتی حیات سے شروع ھو کر، جو حیات کا ضعیف ترین مرتبہ ھے، عقل و شعور کے مرتبے تک جا پھنچتی ھے۔
انسان فطرت و عقل، محدود حوائج رکھنے والے جسم اور نا محدود خواھشات رکھنے والی روح سے مرکب ھے۔ترقی اور بلندی میں فرشتوں سے بڑہ کر، جب کہ انحطاط وتنزل کے اعتبار سے جانوروں سے پست تر ھے۔
((عن عبداللّٰہ بن سنان، قال سالت ا بًا عبداللّٰہ جعفر بن محمد الصادق علیھما السلام، فقلت : الملائکة افضل ام بنو آدم ؟ فقال (ع) : قال امیر المو ٴمنین علی بن ابی طالب (ع) :ان اللّٰہ عزوجل رکب فی الملائکة عقلاً بلا شھوة، ورکب فی البھائم شھوة بلا عقل،و رکب فی بنی آدم کلیھما، فمن غلب عقلہ شھوتہ فھو خیر من الملائکة، ومن غلبت شھوتہ عقلہ فھو شر من البھائم)) ۵

----

1 سورہ یونس، آیت ۵۴ . ”اور ان کے درمیان انصاف کے ساتھ حکم کیا جائے گا اور ان پر ذرہ برابر بھی ظلم نھیں کیا جائے گا“.
2 بحار الانوار ج ۴ ص ۲۶۴ .
امام جعفر صاد ق علیہ السلام فرماتے ھیں :بتحقیق دین کا اساس توحید و عدل ھے اور اس کا علم بھی بہت زیادہ ھے ھر ذی عقل کے لئے لازم و ضروری ھے کہ اس کو حاصل کرے پس میں ان امور کو ذکر کرتا ھوں جن پر ٹھھر کر ان کی حفاظت کی آمادگی کرنا آسان ھے پھر فرمایا:بس توحید یعنی وہ چیزیں جو تم پر جائز ھیں خدا پر جائز نہ جاننا “.
اور عدل:یعنی اپنے خالق کی طرف ان امور کو نہ پلٹانا جن پر اس نے تیری ملامت کی ھے۔
3 بحار الانوارج ۵ ص ۵۸ .
حضرت امام ششم علیہ السلام نے ھشام سے فرمایا:کیا تم کو توحید و عدل کا جملہ عطا کردوں ھشام نے جواب دیا میری جان فدا ھو آپ ھاں‌حضرت نے فرمایا:عدل یہ ھے کہ اس کوکسی امر میںمتھم نہ کرو اور توحید یہ ھے کہ کسی بھی طرح کا توھم اس کے بارے میں نہ کرنا“.
4 بحار الانوارج ۵ ص ۵۹ .
حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا:ھر وہ چیز جس پر خدا سے استغفار کرتے ھو وہ تم سے ھے اور ھر وہ چیز جس پر تم خدا کی حمد کرتے ھو وہ خدا سے ھے“.
5 علل الشرایع ،ج ۱ ،ص ۵، باب ۶، حدیث ۱.(عبد اللہ بن سنان نے کھا میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا ملائکہ افضل ھیں یا بنی نوع آدم؟
امام نے علیہ السلام نے فرمایا: حضرت امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام فرماتے ھیں:خد اوند متعال نے ملائکہ کو عقل بغیر شھوت وھواء پرستی کے عطا کی ھے اور جانوروں میں شھوت بغیر عقل کے اور انسان میں ان دونوں کو جمع کیا ھے بس جو اپنی عقل کے ذریعہ شھوت کو قابو میں رکھے وہ ملائکہ سے افضل ھے اور وہ جس کی عقل پر اس کی شھوت غلبہ کر لے وہ جانور وں سے بدتر ھے۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

اور اس تخلیق میں اتنی تازگی ھے کہ اس پیکر انسان کو ھر طرح سے مکمل کرنے اور اس میں
حق جل و علیٰ سے منسوب روح پھونکنے کے بعد ۱، اس مخلوق کو تمام موجودات کے مقابلے میں ممتاز
وجود سے سر فراز کیا، جس کی عظمت اس آیہ کریمہ
الْخَالِقِیْنَ> ۲ سے روشن ھے۔
انسان جانتا ھے کہ اسے محدود مادی زندگی کے لئے خلق نھیں کیا گیا، کیونکہ حکمت کا تقاضا
یہ ھے کہ اوزار وآلات کو کام سے متناسب اور خلقت کی کیفیت کو ھدف ومقصد کے مطابق ھونا چاہئے۔
اگر انسان کی زندگی اسی دنیا تک محدود ھوتی تو شہوت،غضب اور ادراکِ حیوانی جو اس
زندگی کے لذائذ کو جذب اور منفورات کو دفع کرتے ھیں، اس کے لئے کافی تھے۔عقل، جو لامحدود علم
اوراخلاقی وعملی کمالات سے آراستگی کی خواھاں وعاشق ھے اور ایک مقام ومرتبے کو پانے کے بعد
بالاتر مقام ومرتبے کی پیاسی فطرت، کا انسان کو عطا کیاجانا اس بات کی دلیل ھے کہ وہ لامحدود زندگی
کے لئے خلق ھوا ھے، جیسا کہ حدیث نبوی میں ھے:((ما خلقتم للفناء بل خلقتم للبقاء و إنما تنقلون من دار
إلی دار)) ۳
حکیم علی الاطلاق کی حکمت کا تقاضا یہ ھے کہ جس استعداد کو مخلوقاتِ کائنات میں قرار دیا
ھے، اس قابلیت کو فعلیت تک پھنچانے کے عوامل بھی مھیا کرے،کیونکہ فعلیت کا روپ نہ دھارنے والی
توانائی اور مطلوب کو حاصل نہ کرسکنے والی طلب بے کا ر ولغو ھیں۔
جس لا محدود علم وقدرت نے بیج کو پھلنے پھولنے کی استعداد وصلاحیت دی ھے اس نے پانی،
خاک اور ھوا کو بھی خلق کیا ھے، جو بیج کے پھلنے پھولنے میں موثر عوامل ھیں۔اگر انسانی نطفہ کو
مختلف اعضاء وجوارح میں تبدیل ھونے کی استعداد وصلاحیت دی ھے تو اس استعداد کو فعلیت تک
پھنچانے کے لئے رحمِ مادر کو خلق کیا ھے، لہٰذا کیسے ممکن ھے کہ عقل کا بیج، جس کا ثمر علم وعمل
ھیں اور روح کی لطافت کو تو خلق کردے، جس میں علمی،عملی و اخلاقی کمال اور خدا کی معرفت
حاصل کرنے کی استعداد وصلاحیت ھو، لیکن عقل کے بیج کو ثمر تک پھنچنے اوراستعدادِ روح کے
فعلیت تک پھنچنے کے نہ تو وسائل مھیا کرے اور نہ ھی اس کی مقصدِ خلقت کی جانب ھدایت کرے ؟!
آیا ممکن ھے کہ ٤ جیسے عمومی قانون سے انسان مستثنی ھو ؟!
یھیںسے یہ بات واضح ھوجاتی ھے کہ انسان کو مقصدِ خلقت تک پھنچانے کے لئے الٰھی ھدایت
ضروری ھے۔

دوم:
انسان فطری طور پر اپنے خالق کی تلاش وجستجو میں ھے اور یہ جاننا چاہتا ھے کہ اسے
عدم سے وجود میں کون لایا ھے، یہ اعضاء و جوارح اسے کس نے عطا کئے ھیں او ر نعمتوں کے
دسترخوان پر اسے کس نے بٹھایا ھے، تاکہ بحکم عقل، منعمِ حقیقی کی شکر گذاری جیسی ذمہ داری کو
انجام دے۔
ادھر اس کی ذات مقدس کو اس سے کھیں بلند وبالا سمجھتا ھے کہ خود جو سراپا جھل و خطا اور
ھوی وھوس ھے، اس حس ومحسوس، وھم وموھوم اور عقل ومعقول کے خالق کے ساتھ اپنی مشکلات کے
حل کے لئے سوال و جواب کا رابطہ برقرار کرے، جس کی عظمت جمال وکمال لامتناھی اور ذات تمام
نقائص وقبائح سے سبوح وقدوس ھے ۔
اس مسئلے کے حل کے لئے اسے ایک ایسے واسطے کی ضرورت ھے جو خلق کے ساتھ
رابطے کے لئے ضروری ھونے کے اعتبار سے انسانی صورت میں ھو اور اور قانون تناسب فاعل اور
قابل کے اعتبار سے، جو خالق کے ساتھ رابطے کا لازمہ ھے، خطا سے پاک ومنزہ عقل، ھویٰ وھوس سے
دور نفس اور الٰھی سیرت سے مزین ھو، تاکہ اس میں یہ صلاحیت آجائے کہ نور وحی سے منور ھو سکے
اور ابواب معارف الھیہ کو انسانوں کے سامنے پیش کر سکے،اور انھیں عقل کی معرفتِ حق سبحانہ سے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

1 سورہ حجر کی آیت نمبر ۲۹ کی طرف اشارہ ھے:
”بس جس وقت میں نے اس کا پتلا بنایا اور اس میں روح پھونکی(اور کھا)آدم کے لئے سجدہ میں گر جاو “۔
2 سورہ مومنون، آیت ۱۴ ۔”اس کے بعد ھم نے اس کو ایک دوسری صورت میں پیدا کیا تو (سبحان اللہ)خدا با برکت ھے جو سب بنانے والوں سے بہتر ھے“۔
3 بحار الانوارج ۶ ص ۲۴۹ ۔”تم فنا کے لئے نھیں پیدا ھوئے ھو بلکہ باقی رھنے کے لئے خلق ھوئے ھو اور بے شک اس کے علاوہ کچھ بھی نھیں کہ ایک گھر سے دوسرے گھر کی طرف منتقل ھو رھے ھو“۔
4 سورہ طہٰ، آیت ۵۰ ۔”ھر چیز کو اس نے خلق کیا پھر ھدایت کی“۔

تعطیل کی تفریط اور خدا کو خلق سے تشبیہ جیسے افراط ۱ سے نجات دلاتے ھوئے دین قیم کی صراط مستقیم کی جانب ھدایت کرے :

تَتَّقُوْنَ> ۲

سوم:

انسان اپنی قدرت فکر کے ذریعے قوانین واسرارِ خلقت کو کشف کرنے اور ان کو اپنی خدمت پر مامور کرنے کی صلاحیت رکھتا ھے،اس کے ساتھ ساتھ ایسی ھوا و ھوس اور شہوت وغضب کا مالک ھے جو انسانی طبیعت کے خاصہ کے مطابق حد شکنی اور افزون طلبی پر کمر بستہ رھنے کی وجہ سے قناعت پذیر نھیں ھے۔ان خصو صیات کی بنا پر زمین میں نیکی و بُرائی، انسان کی نیکی وبُرائی سے وابستہ ھے ۳ بلکہ

اْلا رُ ْضِ جَمِیْعاً مِّنْہُ اِنَّ فِی ذٰلِکَ لآیَاتٍ لِّقَوْمٍ یَّتَفَکَّرُوْنَ> ٤کے مطابق تو دوسرے سیاروں میں نیکی و بُرائی بھی انسان کی نیکی و بُرائی سے وابستہ ھے اور اس انسان کی اصلاح فقط ھدایت پروردگار عالم سے ممکن ھے، جو اعتدال فکری کو عقائد حقہ اور اعتدال روحی کو اخلاق فاضلہ اوراعمال صالحہ کے ذریعے مھیا کرتی ھے۔

چھارم:مختلف ضروریات کی وجہ سے انسان کی زندگی معاشرے سے وابستہ ھے اور یہ وابستگی مختلف اورمتقابل حقوق کا سبب بنتی ھے۔ ایک دوسرے کے حقوق کو تسلیم اور ادا کئے بغیر اجتماعی زندگی بقا کے قابل نھیں ھے اور یہ حقوق اس وقت تک حاصل نھیں ھو سکتے جب تک قانون ساز اور ان قوانین کا اجراء کرنے والا ھر قسم کے نقص وخطا سے محفوظ اور ذاتی مصلحتوں اور حق وانصاف کے سلسلے میں ،ھر قسم کے انحراف سے پاک ومنزہ نہ ھو اور یہ کام خدائی اصول و قوانین اورالٰھی نمائندوں کے بغیر نا ممکن ھے:

۵

اب جب کہ ثابت ھوگیا کہ مبدا ومعاد اورمقصدِ تخلیق کی جانب انسان کی ھدایت ضروری ھے اور یہ بات بھی واضح ھوگئی کہ فکری وعملی اعتبار سے انسان کی کمال تک رسائی، خواھشات نفسانی کاتعادل اورانفرادی واجتماعی حقوق کاحصول ایک لازمی امر ھے، یہ جاننا نھایت ضروری ھے کہ ان مقاصد کو وحی ونبوت کے علاوہ کسی دوسرے طریقے سے عملی جامہ پھنانا ممکن نھیں ۔ خطا سے آلودہ ذھن اور ھویٰ وہوس کی قید میں جکڑے ھوئے ھاتھوں کے ذریعے یہ اھم مقاصد حاصل نھیں ھو سکتے اورصرف تفکر وتدبر کے چراغوں سے انسانی فطرت میں موجود، مبھم نقاط روشن وواضح نھیں ھو سکتے۔

انسان جب اپنی مافوق العادہ استعداد، صلاحیت اور افکار کے ذریعے اسرارِ جھان کی تلاش و جستجو میں نکلا تو ناگھاں اس نے دیکھا کہ بدن کی عناصرِ اربعہ سے ترکیب اور چار مخالف طبیعتوں کو مختلف امراض و علل کی بنیاد سمجھنے کے بارے میں اس کا تصور غلط ھے اور خلقت کے بارے میں جو تانا بانا اس نے مٹی، پانی، ھوا، آگ اور ناقابل رسوخ وغیر پیوستہ آسمانی سیاروں سے بن رکھا تھا سب کھل کر رہ گیا اور یہ بات واضح و ثابت ھوگئی کہ وہ ترکیب بدن جیسی خود سے نزدیک ترین چیز اور

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

اس کی صحت و امراض کے علل و اسباب سے ناواقف تھا اور جو کچھ نزدیک ترین آسمانی سیارے یعنی چاند کے بارے میں سمجھتا تھا سب غلط نکلا۔آیا اس انسان کا یہ چراغِ فکر، معرفت مبدا و معاد اور اسباب سِعادت و شقاوت کی جانب اس کی ہدایت و راھنمائی کر سکتا ھے؟!

----

1 افراط در تشبیہ:(یعنی خدا کو مخلوق کی طرح سمجھنا)

2 سورہ انعام ، آیت ۱۵۳ ۔”اور بے شک یھی میرا سیدھا راستہ ھے بس اسی پر چلو اور دوسرے راستوں پر نہ چلو جو تم کو اللہ کے راستہ سے بھٹکا کر تتر بتر کردیں گے یہ وہ باتیں ھیں جن کا خدا نے تم کو توصیہ کیا ھے تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو“۔

3 سورہ روم ، آیت ۴۱ ۔”خود لوگوں ھی کے اپنے ھاتھوں کی کارستانیوں کی بدولت خشک وتر میں فساد پھیل گیا“۔

4 سورہ جاثیہ ، آیت ۱۳ ۔”خدانے تمھارے لئے تسخیر کردیا ان سب کو جو زمین وآسمان میں ھے یہ سب خدا کی طرف سے ھے بے شک ان سب میں لوگوں کے لئے نشانیاں ھیں جو تفکر کرتے ھیں“۔

5 سورہ حدید ، آیت ۲۵ ۔”بہ تحقیق ھم نے اپنے پیغمبروں کو دلائل کے ساتھ بھیجا ھے اور ان کے ساتھ کتاب میزان کو نازل کیا ھے تاکہ لوگ عدل کو برپا کریں“۔

۲۴

انسانی علم و دانش جو ایک ذرّے کے دل میں چھپے ھوئے اسرار کے ادراک سے عاجز ھے،
انسان و جھان کے آغاز و انجام کے لئے ھادی، معرفت مبدا و معاد کے لئے مشکل کشاء اور اس کی دنیوی و اخروی سعادت کے لئے رھنما کیسے ثابت ھو سکتا ھے ؟!

((فبعث فیھم رسلہ و واتر إلیھم ا نٔبیائہ لیستا دٔوھم میثاق فطرتہ و یذکروھم منسی نعمتہ و یحتجوا علیھم بالتبلیغ و یثیروا لھم دفائن العقول و یروھم آیات المقدرة)) ۱

انبیاء (علیھم السلام) کے خصوصیات

پیغمبر کی شخصیت میں بہت سی خصوصیات پائی جاتی ھیں۔ ھم ان میں سے دو کے ذکر پر اکتفا کرتے ھیں:

۱۔عصمت:

عصمتِ انبیاء علیھم السلام کو ثابت کرنے کے لئے بہت سے دلائل موجود ھیں۔ ھم ان میں سے دو کے ذکر پر اکتفاء کرتے ھیں:

۱۔ھر موجود کو جس کمال اور مرتبے تک پھنچنے کے لئے خلق کیا گیا ھے، اس کے لئے ایک قانون و طریقہ مقرر ھے اور سابقہ مباحث سے یہ بات واضح ھو چکی ھے کہ انسان کے اپنے مقصد تخلیق کے کمال کو پانے کے لئے جن قوانین و طور طریقوں کو مقرر کیا گیا ھے وہ ھدایتِ الٰھی اور دینِ حق ھے۔

اور اس کمال کا حصول انھی طور طریقوں پر مشتمل دین کی تبلیغ اور اسے عملی جامہ پھنانے سے وابستہ ھے، جب کہ پیغمبر، انھی طور طریقونکے مطابق انسانی تعلیم و تربیت کا عھدیدار ھے۔ ان طور طریقوں کی تبلیغ و اجراء میں نقص واقع ھونے کا لازمہ، نقضِ غرض ھے۔ نیز وہ امر جو مبلغ و حی اور تربیت الٰھی کے مربی کے انحراف کا باعث ھو سکتا ھے وہ خطا یا ھوا و ھوس ھے۔ اور ان میں سے جو چیز بھی انحراف کا باعث ھو، مقصدِ تخلیق حاصل نہ ھوگا۔

ھدایت الٰھی کے کمال کو پانے کے لئے با کمال ھادی کی ضرورت اور سنت و دین الٰھی کی عصمت، کہ ۲ کا لازمی نتیجہ یہ ھے کہ دین وسنت الٰھی کا معلم و اجراء کنندہ معصوم ھو۔

۲۔عقلی و نقلی نقطہ نظر سے دین، انسان کو پاک و پاکیزہ زندگی عطا کرنے کے لئے آیا ھے

یَعْمَلُوْنَ> ۳

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

پاک و پاکیزہ زندگی کے لئے ایمان و عمل صالح کو آب حیات قرار دیا گیا ہے، کہ جن سے مجموعہ دین تشکیل پاتا ہے اور اس آب حیات کا راستہ پیغمبر کا وجود اطہر ہے۔ اگر راستہ آلودہ ہو تو آبِ حیات بھی آلودہ ہوجائے گا اور آلودہ پانی کے ذریعے پاک و پاکیزہ زندگی ثمر بار نہیں ہوسکتی۔

----

1 نہج البلاغہ خطبہ نمبر ۱۔(پس خدانے ان کے درمیان اپنے رسولوں کو مبعوث کیا اور لگا تار وہ بھیجتا رہا تاکہ وہ لوگ اس عہد وپیمان کو جو خدانے ان کی فطرت کے ساتہ باندھا تھا طلب کر سکیں اور لوگوں کو فراموش شدہ نعمت کو یاد دلائیں(سورہ مائدہ ، آیت ۷)"اور تبلیغ وحی الٰھی کے ذریعہ ان پر حجة کو تمام کردیں اور عقل کے چھپے خزانوں کو آشکار کردیں اور قدرت کی نشانیوں کو ان کے سامنے پیش کریں"۔

2 سورہ فصلت ، آیت ۴۲ ۔"جھوٹ و باطل نہ اس کے آگے پھٹک سکتا ہے اور نہ اس کے پیچھے سے"۔

3 سورہ نحل، آیت ۹۷ ۔"مرد ہو یا عورت جو شخص نیک کام کرے گا اور وہ ایمان دار بھی ہوتو ہم اس (دنیا میں بھی)پاک پاکیزہ زندگی عطا کریں گے اور(آخرت میں بھی)جو کچہ وہ کرتے تھے اس کا اچھے سے اچھا اجر وثواب عطا فرمائیں گے"۔

۳۔چونکہ بعثت کی غرض پیغمبرکے امر و نھی کی اطاعت ھی سے حاصل ہو سکتی ہے، جب کہ خطا کار و گنہگار کی اطاعت جائز نہیں ہے، لہٰذا پیغمبر کا خطا و گناہ سے محفوظ نہ ہونا نقض غرض اور نتیجہ بعثت کے بطلان کا سبب ہے۔

۴۔اگر پیغمبر خطا و لغزش سے محفوظ و معصوم نہ ہو توامت کو، تبلیغ وحی میں اس کی سچائی و صحت گفتار کایقین حاصل نہیں ہوسکتا اور اگر گناہ سے محفوظ و معصوم نہ ہوا تو گناہ کی آلودگی کے باعث لوگوں کی نظروں سے گر جائے گا اور جس طرح عالمِ بے عمل و واعظ غیر متّعظ کی گفتار کاانسانی نفوس پر کوئی اثر نہیں ہوتا، اسی طرح غرض بعثت بھی حاصل نہ ہوگی۔

۵۔خطا وگناہ کا سبب عقل وارادے کی کمزوری ہے۔ وحی سے متصل عقلِ کامل جسے حق الیقین حاصل ہے اور تمام اشیاء کی حقیقت کو کما حقہ دیکہ رہا ہے ،جس کا ارادہ خدا کے ارادے کے سوا کسی اور کے ارادے کو قبول نہینکرتا۔ اس پیغمبر کے وجود میں گناہ وخطا کی ذرہ برابر گنجائش باقی نہیں رہتی۔

۲معجزہ :

کوئی بھی دعویٰ قبول کرنے کے لئے دلیل ضروری ہے اور دلیل ومدعا کے درمیان اس طرح کا رابطہ برقرار ہونا چاہئے کہ دعوے کی حقانیت کا یقین، دلیل سے انفکاک وجدائی کے قابل نہ ہو۔

پیغمبر کا مدعا خداوندِمتعال کی طرف سے سفارتِ الٰھی ہے اور یہ مدعا خدا کی جانب سے ان کی گفتار کی تصدیق کے بغیر ثابت نہیں ہوسکتا اور معجزہ پیغمبر کے دعوے کے لئے خداوندِ متعال کی عملی تصدیق ہے، کیونکہ معجزہ در حقیقت وہ شے ہے جو بغیر کسی مادی واسطے کی وساطت کے، اسباب ومسببّات پر محیط ارادے، سبب کی مسبب میں تاثیر اور مسبب میں سبب سے اثر پذیری کی وجہ سے وقوع پذیر ہوتاہے۔

جو شخص نبوت کا دعوی کرے اور عقلی اعتبار سے اس کی تصدیق ممکن ہو اور اس دعوے کے ساتہ ما فوق الفطرت کام انجام دے تو یہ اس کی حقانیت کے قطعی گواہ ہیں، کیونکہ اگر حق پر نہ ہو تو اس کے ذریعے ما فوق الفطرت کاموں کا انجام پانا، جھوٹے کی تصدیق اور مخلوق کی گمراھی کا سبب ہے،جب کہ بارگاہ اقدس ربوبیت اس امر سے پاک ومنزہ ہے۔

نبوت عامہ کی بحث کو ہم دو حدیثوں کے ذکر کے ساتہ ختم کرتے ہیں :

((إنا لما اثبتنا ا ٔن لنا خالقا صانعا متعالیا عنا وعن جمیع ما خلق وکان ذلک الصانع حکیماً متعالیاً لم یجز ا ٔن یشاهده خلقہ و لا یلامسوہ فیباشرهم و یباشروہ، و یحاجهم و یحاجوہ، ثبت ا ٔن لہ سفراء فی خلقہ، یعبرون عنہ إلی خلقہ و عبادہ، و یدلونهم علی مصالحهم و منافعهم و ما بہ بقاو هُم و فی ترکہ فنائهم، فثبت الآمرون و الناہون عن الحکیم العلیم فی خلقہ و المعبرون عنہ جل و عزّ، و هم الا ٔنبیاء علیهم السلام و صفوتہ

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

من خلقہ، حکماء مو ٔدبین بالحکمة، مبعوثین بھا، غیر مشارکین للناس، علی مشارکتھم لھم فی الخلق و التركيب، فی شیء من ا حُوالھم، مو یّدین من عند الحکیم العلیم بالحکمة، ثم ثبت ذلک فی کل دھر و زمان مما ا تُت بہ الرسل و الا نٔبیاء من الدلائل و البراھین، لکیلا تخلو ا رُض اللّٰہ من حجة یکون معہ علم یدل علی صدق مقالتہ و جواز عدالتہ)) ١

امام جعفر صادق (ع) نے نبوت کے بارے میں جن مباحث کواس حدیث میں پیش کیا ھے، ان میں سے ھم بعض کی طرف اشارہ کرتے ھیں :

بعثت انبیاء کی ضرورت سے متعلق دلیل کو جملہ ((وکان ذلک الصانع حکیما متعالیا) سے ((یدلّونھم))تک ذکر کیا گیا ھے،کیونکہ انسان سے سرزد ھونے والی ھر حرکت وسکون اور فعل وترک دنیا وآخرت کے اعتبار سے یا تو اس کے لئے نفع بخش ھے یا نقصان دہ اور یا نہ تو نافع ھے اور نہ ھی مضر۔ بھر حال انسان کے لئے اپنی دنیا وآخرت کے نفع ونقصان اور مصلحت ومفسدہ کو جاننا ضروری ھے اور ان امور کی معرفت انسان کو فقط اور فقط اسی ذات کی جانب سے ودیعت ھوسکتی ھے جو انسان کی دنیوی اور اُخروی زندگی پر اثر انداز ھونے والی تمام حرکات و سکنات اورفعل و ترک پر محیط ھو۔وہ ذات جو دنیا ،آخرت اور انسان کی خالق ھے۔ اور خالق کی حکمت کا تقاضا یھی ھے کہ وہ ھدایت کا انتظام کرے۔ اب چونکہ اس کی دلالت وھدایت اس کے عالی مرتبت ھونے کی وجہ سے کسی عادی سبب کی

----

1 اصول کافی ج ١ ص ١۶٨ .

وساطت کے بغیر ممکن نھیں ھے لہٰذا الٰھی نمائندوں کا ھونا ضروری ھے کہ ((یدلونھم علی مصالحھم ومنا فعھم ومابہ بقاو ھُم وفی ترکہ فنائھم))

مذکورہ بالا دلیل ،فلاسفہ کی برھان نبوت پر واضح فوقیت رکھتی ھے ۔کیونکہ اس دلیل میں انسان کی تمام مصلحتوں اور منافع کو عالم وجود کے تمام مراحل میں خاص توجہ دی گئی ھے جب کہ فلاسفہ کی برھان نبوت میں فقط انسان کے مدنی الطبع ھونے اور اجتماعی معاملات اور سماجی روابط میں عدل کو مد نظر رکھا گیا ھے ۔

مخلوق کے ساتہ مشترک اور ان سے ممتاز ھونے کے اعتبار سے انبیاء علیھم السلام کے استثنائی وجود اور جن چیزوں میں اشتراک اور جن کی بنیاد پر امتیاز ھے، ان کی طرف جملہ ((غیر مشارکین للناس،علی مشارکتھم لھم فی الخلق والترکیب، فی شیء من احوالھم))میں اشارہ کیا گیاھے۔

اور جملہ ((صفوة من خلقہ))میں باقی مخلوق سے انبیاء کے برگزیدہ ھونے کی طرف توجہ دلائی گئی ھے کہ اس برگزیدہ خلقت کے ذریعے خالق ومخلوق کے درمیان مقام وساطت پر فائز ھونے کے ساتہ ساتہ عالی و دانی کے درمیان رابطہ بر قرار کر سکے۔

اور جملہ ((یعبرون عنہ))میں موجود،” خدا سے تعبیر“ کے لفظ کی لطافت، پیغمبر کے مقام ومنزلت کو روشن کرتی ھے کہ وہ زبان کی مانند ،جو مافی الضمیر کی بیان گر ھے، مقاصدِ خداوند متعال کو مخلوق تک پھنچاتاھے اور اس مقام ومنزلت کے لئے تقد س وعصمت پیغمبر کا ھونا ضروری ھے۔

جملہ ((یکون معہ علم یدل علی صدق مقالتہ وجواز عدالتہ)) میں اثباتِ نبوت کے لئے ضرورت معجزہ کی دلیل کو بیان فرمایا اور چونکہ منشاء نبوت حکیم علی الاطلاق کی حکمت ھے اور اس کا ثمر بھی حکمت ھے ١، ٢ انبیاء کی حکمتِ نظری اور حکمت عملی میں برتری کی جانب توجہ دلائی گئی ھے کہ اس حکمت نظری کی بنیاد فکر اور یہ حکمت عملی ((یعبرون عنہ)) اور((و من عند الحکیم العلیم)) کے تقاضے کے مطابق نور کا ایسا چراغ ھے جو کسی انسانی تعلیم و تربیت کے بغیر نور السماوات والا رُض سے مرتبط ھونے کی وجہ سے منور اور روشن ھے ٣

اوراس کے ساتہ کہ یہ جملہ ارشاد فرمایا ((حکماء مو ٔدبین بالحکمة))، تھوڑے فاصلے کے بعد

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

ھی یہ فرمایا((مو یٔدین من عند الحکیم العلیم بالحکمة))۔ پھلے جملے میں حکمت کے ذریعے مودّب اورمہذب اور دوسرے جملے میں حکمت کے ذریعے تائید کا ذکر ھے، اور حکمتِ انبیاء اور مکتبِ وحی کا حدوث و بقاء کے اعتبار سے بارگاہ حکیم و علیم سے رابطہ، فکرِ انسانی پر اس حکمت کی برتری کو اس حد تک روشن کر دیتا ھے جو ما عند اللہ اور ما عند الناس کے درمیان کی حد ھے۔اور جملہ((وکان ذلک الصانع حکیما)) اور انبیاء کی ((حکماء مو ذٔبین بالحکمة مبعوثین بھا)) سے توصیف اس مطلب کی بیان گر ھے کہ نبوت کی علت فاعلی اور علت غائی، حکمت ھے، اور مبدا و منتھیٰ کے درمیان حد وسط بھی حکمت ھی ھے

رَسُوْلاً مِّنْہُمْ یَتْلُوْا عَلَیْہِمْ آیَاتِہِ وَ یُزَکِّیْہِمْ وَ یُعَلِّمُہُمُ الْکِتَابَ وَالْحِکْمَةَ وَ إِنْ کَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلاَلٍ مُّبِیْنٍ> ٤

کلام امام (ع) کے اشارات و لطیف نکات میںدوسرے بیش قیمت مباحث موجود ھیں، لیکن اختصار کو مدنظر رکھتے ھوئے ان کے ذکر سے صرف نظر کرتے ھیں۔

امام ھشتم حضرت علی بن موسی الرضا (ع) نے نبوت کی بحث میں ارشاد فرمایا:((فإن قال: فلم وجب علیھم معرفة الرسل و الإقرار بھم والإذعان لھم بالطاعة؟ قیل: لا نٔہ لما لم یکن فی خلقھم و قولھم و قواھم ما یکملون لمصالحھم وکان الصانع متعالیاً عن ا نٔ یری، وکان ضعفھم و عجزھم عن إدراکہ ظاھراً لم یکن بدّ

----

1 سورہ زخرف، آیت ۶۳ ۔"توا نھوں نے کھا کہ میں تمھارے پاس حکمت لے کر آیاہوں"۔
2 سورہ نحل، آیت ۱۲۵۔"آپ اپنے رب کے راستے کی طرف حکمت اور اچھی نصیحت کے ذریعہ دعوت دیں"۔
3 سورہ نور، آیت ۳۵ ۔"قریب ھے کہ اس کا روغن روشنی دینے لگے، چاھے اسے آگ مس بھی نہ کرے"۔
4 سورہ جمعہ، آیت ۱،۲ ۔"زمین وآسمان کا ھر ذرہ اس خدا کی تسبیح کررھا ھے جو بادشاہ ،پاکیزہ صفات،صاحب عزت اور صاحب حکمت ھے۔اس خدا نے ایک رسول بھیجا ھے جو انھیںمیں سے تھا کہ ان کے سامنے آیات کی تلاوت کرے، ان کے نفوس کو پاکیزہ بنائے اور انھیں کتاب و حکمت کی تعلیم دے اگر چہ یہ لوگ بڑی کھلی ھوئی گمراھی میں مبتلاتھے۔"

من رسول بینہ و بینھم معصوم یو دٔی إلیھم ا مٔرہ و نھیہ و ا دٔبہ و یقفھم علی ما یکون بہ إحراز منافعھم و دفع مضارھم إذ لم یکن فی خلقھم ما یعرفون بہ ما یحتاجون إلیہ من منافعھم و مضارھم)) ١

نبوت خاصّہ

چونکہ پیغمبر اکرم (ص) کی رسالت رہتی دنیا تک کے لئے ھے اور آپ (ص) خاتم النبیین ھیں، لہٰذا ضروری ھے کہ آنحضرت (ص) کا معجزہ بھی ھمیشہ باقی رھے۔

دوسرے یہ کہ آپ (ص) کی بعثت کا دور کلام میں فصاحت و بلاغت کے اعتبار سے مقابلے کا دور تھا اور اس معاشرے میں شخصیات کی عظمت و منزلت، نظم و نثر میں فصاحت و بلاغت کے مراتب کی بنیاد پر طے ھوتی تھی۔

ان ھی دو خصوصیات کے سبب قرآن مجید، مختلف لفظی اور معنوی اعتبارات سے حضور اکرم (ص) کی نبوت و رسالت کی دلیل قرار پایا۔ جن میں سے بعض کی طرف ھم اشارہ کرتے ھیں:

١۔قرآن کی مثل لانے سے انسانی عجز:

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

پیغمبر اکرم (ص) نے ایسے زمانے اور ماحول میں ظہور فرمایا جہاں مختلف اقوام کے لوگ گوناگوں عقائد کے ساتھ زندگی بسر کر رہے تھے۔ کچھ تو سرے سے مبدا متعال کے منکر اور مادہ پرست تھے اور جو ماوراء مادہ و طبیعت کے قائل بھی تھے تو، ان میں سے بھی بعض بت پرستی اور بعض ستارہ پرستی میں مشغول تھے۔ باقی جو ان بتوناور ستاروں سے دور تھے وہ مجوسیت، یہودیت، یا عیسائیت کی زنجیروں میں جکڑے ہوئے تھے۔

دوسری جانب شہنشاہ ایران اور ہرقل روم کمزور اقوام کی گردنوں میں استعمار و استحصال کے طوق ڈالے ہوئے تھے یا پھر جنگ و خونریزی میں سرگرم تھے۔

ایسے دور میں پیغمبر اسلام (ص) نے غیب پر ایمان اور توحید کے پرچم کو بلند کرکے کائنات کے تمام انسانونکو پروردگار عالم کی عبادت اور کفر و ظلم کی زنجیریں توڑنے کی دعوت دی۔ ایران کے کسریٰ اور قیصرروم سے لے کر غسان و حیرہ کے بادشاہوں تک، ظالموں اور متکبروں کو پروردگارِ عالم کی عبودیت، قبولِ اسلام، قوانین الٰھی کے سامنے تسلیم اور خود کو حق و عدالت کے سپرد کرنے کی دعوت دی۔

مجوس کی ثنویت، نصاریٰ کی تثلیث، یہود کی خدا اور انبیاء علیھم السلام سے ناروا نسبتوں اور جاھلیت کی ان غلط عادات ورسوم سے، جو آباء و اجداد سے وراثت میں پانے کے سبب جزیرۃ العرب کے لوگوں کے ر گ وپے میں سما چکی تھیں، مقابلہ کیا اور تمام اقوام و امم کے مدمقابل اکیلے قیام فرمایا۔

باقی معجزات کو چھوڑ کر معجزہ قرآن کو اثبات نبوت کی قاطع دلیل قرار دیا اور قرآن کو چیلنج بناتے ہوئے بادشاہوں، سلاطین، نیز علمائے یہود اورعیسائی راھبوں جیسی طاقتوں اور تمام بت پرستوں کو مقابلے کی دعوت دی

دُوْنِ اللّٰہِ اِنْ کُنْتُمْ صَادِقِیْنَ> ۲

----

1 بحار الانوار ج ۶ ص ۵۹ ۔"امام نے اس حدیث میں پیغمبران خدا کی معرفت اور ان کی رسالت کا اقرار اور ان کی اطاعت کے واجب ہونے کے سلسلے میں فرمایا:کیونکہ مخلوق خلقت کے اعتبار سے اپنی مصلحتوں تک نہیں پہونچ سکتے تھے، دوسرے طرف خالق عالی ومتعالی ہے مخلوق اپنے ضعف و نقص کے ساتھ خدا کا ادراک نہیں کرسکتے لہٰذا کوئی اور چارہ نہیں تھا کہ ان دونوں کے درمیان ایک معصوم رسول وسیلہ بنے جو خدا کے امر و نہی کو اس کمزور مخلوق تک پہونچا سکے ۔
اور ان کے مصالح و مفاسد سے آگاہ کرے کیونکہ ان کی خلقت میں اپنی حاجتوں کے مطابق مصلحتوں اور نقصان دینے والی چیزوں کو پہچاننے کی صلاحیت نہیں ہے"۔
2 سورہ بقرہ ، آیت ۲۳ ۔"اگر تمھیں اس کلام کے بارے میں کوئی شک ہے جسے ہم نے اپنے بندے پر نازل کیا ہے تو اس کا جیسا ایک ہی سورہ لے آو اور اللہ کے علاوہ جتنے تمھارے مددگار ہیں سب کو بلا لو اگر تم اپنے دعوے میںاور خیال میں سچے ہو"۔

واضح ہے کہ عوام الناس کا اپنے عقائد میں تعصب، علماء مذاھب کی اپنے پیروکاروں کے ثابت قدم رھنے پر سختی اور سلاطین کے لئے رعایا کی بیداری کا خطرہ ہوتے ہوئے اگر ان کے بس میں ہوتا تو قرآن کا جواب لانے میں ہرگز سستی نہ کرتے۔

دانشوروں، شعراء، اور اھل سخن کے ہوتے ہوئے جو فصاحت و بلاغت کے ماھرین تھے اور بازار عکاظ کو ان کے مقابلوں کا میدان قرار دیا جاتا تھا اور ان مقابلوں میں جیتنے والوں کے اشعارکو خانہ کعبہ کی دیوار پر بطور افتخار آویزاں کیاجاتا تھا، اگر ان میں مقابلے کی قدرت ہوتی تو آیا اس مقابلے میں، جس میں ان کے دین و دنیا کی ھار جیت کا سوال تھا، کیا کچھ نہ کرتے؟

آخر کار آپ (ص) کی گفتار کو جادو سے تعبیر کرنے کے سوا دوسرا کوئی چارہ نہ کر سکے ۱

اور یھی وجہ تھی کہ جب ابو جھل نے فصحاء عرب کے ملجا و مرجع، ولید بن مغیرہ سے قرآن کے متعلق رائے دینے کی درخواست کی تو کھنے لگا:((فما ا قُول فیہ فواللّٰہ ما منکم رجل ا عْلم بالا شْعار

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

منی ولا ا عْلم برجزه منی ولا بقصیده ولا با شْعار الجن، واللہ ما یشبہ الذی یقول شیئاً من ہذا، و واللہ إن لقولہ لحلاوة و إنہ لیحطم ما تحتہ و ا نہ لیعلو و لا یعلی۔ قال ابوجھل: واللّٰہ لا یرضی قومک حتی تقول فیہ، قال: فدعنی حتی ا فْکرّ فیہ، فلمّا فکّر، قال: ھذا سحر یا ثْرہ عن غیرہ)) ۲

ولید بن مغیرہ کا یہ بیان اعجاز قرآن کے مقابلے میں شکست تسلیم کرنے کی دلیل ھے، کیونکہ جادو کی انتھا بھی عادی اسباب پر ھے جو انسان کی قدرت سے باھر نھیں اور تاریخ گواہ ھے کہ اس زمانے میں جزیرة العرب اور اس کے ھمسایہ ممالک میں جادوگروں اور کاھنوں کی ایک بڑی تعداد موجود تھی جو جادو اور علم نجوم میں کمال کی مھارت رکھتے تھے۔ اس کے باوجود پیغمبر اکرم (ص) کا قرآن کے ذریعے چیلنج کرنا اور ان سب کا قرآن کے مقابلے میں عاجز ھونا تاریخ کے اوراق میں ثبت ھے، لہٰذا قرآن سے مقابلے کے بجائے آنحضرت (ص) کو مال و مقام کا لالچ دیا گیا اور جب ان کی اس سعی و کوشش نے بھی اپنا اثر نہ دکھایا تو آپ (ص) کی جان کے درپے ھوگئے۔

۲۔ھدایت قرآن

ایسے دور میں جب ایک گروہ کا ماوراء الطبیعت پر اعتقاد ھی نہ تھا بلکہ ادارک سے عاری اور بے شعور مادّے کو عالمِ وجود کے حیرت انگیز نظام کے انتظام وانصرام کا مالک سمجھتے تھے، جب کہ ماوراء الطبیعت پر اعتقاد رکھنے والے گوناگوں بتوں کی صورت میں اپنے اپنے معبودوں کی پوجا کرتے تھے اور آسمانی ادیان کے معتقد، تحریف شدہ کتب کے مطابق، خالق کو اوصاف خلق سے متصف خیال کرتے تھے۔ ایسا ماحول جھاں تاریخ، عوام کے شدیدفکری، اخلاقی اور عملی انحطاط کی گواہ ھے، وھاں ایک ایسے فرد نے قیام کیا جس نے نہ کھیں سے پڑھا اور نہ کسی استاد کے سامنے زانوئے ادب تہہ کیا تھا، لیکن گمراھی کی ھرتاریک کھائی کے مقابلے میں ھدایت کی عظیم شاھراہ ترسیم کی۔ انسان کو ایسے پروردگار عالم کی عبادت کی دعوت دی جو ھر قسم کے نقص سے پاک و منزہ اور تمام کمال و جمال اسی کے وجود سے ھیں، ساری تعریفیں اسی کے لئے مخصوص ھیں، جس کے سوا کوئی لائقِ عبادت نھیں، اس کی ذات اس سے کھیں بڑہ کر ھے کہ اس کے لئے کوئی حد معین کی جائے یا اوصاف میں سے کوئی صفت بیان کی جا سکے ((سبحان اللّٰہ والحمد للّٰہ ولا إلہ إلا اللّٰہ واللّٰہ ا کْبر)) ۳

----

1 سورہ مائدہ، آیت ۱۱۰ ۔"یہ سب کھلا ھواجادو ھے"۔
2 تفسیر طبری ج ۲۹ ص ۱۵۶ ۔سورہ مدثر کی، آیت ۲۴ ۔ (کھا اس بارے میں کھیں؟بس خدا کی قسم تم میں سے کوئی ایک بھی مجہ سے زیادہ شعر میں معلومات نھیں رکھتا اس طرح رجز خوانی و قصیدہ واشعار میں بھی مجہ سے زیادہ عالم نھیں خدا کی قسم جو وہ (پیغمبر)کہہ رھا ھے ان میں سے کسی ایک کے طرح نھیں خدا کی قسم بس اس کے کلام میں ایسی مٹھاس ھے جو ھر کلام کو بے مزہ بنا دے گی بے شک سب سے برتر ھے اور اس پر کوئی کلام برتری نھیں رکھتا۔
ابو جھل نے کھا:خدا کی قسم تمھاری قوم اس وقت تک راضی نہ ھوگی جب تک اس کلام کی برائی میں کچھ نہ کہہ دو ۔
ولید بن مغیرہ نے جواب دیا:مجھ کو کچھ مھلت دو تاکہ اس بارہ میں غور وفکر کروں پھر کچھ فکر کرنے کے بعد کھتا ھے یہ جادو ھے جو دوسروں کی بارہ میں خبر رکھتا ھے"۔
3 "پاک ومنزہ خدا کی ذات جو ھر نقص و صفات مخلوق سے بری ھے ساری تعریفیں خدا کے لئے ھیں کوئی بھی لائق پرستش نھیں جز اللہ سبحانہ تعالیٰ کے ، خدابالا وبرتر ھے اس سے کہ اس کی توصیف کی جائے"۔

ان ایام میں جب عدد ومعدود کے خالق او ر اولاد و ازواج سے پاک ومنزہ ذات کو ترکیب، تثلیث،احتیاج اور تولید نسل سے نسبت دینے کے ساتہ ساتہ اس کا ھمسر بھی تصور کیا جاتا تھا، قرآن نے اس کی ذات کو ان تمام اوھام سے پاک ومنزہ قرار دیتے ھوئے پروردگار عالم کی وحدانیت کا اعلان فرمایا کہ خدا کی ذات ھر قسم کی عقلی، وھمی اور حسی ترکیب سے منزہ ھے، وہ ھر شخص اور ھر شے سے بے نیاز ھی نھیں بلکہ اس کے علاوہ ھر چیز وھر شخص محتاج ھے ، اس کی مقدس ذات میں تولیدِ نسل کو عقلاً وحسا کسی بھی معنی کے اعتبار سے گنجائش نھیں، تمام موجودات اس کی قدرت وارادے سے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

موجود ومخلوق ھیں۔ذات، صفات اور افعال میں اس کی کوئی مثا ل نھیں ۔
اگر چہ قرآن میں پروردگار عالم کی معرفت، اعلیٰ صفات اور اسماء حسنی سے متعلق ایک ہزار سے زیادہ آیات موجود ھیں، لیکن ان میں سے ایک سطر میں تدبر وتفکر ھی ھدایت کی عظمت کو وا ضح وروشن کر دیتا ھے
کلام اھل بیت علیہم السلام، جو معرفت کے خزانوں کی کنجی ھے،یھاں ان میں سے دوحد یثیں نقل کرتے ھیں :
۱۔امام جعفر صادق (ع) فرماتے ھیں : ((إن اللّٰہ تبارک وتعالی خلو من خلقہ وخلقہ خلو منہ وکل ما وقع علیہ اسم شیء ما خلا اللّٰہ عزوجل فھو مخلوق، واللّٰہ خالق کل شیء، تبارک الذي لیس کمثلہ شی)) ۱
۲۔امام باقر(ع) فرماتے ھیں :((کلما میزتموہ با ؤھامکم فی ا دٔق معانیہ، مخلوق مصنوع مثلکم مردود إلیکم)) ۲
آسمانی کتاب، جن پر کروڑوں یہود ونصاریٰ کے عقائد کی بنیاد ھے، کے عھدِ عتیق وجدید کا مطالعہ کرنے کے بعد معارفِ الھیہ سے متعلق ھدایت قر آن کی عظمت آشکار ھوتی ھے۔ اس مقدمے میں نمونے کے طور پر چند ایک کا ذکر کرتے ھیں:

یھودیوں کے بعض عقیدے
سفر تکوین (پیدائش)باب دوم :”اور ساتویں دن اسے اپنے تمام کاموں سے فراغت ملی ۔ اس نے ساتویں دن اپنے تمام کاموں کو انجام دینے کے بعد فرصت پائی ۔ پھر خدا نے ساتویں دن کو مبارک اور پاکیزہ قرار دیا کیونکہ اس دن اس نے اپنے تمام امور سے فراغت کے بعد فرصت پائی ---
خداوند خدا نے آدم کو حکم دیتے ھوئے فرمایا : بغیر کسی روک ٹوک کے باغ کے تمام درختو ں سے کھا سکتے ھو، لیکن نیک وبد کی معرفت کے درخت سے ھر گزنہ کھانا، کیونکہ جس دن اس سے کھاؤ گے یقیناً مر جاؤ گے۔“
سفر تکوین (پیدائش) باب سوم :”خداوند خدا کے خلق شدہ صحرائی حیوانات میں سے سانپ سب سے زیادہ ھوشیار تھا، اس نے عورت سے کھا :کیا واقعی خدا نے تمھیں باغ کے تمام درختوں سے کھانے سے منع کیا ھے؟ عورت نے سانپ سے کھا : ھم باغ کے باقی درختونسے تو پھل کھا سکتے ھیں سوائے اس درخت کے جو باغ کے درمیان میں ھے، خدا نے فرمایا ھے کہ اس درخت سے نہ کھانا اور اسے چھونا بھی نھیں ورنہ مر جاؤگے ۔ سانپ نے کھا : ھر گز نہ مرو گے،بلکہ خد اجانتا ھے جس دن تم نے اس سے کھا لیا تمھا ری آنکھوں کے سامنے سے پردے ہٹ جائیں گے اور خدا کی طرح تمھیں بھی نیک وبد کی معرفت حاصل ھوجائے گی ۔ جب عورت نے دیکھا کہ اس درخت سے کھانا اچھا ھے جس کی دید خوش نما و دلپذیر ھے اور جو معرفت بڑھانے والا ھے، پس اس درخت سے پھل توڑ کر خود بھی کھایا اور اپنے شوھر کو بھی دیا، جو اس نے کھا لیا ۔ جب وہ کھا چکا، اس وقت دونوں کی آنکھوں کے سامنے سے پردے ہٹ گئے دونوں نے دیکھا کہ ان کے جسم عریاں ھیں انھوں نے انجیر کے پتوں کو آپس میں جوڑ کر اپنے جسم کو ڈھانپنے کا سامان فراھم کیا اور انھوں نے خدا وند خدا کی آواز سنی جو نسیمِ صبح کے چلنے کے وقت باغ میں خراماں خراماں ٹھل رھا تھا۔ آدم اور ا س کی بیوی نے خود کو خداوند خدا کی

----

1 بحار الانوار ج ۴ ص ۱۴۹ ۔”چھٹے امام ارشاد فرماتے ھیں:بے شک خدا وند متعال کی ذات والامیں مخلوق کی کوئی صفت نھیں اور مخلوق میں کوئی خداکی صفت نھیں بلکہ خدا اور مخلوق میں ذات وصفات کے اعتبار سے تبائن ھے ایک واجب ھے تو دوسرا ممکن کسی طرح کی مشابہت خالق و مخلوق میں نھیں پائی جاتی ھر وہ چیز جس پر اسم خدا کے علاوہ کسی چیز کا اطلاق ھو وہ مخلوق ھے اور خدا ھر چیز کا خالق ھے وہ بابرکت ھے وہ ذات جس کا مثل کوئی نھیں “.
2 بحار الانوار ج ۶۶ ص ۲۹۳ پانچویں امام کا ارشاد ھے:”ھر وہ چیز جس کو تم اپنے خیال خام میں اس کے دقیق ترین معنی میں دوسروں سے جدا جانو وہ تمھاری طرح ایک مخلوق و مصنوع ھے جس کی باز گشت تمھاری طرف ھے“.

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

نظروں سے اوجھل کر کے خود کو باغ کے درختوں کے درمیان چھپا لیا ۔ خداوند خدا نے آدم کو آواز دی اور کہا: تم کہاں ہو؟آدم نے کہا : میں باغ میں تمھاری آواز سن کر چوں کہ عریانہوں، ڈر گیا ہوں اور خود کو چھپا لیا ہے۔ کہا: کس نے تمھیں آگاہ کیا کہ تم عریاں ہو ؟آیا تمھیں جس درخت سے کھانے کو منع کیا تھا، تم نے اس سے کھا لیا ؟…“

اسی باب کی بائیسویں آیت میں ہے:”اور خداوند خدا نے کہا: بے شک انسان نیک وبد کی معرفت کے بعد ھماری مانند ہوگیاھے ۔ اب کہیں ایسا نہ ہو کہ ہاتھ بڑھا کر درختِ حیات سے بھی کھا لے اور ہمیشہ باقی رھے۔“

باب ششم کی چھٹی اور ساتویں آیت میں یہ مذکور ھے: ”اور خداوند زمین پر انسان کی خلقت سے پشیمان اور اپنے دل میں غمگین ہوا، خداوند نے کہا : انسان کو جو خلق کیا ہے اس زمین کو انسان، حیوانات، حشرات الارض اور پرندوں کے وجود سے پاک کردوں، کیونکہ انہیں خلق کر کے پشیمان ہوں۔“

اب ہم ان آیات میں سے بعض نکات کی جانب اشارہ کرتے ہیں:

۱۔پروردگار عالم نے انسان کو خلق کیا ہے اور اسے عقل عطا کی ہے تاکہ وہ اچھے اور برے کی پہچان کر سکے۔ اس نے عقل کو علم و معرفت کے لئے پیدا کیا ہے، کیسے ممکن ہے کہ وہ اسے اچھے اور برے کی پہچان سے روک دے؟!

جب کہ ہدایت قرآن یہ ہے < قُلْ هَلْ يَسْتَوِى الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لاَ يَعْلَمُوْنَ إِنَّمَا يَتَذَكَّرُ ا وُ ْلُو ْ الا لْ ْبَابِ > ۱، ۲

علم، معرفت،تعقل، تفکر، اور تدبر کے بارے میں آیات قرآن اتنی زیادہ ہیں کہ اس مختصر مقدمے میں ذکر کرنا ممکن نہیں ہے ۔

۲۔جو یہ کہے کہ اگر اس نیک وبد کے درخت سے کھایا تو مر جاؤگے جب کہ آدم اور اس کی زوجہ کھاتے ہیں اور نہیں مرتے، یا تو جانتا تھا کہ نہیں مریں گے، لہٰذا جھوٹا ہے، یا نہیں جانتا تھا پس جاہل ہوا ۔ کیا جھوٹا اور جاہل، ”خداوند“ کے نام کا حق دار ہوسکتاھے ؟!

اس سے زیادہ عجیب یہ کہ سانپ، آدم اور اس کی زوجہ کو نیک وبد کی معرفت کے درخت سے کھانے کے لئے ہدایت کر کے، خدا کے جھوٹ کو ان پر آشکار اور بناوٹی خد ا کے فریب اوردھوکے بازی کو نمایانکرتا ہے ؟!

لیکن خدا کے علم سے متعلق قرآن کا نمونہ یہ ہے

بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهِ إِلاَّ بِمَا شَاءَ> ۳، ٤،

شَيْءٍ عِلْماً> ٥، ٦،< لاَ جَرَمَ ا نَّ ّ اللهَ

يَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ> ۷، ۸

----

1 سورہ زمر ، آیت ۹۔”کہہ دیجئے کہ کیا وہ لوگ جو جانتے ہیں ان کے برابر ہو جائیں گے جو نہیں جانتے ہیں ، اس بات سے نصیحت صرف صاحبان عقل حاصل کرتے ہیں“۔

2 سورہ انفال ، آیت ۲۲ ۔”اللہ کے نزدیک بد ترین زمین پر چلنے والے وہ بھرے اور گونگے ہیں جو عقل سے کام نہیں لیتے ہیں“۔

3 سورہ ،بقرہ آیت ۲۵۵ ۔”وہ جو کچھ ان کے سامنے ہے اور جو پس پشت ہے سب کو جانتا ہے اور لوگ اس کے علم سے کسی چیز پر بھی احاطہ نہیں کر سکتے مگر وہ جس قدر چاھے“۔

4 سورہ سباء، آیت ۳۔”اس کے علم سے زمین وآسمان کا کوئی ذرہ دور نہیں ہے“۔

5 سورہ طہ، آیت ۹۸ ۔”یقینا تم سب کا خدا صرف اللہ ہے جس کے علاوہ کوئی خدا نہیں ہے اور وھی ہر شئے کا وسیع علم رکھنے والا ہے“۔

6 سورہ فرقان، آیت ۶۔”آپ کہہ دیجئے کہ اس نے قرآن کو نازل کیا ہے جو آسمان اور زمین کے رازوں سے باخبر ہے اور یقینا بڑا بخشنے والا ہے“۔

7 سورہ نحل، آیت ۲۳ ۔”یقینا اللہ ان تمام باتوں کو جانتا ہے جنھیں یہ چھپاتے ہیں یا جن کا اظہار کرتے ہیں“۔

8 سورہ حشر، آیت ۲۲ ۔”خدا وہ ہے جس کے علاوہ کوئی خدا نہیں ہے اور وہ پوشیدہ اور ظاھر کا جاننے والا وہ ھی بڑا مھربان اور نہایت رحم والا ہے “۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

۳۔ایسا موجود جو خود محدودہو اور جو آدم کو باغ کے درختوں میں گم کردے اور کھے :کھاں
ھو؟ تاکہ آدم کی آواز سن کر اسے ڈھونڈے، باغ کے درخت جس کے دیکھنے میں مانع ھوں، وہ رب
العالمین، عالمِ السر والخفیات، خالق کون ومکان اور زمین وآسمان پر محیط کیسے ھوسکتاھے ؟!
جب کہ اس کے مقابلے میں ھدایتِ قرآن کا نمونہ یہ ھے
وَیَعْلَمُ مَا فِی الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَةٍ اِلاَّ یَعْلَمُهَا وَلاَ حَبَّةٍ فِی ظُلُمَاتِ اْلا رْضِ وَلاَ رَطْبٍ وَّلاَیَابِسٍ اِلاَّ فِی
کِتَابٍ مُّبِیْنٍ> ۱

۴۔انجیل کی مذکورہ بالا آیات خدا کی توحید اور تقدیس کی جانب ھدایت کرنے کے بجائے کہ<لَیْسَ
کَمِثْلِه شَیْءٌ وَّهُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ> ۲، اس کی ذات مینشرک اور تشبیہ پر دلالت کرتی ھےں اور کہتی ھےں
:”...خدا نے کھا :نیک وبد کی معرفت حاصل کر کے انسان یقینا ھماری طرح ھوگیا ھے...۔“

۵۔پروردگار عالم کا تخلیق آدم سے پشیمان ھونا اس بات کی دلیل ھے کہ وہ اپنے کام کے انجام
سے جاھل تھا۔ کیا پروردگار عالم کو جاھل سمجھنا، کہ جس کا لازمہ محدودیت ذات ومخلوقیت خالق اور
نورِ علم وظلمت جھل کی حق متعال کے ساتہ ترکیب ھے، انسان کو خدا کی جانب ھدایت کرنے والی
آسمانی کتاب سے ممکن ھے؟!
جب کہ ھدایت قرآن یہ ھے کہ ۳
جَاعِلٌ فِی اْلا رْضِ خَلِیْفَةً قَالُوْا ا تَجْعَلُ فِیْهَا مَنْ یُّفْسِدُ فِیْهَا وَیَسْفِکُ الدِّمَاءَ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِکَ وَنُقَدِّسُ لَکَ قَالَ
اِنِّیْ ا عْلَمُ مَا لاَ تَعْلَمُوْنَ> ٤

۶۔پروردگا ر عالم سے حزن وملال کو منسوب کیا جو جسم، جھل اور عجز کا لازمہ ھیں اور اس
بارے میں ھدایت قرآن یہ ھے
وَاْلا رْضِ یُحْی وَیُمِیْتُ وَهُو عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌخ هُوَ اْلا وَّلُ وَاْلآخِرُ وَ الظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِکُلِّ شَیَءٍ عَلِیْمٌ> ۵

عیسائیوں کے بعض مخصوص عقائد

۱۔رسالہ اول یوحنا رسول باب پنجم: ”جس کا عقیدہ یہ ھوکہ عیسیٰ مسیح ھے، خدا کابیٹا ھے اور
جو والد سے محبت کرے اس کے بیٹے سے بھی محبت کرتاھے ...کون ھے جو دنیا پر غلبہ حاصل کرے
مگر وہ جس کا عقیدہ یہ ھو کہ عیسیٰ خدا کا بیٹا ھے۔ یہ وھی ھے جو پانی اور خون سے آیا یعنی عیسیٰ
فقط پانی سے نھیں بلکہ پانی، خون اور روح سے ھے، جو گواھی دیتی ھے، کیونکہ روح حق ھے ۔ تین
ھیں جو گواھی دیتے ھیں یعنی روح، پانی اور خون اور یہ تینوں ایک ھیں ۔“

۲۔انجیل یوحنا، باب اول، پھلی آیت سے :”ابتدا میں کلمہ تھا اور کلمہ خدا کے پاس تھا اور کلمہ
خدا تھا، وھی ابتدا میں خدا کے پاس تھا ۔ تمام چیزیں اسی کے لئے خلق کی گئیں۔ موجودات نے اس کے
سوا کسی اور سے وجود نھیں پایا۔ اس میں زندگی تھی اور زندگی انسان کا نور تھی، نور کی درخشش
تاریکی میں ھوتی ھے، اور تاریکی اس کو نہ پاسکی ۔ خدا کی جانب سے یحییٰ نامی ایک شخص بھیجا گیا،
وہ گواھی دینے آیا تاکہ نور پر گواھی دے اور سب اس کے وسیلے سے ایمان لائیں ۔ وہ خود نور نہ تھا
بلکہ نور پر گواھی دینے آیاتھا ۔ وہ حقیقی نور تھا جو ھر انسان کو منور کر دیتا ھے اور اسے دنیا میں آنا
تھا، وہ کائنات میں تھا اور کائنات کو اسی کے لئے خلق کیا گیا اور کائنات نے اسے نہ پھچانا، اپنے خواص
کے پاس گیا، اس کے خواص نے بھی اسے قبول نہ کیا، لیکن جنھوں نے اسے قبول کیا انھیں قدرت عطا

----

1 سورہ انعام، آیت ۵۹ ۔”اور اس کے پاس غیب کے خزانے ھیں جنھیں اس کے علاوہ کوئی نھیں جانتا ھے اور وہ خشک و تر سب کا جاننے والا ھے کوئی پتہ بھی گرتا ھے تو اسے اس کا علم ھے۔ زمین کی تاریکیوں میں کوئی دانہ یا کوئی خشک و تر ایسا نھیں ھے جو کتاب مبین کے اندر محفوظ نہ ھو“۔
2 سورہ شوریٰ، آیت ۱۱ ۔”اس کا جیسا کوئی نھیں ھے وہ سب کی سننے والا ھے اور ھر چیز کا دیکھنے والا ھے“۔
3 سورہ ملک، آیت ۱۴ ۔”اور کیا پیدا کرنے والا نھیں جانتا ھے جب کہ وہ لطیف بھی ھے اورخبیر بھی ھے“۔
4 سورہ بقرہ، آیت ۳۰ ۔”اے رسول! اس وقت کو یاد کرو جب تمھارے پروردگار نے ملائکہ سے کھا کہ میں زمین میں

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

اپنا خلیفہ بنانے والا هوں اور انهوں نے کها کہ کیا اسے بنائے گا جو زمین میں فساد برپا کرے اور خونریزی کرے جب کہ هم تیری تسبیح اور تقدیس کرتے هیں تو ارشاد هوا کہ میں وہ جانتا هوں جو تم نهیں جانتے هو"۔
۱۔"محو تسبیح پروردگار هے هر وہ چیز جو زمین وآسمان میں هے اور وہ پروردگار صاحب /۲/ 5 سورہ حدید ، آیت ۳ عزت بهی هے اور صاحب حکمت بهی هے۔آسمان و زمین کا کل اختیار اسی کے پاس هے اور وهی حیات و موت کا دینے والا هے اور هر شئے پر اختیار رکهنے والا هے۔وهی اول هے وهی آخر وهی ظاهرهے وهی باطن اور وهی هر شئے کا جاننے والا هے"۔

کی کہ خدا کے فرزند بن سکیں۔ یعنی جوکوئی اس کے نام پر ایمان لایا جو نہ تو خون، نہ جسمانی خواهش اور نہ هی لوگوں کی خواهش سے هے، بلکہ خدا سے متولد هوئے هیں۔کلمہ جسم میں تبدیل هوا اور همارے درمیان سکونت اختیار کی ۔اسے فیض،سچائی اور جلال سے پُر دیکها، ایسا جلال جو بے مثال باپ کے بیٹے کے شایان شان تها۔"

۳۔انجیل یوحنا، باب ششم،اکیاونویں آیت سے :"میں آسمان سے نازل هونے والی زندہ روٹی هوں ۔ اگر کوئی اس روٹی سے کها لے تاابد زندہ رهے گا ۔اور جو روٹی میں عطا کر رها هوں وہ میرا جسم هے، جسے میں کائنات کی زندگی کے لئے عطا کررها هوں، یهود ایک دوسرے سے جهگڑ کر کها کرتے تهے کہ یہ شخص اپنے جسم کو همیں کهانے کے لئے کس طرح دے سکتا هے۔ عیسیٰ نے ان سے کها :آمین آمین، میں تمهیں کہہ رها هوں کہ اگر تم نے انسان کے بیٹے کا جسم نہ کهایا اور اس کا خون نہ پیا، تو تم لوگ اپنے اندر زندگی نہ پاؤگے ۔ اور جو کوئی میرا جسم کهائے اور میرا خون پئیے وہ جاودانہ زندگی پائے گا ۔اور روزِقیامت اسے میں اٹها ؤں گا کیونکہ میرا جسم حقیقی کهانا اور میرا خون حقیقی پینے کی شے هیں۔ بس جو بهی میر اجسم کهائے گا اور میرا خون پئے گا وہ مجه میں اور میں اس میں رهوں گا ۔ جیسا کہ مجهے زندہ باپ نے بهیجا هے اور میں اس کی وجہ سے زندہ هوں، اسی طرح جو مجهے کهائے گا وہ بهی میری وجہ سے زندہ رهے گا ۔"

۴۔انجیل یوحنا، باب دوم، تیسری آیت سے :"اور شراب ختم هوئی تو عیسیٰ کی ماں نے اس سے کها : ان کے پاس شراب نهیں هے ۔عیسیٰ نے جواب دیا: اے عورت مجهے تم سے کیا کام هے، ابهی میرا وقت نهیں هوا۔ اس کی ماں نے نوکروں سے کها :تم سے یہ جو کهے انجام دو ۔ اس جگہ تطهیر یهود کے حساب سے چه سنگی ساغر رکهے هوئے تهے، جن میں سے هر ایک میں دو سے تین کیل تک کی گنجائش تهی عیسیٰ نے ان سے کها: ساغروں کو پانی سے پر کرو۔ انهیں پر کیا گیا تو عیسیٰ نے کها: اب انهیں اٹها کر صدر مجلس کے پاس لے جاؤ۔ وہ لے گئے، جب صدر مجلس نے اس پانی کو جو شراب میں تبدیل هوچکاتها، چکها ، لیکن اسے معلوم نہ هوا کہ کهاں سے آیا هے، البتہ پانی نکالنے والے نوکر جانتے تهے۔ صدر مجلس نے دولها سے مخاطب هوکر کها: هر ایک پهلے اچهی شراب لاتاهے اور جب نشہ چها جائے تو اس سے بدتر، لیکن تم نے ابهی تک اچهی شراب بچا کر رکهی هوئی هے۔اور یہ وہ ا بتدائی معجزات هیں جو عیسیٰ سے قانائے جلیل میں صادر هوئے ۔ اوراپنے جلال کو ظاهر کیا اور اس کے شاگرد اس پر ایمان لائے ۔"

اور اب ان آیات کے متعلق بعض نکات کی طرف اشارہ کرتے هیں :

الف۔نصاریٰ کے اصول وعقائد میں جو بات مورد اتفاق هے وہ تثلیث پر اعتقاد هے ۔ جب کہ انجیل یوحنا کے سترهویں باب کی تیسری آیت یہ کہتی هے :"جاودانہ زندگی یہ هے کہ تیری، حقیقی خدائے واحد کے طور پراور تیرے بهیجے هوئے عیسیٰ مسیح کی معرفت حاصل کریں ۔"

لہٰذا جب انهوں نے دیکها کہ ان کے نزدیک تثلیث پر اعتقاد ایک اصلِ مسلم هے اور انجیل یوحنا نے خدا کو وحدت حقیقی سے توصیف کیا هے تو جیسا کہ جز اول یوحنا میں بهی مذکور هے کہ"تینوں ایک هیں "،ان کے پاس اس کے سوا کوئی چارہ نہ رها کہ توحید اور تثلیث کو جمع کریں اور کهیں کہ یہ حقیقتاً جدا بهی هیں اور حقیقتاً متحد بهی ۔

کئی دلائل کی بنیاد پر یہ عقیدہ باطل هے جن میں سے بعض یہ هیں : ۱۔اعداد کے مراتب، مثال کے طور پر ایک اور تین، ایک دوسرے کی ضد هیں اورضدین(دو متضاد اشیاء) کا آپس میں اجتماع محال

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

ھے،یہ کیسے ممکن ھے کہ ایک ھی وقت میں وہ تینوں ایک ھوں اور وھی ایک تین ھوں ۔
۲۔جیسا کہ توحید کی بحث میں بیان ھو چکا ھے ،عقیدہ تثلیث کا لازمہ یہ ھے کہ پانچ خداو ٴں پر
اعتقاد ھو اور اسی طرح اس عدد کی تعداد لا متنا ھی حد تک پھنچ جائے گی، لہٰذا عیسایوں کے پاس
لامتناھی خداؤں پر ایمان لانے کے سوا کوئی چارہ نھیں ۔
۳۔تثلیث کا لازمہ ترکیب ھے اور ترکیب کا لازمہ اجزاء اور ان اجزاء کو ترکیب دینے والے کی
ضرورت ھے ۔
۴۔عقیدہ تثلیث کا لازمہ، خالقِ عددکو مخلوق سے توصیف کرنا ھے، کیونکہ عدد و معدود، دونوں
مخلوق ھیں اور خداوند ھر قسم کی معدود یت سے یھاں تک کہ وحدت عددی سے پاک ومنزہ ھے
الَّذِیْنَ قَالُوْا إِنَّ اللّٰہَ ثَالِثُ ثَلاَثَةٍ وَّمَا مِنْ إِلٰہٍ إِلاَّ إِلٰہٌ وَّاحِدٌ وَّ إِنْ لَّمْ یَنْتَہُوْا عَمَّا یَقُوْلُوْنَ لَیَمَسَّنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا مِنْہُمْ عَذَابٌ

۳۳
ا لَ ِیْمٌ> ۱ اور انھوں نے صراحت کے ساتھ حضرت عیسیٰ (ع) کو فرزند خدا کھا، جب کہ قرآن کہتا ھے<مَا
الْمَسِیْحُ ابْنُ مَرْیَمَ إِلاَّ رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِہِ الرُّسُلُ وَا مُّ ہ صِدِّیْقَةٌ کَانَا یَا کُ لاَنِ الطَّعَامَ انْظُرْ کَیْفَ نُبَیِّنُ لَہُمُ الآیَاتِ
ثُمَّ انْظُرْ ا نَیّٰ یُو فَ کُوْنَ> ۲ اور یہ جملہ اس بات کی طرف اشارہ ھے کہ ایسے طعام کی
محتاج موجود، جو انسانی بدن میں جذب بھی ھوتا ھے اور اس سے خارج بھی ھوتا ھے، عبادت کے لائق
نھیں ھوسکتی۔
ب۔ان باتوں پر عقیدہ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کلمہ تھے، کلمہ خدا تھا اور وہ کلمہ جو خدا تھا
اس کائنات میں آیا اور جسم میں تبدیل ھوگیا، روٹی بن گیا، اپنے پیروکاروں کے گوشت اور خون کے ساتھ
متحد ھوگیا اور اس کاپھلا معجزہ یہ تھا کہ پانی کو شراب میں تبدیل کیااور جو رسول عقول کی تکمیل کے
لئے مبعوث ھوا ھو اس کا معجزہ نشے میں مدھوش ھونا اور زوال عقل کا باعث ھو، کس عقل ومنطق سے
مطابقت رکھتا ھے؟!
ج۔ایک طرف عیسیٰ کو خدا قرار دیا دوسری طرف سموئیل کی کتاب دوم کے گیارہویں باب میں
داو دٴ پیغمبر (ع) کو شادی شدہ عورت سے زنا کی نسبت دی کہ داو دٴ نے اس عورت سے ز نا کیا جس
کے نتیجے میں وہ حاملہ ھو گئی، اس کے بعد اس کے شوھر کو جنگ پر بھیج دیا او رفوج کے سپہ سالار
سے کھا کہ اسے جنگ کے دور ان لشکر کی اگلی صفوف میں رکھو اور اس کے پیچھے سے ہٹ جاؤتاکہ
مارا جائے اور اس طرح اس کی بیوی اپنے گھر لے آیا، جب کہ انجیل متی کے باب اول میں عیسیٰ کا
شجرہ نسب اس شادی تک پھنچاتے ھیں اور صاحب کتاب زبور داو دٴ پیغمبر پر اس گناہ کی تھمت لگاتے
ھیں ۔
یہ ھدایت قرآن ھی تھی جس نے خداوند عالم کو ان اوھام سے پاک ومنزہ اورا بن مریم پر اعتقاد
کو، انھیں (نعوذ باللہ)زنا زادہ سمجھنے والوں کی تفریط اور خدا کا بیٹا قرار دینے والوں کے افراط سے
پاک ومنزہ قرار دیا اور فرمایا ۳یھاں تک کہ فرمایا
٤ اور داو دٴ کو پاکیزگی کی وہ منزلت عطا کی کہ فرمایا :
٥ اور پیغمبر خاتم(ص) سے مخاطب ھو کر فرمایا
یَقُوْلُوْنَ وَاذْکُرْ عَبْدَنَا دَاو دُٴ ذَا الا یْ دِ إِنَّہ ا وَّ ابٌ> ٦
یہ معرفتِ خدا کے سلسلے میں ھدایت قرآن کا ایک نمونہ تھا۔
جب کہ تعلیمات قرآن مجید میں انسان کی سعادت کا نمونہ یہ ھے :
طاقت، دولت، قبیلے اور رنگ جیسے امتیازات کے مقابلے میں انسانی کمالات کو فضیلت کا معیار
قرار دیا اور فرمایا
اللّٰہِ ا تْ قَاکُمْ إِنَّ اللّٰہَ عَلِیْمٌ خَبِیْرٌ> ٧
نشہ آور چیزوں کے استعمال سے فاسد شدہ افکار اور وسیع پیمانے پر پھیلے ھوئے جوئے اور
سود خوری کی وجہ سے بیمار اقتصاد کا ان آیات کے ذریعہ اصلاح ومعالجہ کیا یَا ا یُّ ھَا الَّذِیْنَ آمَنُوا إِنَّمَا
----

1 سورہ مائدہ ، آیت ۷۳ ۔"یقینا وہ لوگ کافر ھیں جن کا کھنا یہ ھے کہ اللہ تین میں کا تیسرا ھے ۔حالانکہ اللہ کے علاوہ کوئی خدا نھیں ھے اور اگر یہ لوگ اپنے قول سے باز نہ آئیں گے تو ان میں سے کفر اختیار کرنے والوں پر دردناک عذاب نازل ھو جائے گا"۔
2 سورہ مائدہ، آیت ۷۵ ۔"مسیح بن مریم کچھ نھیں ھیں صرف ھمارے رسول ھیں جن سے پھلے بہت سے رسول گذرچکے ھیں اور ان کی ماں صدیقہ تھیں اور وہ دونوں کھا نا کھایا کرتے تھے ۔ دیکھو ھم اپنی نشانیوں کو کس طرح واضح کر کے بیان کرتے ھیں اور پھر دیکھو کہ یہ لوگ کس طرح بہکے جا رھے ھیں"۔
3 سورہ مریم ، آیت ۱۶ ۔"اور پیغمبر اپنی کتاب میں مریم کا ذکر کرو کہ جب وہ اپنے گھر والوں سے الگ مشرقی سمت کی طرف چلی گئیں"۔
4 سورہ مریم ، آیت ۳۰ ۔"بچہ نے آواز دی کہ میں اللہ کا بندہ ھوں اس نے مجھے کتاب دی ھے اور مجھے نبی بنایا ھے"۔
5 سورہ ص ، آیت ۲۶ ۔"اے داو دٴ! ھم نے تم کو زمین میں اپنا جانشین بنا یاھے"۔
6 سورہ ص ، آیت ۱۷ ۔"آپ ان کی باتوں پر صبر کریں اور ھمارے بندے داو دٴ کو یاد کریں جو صاحب طاقت بھی تھے اور بیحد رجوع کرنے والے بھی تھے"۔
7 سورہ حجرات ، آیت ۱۳ ۔"انسانو!ھم نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا ھے اور پھر تم میں شاخیں اور قبیلے قرار دیئے ھیں تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچان سکو بے شک تم میں سے خدا کے نزدیک زیادہ محترم وھی ھے جو زیادہ پر ھیزگار ھے اور اللہ ھر شئے کا جاننے والا اور ھر بات سے باخبر ھے "۔

٣٤

الَخَمْرُ وَالْمَیْسِرُ وَالْا نْ◌صَابُ وَالْا زْ◌لاَمُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّیْطَانِ فَاجْتَنِبُوْہُ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ> ١
الرِّبَا> ٢، ٣
، انسانی جانوں کو ان آیات کے ذریعے تحفظ فراھم کیا ٤
٥
کمزوروں پر طاقتوروں کے ظلم وتعدی کے باب کوبند کیا اور لوگوں پر عدل واحسان کے دروازے کھول کر فرمایا ٦،
إِلَیْکَ وَلاَ تَبْغِ الْفَسَادَ فِی الْا رْ◌ضِ > ٧، ٨
اور اس دور میں جب عورتوں کے ساتہ حیوانوں جیسا برتاو کیا جاتا تھا فرمایا <وَعَاشِرُوْھُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ> ٩ ، ١٠
ھر قسم کی خیانت سے روکا اور فرمایا
بَیْنَ النَّاسِ ا نْ◌ تَحْکُمُوا بِالْعَدْلِ > ١١
عھد وپیمان کے پورا کرنے کو ایمان کی نشانیوں سے قرار دیتے ھوئے فرمایا:
لِا مَ◌انَاتِہِمْ وَعَہْدِھِمْ رَاعُوْنَ> ١٢ ، ١٣
اور امت کو آیہ ١٤ کے ذریعے
جھالت ونادانی کی ذلت سے اس طرح نجات دی کہ دنیا میں علم وحکمت کے علمبردار بن کر سامنے آئے ۔
اپنے پیروکاروں کو ھر اچھائی کا حکم دیا اور ھر قسم کی برائی سے روکا، طیب وپاکیزہ چیزوں کو ان کے لئے حلال اور خبیث اشیاء کو ان کے لئے حرام قرار دیا اور ان تمام قیود سے جن کا انہوں نے خود کو فطرت کے اصولوں کے برخلاف پابند کر رکھا تھا، نجات دلائی ۔

بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْہَاھُمْ عَنِ الْمُنْکَرِ وَ یُحِلُّ لَہُمُ الطَّیِّبَاتِ وَیُحَرِّمُ عَلَیْہِمُ الْخَبَائِثَ وَیَضَعُ عَنْہُمْ إِصْرَھُمْ وَالْا غْ◌لاَلَ الَّتِیْ کَانَتْ عَلَیْہِمْ فَالَّذِیْنَ آمَنُوْا بِہِ وَ عَزَّرُوْہُ وَنَصَرُوْہُ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِیْ ا نْ◌زِلَ مَعَہ ا وْ◌لٰئِکَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ > ١٥
----

1 سورہ مائدہ، آیت ۹۰ ۔"ایمان والو!شراب ، جوا، بت، پانسہ یہ سب گندے شیطانی اعمال ھیں لہٰذا ان سے پر ھیز کرو تاکہ کامیابی حاصل کر سکو"۔
2 سورہ بقرہ، آیت ۲۷۵ ۔"جب کہ خدا نے تجارت کو حلال قرار دیا ھے اور سود کو حرام"۔
3 سورہ بقرہ، آیت ۱۸۸ ۔"اور خبردار ایک دوسرے کامال ناجائز طریقہ سے نہ کھانا"۔
4 سورہ انعام، آیت ۱۵۱ ۔"اور کسی ایسے نفس کو جسے خدا نے حرام کر دیا ھے قتل نہ کرنامگر یہ کہ تمھار ا کوئی

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

حق ھو"۔
5 سورہ مائدہ، آیت ۳۲ ۔"اور جس نے ایک نفس کو زندگی دے دی اس نے گویا سارے انسانوں کو زندگی دیدی"۔
6 سورہ بقرہ ، آیت ۱۹۴ ۔"لہٰذا جو تم پر زیادتی کرے تم بھی ویسا ھی برتاو کرو جیسی زیادتی اس نے کی ھے"۔
7 سورہ قصص ، آیت ۷۷ ۔"اور نیکی کرو جس طرح اللہ نے تمھارے ساتھ نیک برتاو کیا ھے اور زمین میں فساد کی کوشش نہ کرو"۔
8 سورہ نحل، آیت ۹۰ ۔"بے شک اللہ عدل اور احسان کا حکم دیتا ھے"۔
9 سورہ نساء، آیت ۱۹ ۔"اور ان کے ساتھ نیک بر تاو کرو"۔
10 سورہ بقرہ ، آیت ۲۲۸ ۔"اور عورتیں کے لئے ویسے ھی حقوق بھی ھیں جیسی ذمہ داریاں ھیں شریعت کے موافق"۔
11 سورہ نساء ، آیت ۵۸ ۔"بے شک اللہ تمھیں حکم دیتا ھے کہ امانتوں کو ان کے اھل تک پھنچا دو اور جب کوئی فیصلہ کرو تو انصاف کے ساتھ کرو"۔
12 سورہ مومنون، آیت ۸۔"اور جو مومنین اپنی امانتوں اور وعدوں کا لحاظ رکھنے والے ھیں"۔
13 سورہ اسراء ، آیت ۳۴ ۔"اور اپنے عھدوں کو پورا کرنا کہ عھدکے بارے میں سوال کیا جائے گا"۔
14 سورہ بقرہ، آیت ۲۶۹ ۔"وہ جس کو بھی چاہتا ھے حکمت عطا کردیتا ھے ۔ اور جسے حکمت عطاکردی جائے اسے گویا خیر کثیر عطا کر دی
15 سورہ اعراف ، آیت ۱۵۷ ۔"جو لوگ کہ رسول نبی امی کا اتباع کرتے ھیں جس کا ذکر اپنے پاس توریت اور انجیل میں لکھا ھو پاتے ھیں کہ وہ نیکیوں کا حکم دیتا ھے اور برائیوں سے روکتا ھے اور پاکیزہ چیزوں کو حلال قرار دیتا ھے اور خبیث چیزوں کو حرام قرار دیتا ھے اور ان پر سے سنگین بوجھ اور قید و بند کو اٹھا دیتا ھے پس جو لوگ اس پر ایمان لائے اس کا احترام کیا اس کی امدادکی اور اس نور کا اتباع کیا جو اس کے ساتھ نازل ھوا ھے وھی درحقیقت فلاح یافتہ اور کامیاب ھیں"۔

نیک افعال کے کے دائرے کو عقائد حقہ ،اخلاق حمیدہ اور اعمال صالحہ تک وسعت دی،نیز برے اعمال کو باطل عقائد،اخلاق رذیلہ اور فاسد کردار تک بڑھا کر امر بالمعروف ونھی عن المنکر کو تمام مومنین و مومنات کی ذمہ داری قرار دیا اور فرمایا:
بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلاَةَ وَيُو تُ◌ُوْنَ الزَّكوٰةَ وَ يُطِيْعُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَہ ا وُ◌ْلٰئِکَ سَيَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ إِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ> ۱ اور دوسرے مقام پر فرمایا
ا نْ◌ُ تَقُوْلُوْا مَالاَ تَفْعَلُوْنَ> ۲ ان دو آیات کے ذریعے ھر فرد کے لئے اپنے تمام امور زندگی میں حکمت، عفت، شجاعت اور عدالت تک رسائی اور تمام فضائل انسانیت سے مزین مدینہ فاضلہ کی تشکیل کا راستہ دکھایا ۔
اور یہ سب کے سب نمونے آفتاب ھدایت قرآن کی ایک کرن تھے وگرنہ تمام معارف الھیہ نیز دنیوی اور اخروی سعادت سے متعلق رھنمائی کے لئے ضروری ھے کہ انسان عقائد، اخلاق،عبادات، معاملات اور سیاست سے متعلق، قرآنی آیات کے اسرار و رموز کا مطالعہ کرے، جس کے لئے مفصل کتب تحریر کرنا ھوں گی ۔

۳۔قرآ ن کی غیب سے متعلق خبریں :
پروردگار عالم کی جانب سے رسالت کے حامل نیز تا قیامت انسانی ھدایت کے دعویدار کے لئے سب سے زیادہ دشوار کام آئندہ کی خبریں دینا ھے، کیونکہ اگر اس کے غلط ھونے کا رتی برابر ایک موھوم سا اندیشہ بھی ھو تو اس محتمل کی عظمت کے باعث جو اس کے آئین کی بنیاد کے منھدم ھونے کا

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

سبب بن سکتی ھے، ضروری ھے کہ احتیاط کا دامن تھامتے ھوئے اپنے لبوں کو سی لے ۔اب اگر ھم دیکھیں کہ وہ یقین اور نھایت اطمینا ن خاطر کے ساتہ آئندہ واقع ھونے والے امور سے متعلق اطلاع دے رھا ھے اور وہ خبریں بھی سچ ثابت ھو رھی ھیں، تو اس کی ان خبروں سے یہ بات ثابت ھو جائے گی کہ وہ ایسے علم سے متصل ھے جوزمان اور زمانیات کا احاطہ کئے ھوئے ھے۔

قرآن کی غیب سے متعلق بعض خبریں یہ ھیں :

الف۔ مغلوب ھونے کے بعد دوبارہ روم کے غالب آنے کی خبر دینا

اْلا رْ ِضِ وَہُمْ مِنْ بَعْدِ غَلَبِہِمْ سَيَغْلِبُوْنَ> ٣ اور یہ خبر اس وقت دی گئی جب کوئی شخص ایران کی شکست اور روم کی فتح کا تصور بھی نھیں کر سکتا تھا، جس کی کتب تاریخ گواہ ھیں۔

ب۔آنحضرت (ص) کے دوبارہ مکہ آنے کی خبر دینا

مَعَادٍ> ٤

ج۔منافقین کی پیغمبر (ص) کو قتل کرنے کی سازش اور پروردگار عالم کا آپ کی حفاظت کی خبر دینا

النَّاسِ> ٥

د۔فتح مکہ،کے موقع پر مسلمانوں کے مسجدالحرام میں داخل ھونے، نیز اس موقع پران کے روحی وجسمانی حالات و احساسا ت کی خبر دینا

وَمُقَصِّرِيْنَ لاَ تَخَافُوْنَ> ٦

----

1 سورہ توبہ، آیت ٧١ ۔"مومن مرد اور عورتیں آپس میں سب ایک دوسرے کے ولی اور مددگار ھیں یہ سب ایک دوسرے کو نیکیوں کا حکم دیتے ھیں اور برائیوں سے روکتے ھیں ، نماز قائم کرتے ھیں ۔ زکوة ادا کرتے ھیں اللہ اور رسول کی اطاعت کرتے ھیں۔ یھی وہ لوگ ھیں جن پر عنقریب خدا رحمت نازل کرے گا کہ وہ ھر شئے پر غالب اور صاحب حکمت ھے"۔

٢۔"ایمان والو! آخر وہ بات کیوں کہتے ھو جس پر عمل نھیں کرتے ھو۔بے شک اللہ کے نزدیک / 2 سورہ صف، آیت ٣ یہ سخت ناراضگی کا سبب ھے کہ تم وہ کھو جس پر عمل نھیں کرتے ھو"۔

١۔ "الٓمٓ۔روم والے مغلوب ھوگئے۔قریب ترین علاقہ میں لیکن یہ مغلوب ھو جانے کے بعد /٢/ 3 سورہ روم ، آیت ٣ عنقریب پھر غالب ھو جائیں گے"۔

4 سورہ قصص ، آیت ٨٥ ۔"بے شک جس نے آپ پر قرآن کا فریضہ عائد کیا ھے وہ آپ کو آپ کی منزل تک ضرور پھنچا ئے گا"۔

5 سورہ مائدہ ، آیت ٦٧ ۔"اے پیغمبر آپ اس حکم کو پھنچادیں جو آپ کے پروردگار کی طرف سے نازل کیا گیا ھے اور اگر آپ نے یہ نہ کیا تو گویا اس کے پیغام کو نھیں پھنچایا اور خدا آپ کو لوگوں کے شر سے محفوظ رکھے گا"۔

6 سورہ فتح ، آیت ٢٧ ۔"تو تم لوگ مسجد الحرام میں امن وسکون کے ساتہ سر کے بال منڈا کر اور تھوڑے سے بال کاٹ کر داخل ھوگے اور تمھیں کسی طرح کا خوف نہ ھوگا "۔

ہ۔غزوہ تبوک سے لوٹنے کے بعد منافقین کے بارے میں یہ آیت نازل ھوئی

ا بَ ًداً وَّلَنْ تُقَاتِلُوْا مَعِیَ عَدُوًّا> ١ اور ویسے ھی ھو اجس کی آیت نے پھلے خبر دی تھی۔

و۔جنگ بدر میں کفار کو اپنی تعداد پراس قدر غرور تھا کہ وہ اپنی جیت کو یقینی سمجھتے تھے، تو یہ آیت نازل ھوئی ٢

ز۔فتح خیبر اور مسلمانوں کو غنیمت ملنے سے پھلے اور ان دنوں جب ایران اور دیگر ممالک کے خزائن پر تسلط کا خیال بھی کسی کے ذھن میںنھیں آسکتا تھا یہ آیات نازل ھوئیں

الْمُو ْمِنِيْنَ إِذْ يُبَايِعُوْنَکَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِی قُلُوْبِہِمْ فَا نْ ْزَلَ السَّکِيْنَةَ عَلَيْہِمْ وَ ا ثَ َابَہُمْ فَتْحاً قَرِيْباًخ وَّ مَغَانِمَ کَثِيْرَةً يَّا خُ ُذُوْنَہَا وَ کَانَ اللّٰہُ عَزِيْزاً حَکِيْماًخ وَّعَدَکُمُ اللّٰہُ مَغَانِمَ کَثِيْرَةً تَا خُ ُذُوْنَہَا فَعَجَّلَ لَکُمْ ہٰذِہ وَ کَفَّ ا يْ ْدِیَ النَّاسِ عَنْکُمْ وَ لِتَکُوْنَ آيَةً لِّلْمُو ْمِنِيْنَ وَ يَہْدِيَکُمْ صِرَاطاً مُّسْتَقِيْماًخ وَّ ا خْ ْریٰ لَمْ تَقْدِرُوْا عَلَيْہَا قَدْ ا حَ َاطَ اللّٰہُ بِہَا وَ کَانَ اللّٰہُ عَلیٰ کُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرًا> ٣

ح)جب رسول اللہ (ص) کے فرزند کے انتقال پر عاص بن وائل نے کھا : بے شک محمد ابتر

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

ھے۔ اس کا بیٹا نھیں رھا جو اس کا قائم مقام ھو، لہٰذا اس کی موت کے ساتھ لوگ اسے بھی بھلا دیں گے، تو یہ سورہ نازل ھوئی ٤ اور ساتھ ساتھ
یہ بھی خبر دی کہ آپ (ص) کی نسل باقی رھے گی اور ابتر کھنے والوں کی اپنی نسلیں منقطع ھوجائیں گی۔ ٥

۴۔اسرار خلقت سے مکمل آگاھی :
جس زمانے میں انسانی علم ودانش کے مطابق اجرام فلکی کو بسیط خیال کیا جاتا تھا اور ان میں حرکت کا تصور تک نہ تھا اس وقت کو اکب کی خاص مداروں میں حرکت کی خبر دی
لَهَا ا نْ تُدْرِکَ الْقَمَرَ وَ لاَ الَّيْلُ سَابِقُ النَّهَارِ وَکُلٌّ فِی فَلَکٍ يَّسْبَحُوْنَ> ٦
جس زمانے میں اشیاء کے درمیان قانونِ زوجیت کے عمومی ھونے کی خبر تک نہ تھی فرمایا ٧
اور جس وقت دوسرے سیاروں پر جاندارونکے وجود کا احتمال تک نہ تھا فرمایا:
مِنْ دَابَّةٍ> ٨
اور اسی طرح نباتات کے درمیان ھوا کے ذریعے تلقیح کی خبر دی ٩
----

1 سورہ توبہ، آیت ٨٣ ۔”تو آپ کہہ دیجئے تم لوگ کبھی میرے ساتھ نھیں نکل سکتے اور کسی دشمن سے جھاد نھیں کر سکتے“۔
2 سورہ قمر ، آیت ۴۴،۴۵ ۔”یا ان کا کھنا یہ ھے کہ ھمارے پاس بڑی جماعت ھے جو ایک دوسرے کی مدد کرنے والی ھے۔عنقریب یہ جماعت شکست کھا جائے گی اور سب پیٹھ پھیر کر بھا گ جائیں گے“۔
3 سورہ فتح ، آیت ٢١ /٢٠/١٩/ ١٨ ۔”یقینا خدا صاحبان ایمان سے اس وقت راضی ھو گیا جب وہ درخت کے نیچے آپ کی بیعت کر رھے تھے پھر اس نے وہ سب کچھ دیکھ لیا جو ان کے دلوں میں تھا تو ان پر سکون نازل کر دیا اور انھیں اس کے عوض قریبی فتح عنایت کردی۔اور بہت سے منافع بھی دیدئیے جنھیں وہ حاصل کریں گے اور اللہ ھر ایک پر غالب آنے والا اور صاحب حکمت ھے۔اس نے تم سے بہت سے فوائد کا وعدہ کیا ھے جنھیں تم حاصل کروگے پھر اس غنیمت (خیبر) کو فوراً عطا کر دیا اور لوگوں کے ھاتھوں کو تم سے رو ک دیا اور تاکہ یہ صاحبان ایمان کے لئے ایک قدرت کے نشانی بنے اور وہ تمھیں سیدھے راستہ کی ھدایت دے دے۔اور دوسری غنیمتیں جن پر تم قدرت نھیں رکھتے خدا ان پر محیط ھے اور خدا ھر چیز پر قادر ھے“۔
4 سورہ کوثر ، آیت ٣ /٢/ ١۔”بے شک ھم نے آپ کو کوثر عطا کیاھے لہٰذا آپ اپنے رب کے لئے نماز پڑھیں اور قربانی دیں۔یقینا آپ کا دشمن ھی بے اولاد رھے گا“۔
5 تفسیر کبیر فخر رازی ج ٣٢ ، ص ١٢٤ ، تفسیر مجمع البیان، ج ١٠ ، ص ۴٥٩ ۔
6 سورہ یس، آیت ۴٠ ۔”نہ آفتاب کے بس میں ھے کہ چاند کو پکڑ لے اور نہ رات کے لئے ممکن ھے کہ وہ دن سے آگے بڑہ جائے ۔ اور یہ سب کے سب اپنے اپنے فلک ومدار میں تیرتے رہتے ھیں“۔
7 سورہ ذاریات، آیت ۴٩ ۔”اور ھر شئے میں سے ھم نے جوڑا بنا یا ھے کہ شاید تم نصیحت حاصل کرسکو“۔
8 سور ہ شوریٰ ، آیت ٢٩ ۔”ان کے اندر چلنے والے تمام جاندار ھیں“۔
9 سورہ حجر ، آیت ٢٢ ۔”اور ھم نے ھواو ٔں کو بادلوں کا بوجھ اٹھانے والا بنا کر چلایا ھے“۔

جس زمانے میں اجرام فلکی کو بسیط اور ان کی خلقت کواجرام ارضی سے جدا اور مختلف خیال کیا جاتا تھا اور کسی کو ان کے رتق وفتق ١کے بارے میں خبر تک نہ تھی فرمایا
السَّمَاوَاتِ وَالا رْضَ کَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنَاهُمَا> ٢
اور جس وقت انسان کائنات کی گستردگی سے بے خبر تھا فرمایا
وَإِنَّالَمُوْسِعُوْنَ> ٣
اور جب آسمانی سیاروں کے بارے میں ماھرین فلکیات خرق ٤ والتیام کے قائل نہ تھے یعنی کسی بھی جسم کو ان سیاروں کے مدار کے درمیان سے عبور کرنے کو ناممکن سمجھتے تھے۔اور جب کوئی ان میں انسان کے عبور کرنے کا تصور بھی نہ کرتا تھا، یہ آیت نازل ھوئی
اسْتَطَعْتُمْ ا نْ تَنْفُذُوْا مِنْ ا قْطَارِ السَّمَاوَاتِ وَالا رْضِ فَانْفُذُوْا لاَ تَنْفُذُوْنَ إِلاَّ بِسُلْطَانٍ> ٥

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

اسرارکائنات کے بارے میںآیات کا نزول ،کہ جن کی جانب مختصراً اشارہ کیا گیا اس امر کی نشاندھی کرتا ھے کہ یہ کتاب حق تعالی کی جانب سے نازل کردہ ھے۔

۵۔قرآن کی جذابیت

ہر باانصاف انسان جو قرآن کریم کے اسلوب بیان کو اچھی طرح جانتا ہو اس بات کا معترف ھے کہ چاھے کوئی بھی کلام فصاحت وبلاغت کے معیار کے مطابق بلند ترین درجے کا حامل ھی کیوں نہ ہو، پھر بھی قرآن کی روح اور جذابیت کے مقابلے میں اس کی حیثیت اصلی پھول کے مقابلے میں کاغذی اور حقیقی انسان کی نسبت مجسمے کی ھے۔

۶۔قرآن میں عدم اختلاف:

اس بات میں شک وتردید کی گنجائش نہیں کہ انسان میں موجود فکری تکامل کے وجہ سے اس کے اعمال واقوال کبھی یکساں نہیں رہتے خواہ کسی ایک فن میں ماہر ھونے کے ساتہ ساتہ تمرکز افکار کے لئے تمام وسائل بھی اسے مہیا کر دیئے گئے ھوں تب بھی ہر ماہر فن کی زندگی کے مختلف مراحل میں اس کے علمی آثار میں تبدیلیاں رونما ھوتی ھیں ،کیونکہ فکری تحول کے نتیجے میں اس فکر کے تحت رونما ھونے والے آثار وافعال میں تحول ایک ضروری امر ھے۔

قرآن ایسی کتاب ھے جومعرفت مبدا ومعاد، آیات آفاق وانفس، خالق وخلق کے ساتہ انسان کے روابط، فردی واجتماعی ذمہ داریاں، گذشتہ امم کے قصوں اور انبیاء کے حالات جیسے مختلف امور پر مشتمل ھوتے ھوئے ایک ایسے شخص کی زبان پر جاری ھوئی جس نے نہ تو کھیں سے پڑھا اور نہ ھی کوئی اس کا استاد تھا اور جس کے لئے مکہ میں مشرکین کے شر اور مدینہ میں کفار سے جنگوں اور منافقین کے مکر وحیلوں میں مبتلا ھونے کی وجہ سے پریشانی افکار کے تمام اسباب موجودتھے۔

ان پر آشوب حالات کو مد نظر رکھتے ھوئے طبیعی ھے کہ ایسے شخص کی زبان سے بیان شدہ کتاب کو بہت ھی زیادہ اختلافات پر مشتمل ھونا چاھیے تھا، لیکن قرآن میں عدم اختلاف سے یہ بات ثابت ھوتی ھے کہ اس کا نزول فکرِ انسانی کے افق سے کھیں بلند تر ھے، کیونکہ یہ مقام وحی ھے جو جھالت اور غفلت سے منزہ ھے ٦

----

1 رتق :بند ھونا فتق:شگاف ڈالنا۔

2 سورہ انبیاء، آیت ۳۰ ۔"کیا ان کافروں نے یہ نہیں دیکھا کہ یہ زمین وآسمان آپس میں جڑے ھوئے تھے اور ھم نے ان کو الگ کیا ھے"۔

3 سورہ ذاریات، آیت ۴۷ ۔"اور آسمان کو ھم نے اپنی طاقت سے بنایا ھے اور ھم ھی اسے وسعت دینے والے ھیں"۔

4 خرق والتیام :کسی شئے کے پھٹ جانے کو خرق اور ان دونوں پھٹے ھوئے کناروں کو دوبارہ جڑجانے کو التیام کھاجاتا ھے۔ ماضی میں ستارہ شناس اور ماھرین فلکیات کا خیال تھا کہ زمین کے اوپر خلاء میں مختلف افلاک ھیں جو تہ در تہ پیاز کی تہوں کی مانند ھیں بنابر این ماھرین ان افلاک کی تہوں سے عبور کرنے کو ناممکن سمجھتے تھے اور اس امر کے ناممکن ھونے کی دلیل ان افلاک میں خرق و التیام کا ناممکن ھونا تھی ۔

5 سورہ رحمن ، آیت ۳۳ ۔"اے گروہ جن وانس اگر تم میں قدرت ھو کہ آسمان وز مین کے اطراف سے باھر نکل جاو تو نکل جاو مگر یاد رکھو کہ تم قوت وغلبہ کے بغیر نہیں نکل سکتے ھو"۔

6 سورہ نساء، آیت ۸۲ ۔"کیا یہ لوگ قرآن میں غور وفکر نہیں کرتے ھیں کہ اگر غیر خدا کی طرف سے ھوتا تو اس میں بڑا اختلاف ھوتا"۔

۷۔قرآن کی علمی اور عملی تربیت :

اگر کسی کا دعوٰی ھو کہ وہ تمام اطباء جھان سے بڑا ھے تو یہ دعوٰی ثابت کرنے کے لئے اس کے پاس دو راستے ھیں :

یا تو علم طب سے متعلق ایسی کتاب پیش کرے کہ اس کی طرح امراض کے اسباب، دواؤں اور

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

علاج کو پھلے کسی نے ذکر نہ کیا ھو۔
یا پھر ایسے مریض کو جس کے تمام اعضاء وجوارح بیماریوں میں مبتلا ھوں، تمام اطباء اس کے علاج سے عاجز آچکے ھوں اور وہ مرنے کے قریب ھو، اگر اس کے سپرد کردیا جائے تو وہ ایسے مریض کو صحت وسلامتی کا لباس پھنا دے۔
انبیاء علیھم السلام، افکار وروح کے طبیب اور امراض انسانیت کے معالج ھیں۔
ان میں سرفھرست پیغمبر اسلام (ص) کی ذات اطھر ھے، جس کی علمی دلیل قرآن جیسی کتاب ھے جو انسان کے فکری، اخلاقی اور عملی امراض کے اسباب وعلاج میں بے مثال ھے اورھدایت قرآن کی بحث میں مختصر طور پر جس کے چند نمونے ذکر کئے گئے ھیں اور عملی دلیل یہ ھے کہ پیغمبر اسلام (ص) بد ترین امراضِ انسانیت میں مبتلا ایک معاشرے میں مبعوث ھوئے جن کے افراد فکری اعتبار سے اس حد تک گر چکے تھے کہ ھر قبیلے کے پاس اپنا ایک مخصوص بت تھا، بلکہ گھروں میں افراد اپنے لئے کجھور اور حلوے سے معبود بناتے تھے، صبح سویرے ان کے سامنے سجدہ بجا لاتے اور بھوک کے وقت ان ھی معبودوں کو کھا لیا کرتے تھے۔
معرفت اور ایمان کے مرھم کے ذریعے ناسور زدہ افکار کا ایسا علاج کیا کہ وہ لوگ خالق جھاں کی تعریف ان الفاظ میں کرنے لگے
فِی اْلا رْ◌ضِ مَنْ ذَا الَّذِی یَشْفَعُ عِنْدَہ إِلاَّ بِإِذْنِہِ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ ا یْ◌دِیْہِمْ وَ مَا خَلْفَہُمْ وَ لاَ یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِنْ عِلْمِہِ إِلاَّ بِمَا شَاءَ وَسِعَ کُرْسِیُّہُ السَّمَاوَاتِ وَاْلا رْ◌ضَ وَلاَ یَو دُٴ◌ہ حِفْظُہُمَا وَ ھو الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ> ١ اور اس خالق حقیقی کے سامنے سجدہ ریز ھوکر کھنے لگے ((سبحا ن ربی الاعلی وبحمدہ))
باھمی الفت کے اعتبار سے حیوانات سے زیادہ پست تھے کہ باپ اپنے ھی ھاتھوں اپنی بیٹی کو نھایت ھی سنگدلی سے زندہ دفن کردیتا تھا۔ ٢ اس درندہ صفت قوم میں باھمی الفت کو اس طرح زندہ کیا کہ مصر کی فتح کے بعد جب مسلمانوں نے دیکھا کہ ایک خیمے میں پرندے نے گھونسلا بنایا ھوا ھے تو واپس پلٹتے وقت اس خیمے کو وھیں پر رھنے دیا کہ کھیں پرندے کے بچے اور گھونسلا ویران نہ ھوجائیں اور اسی لئے وھاں آباد ھونے والے شھر کا نام ”فسطاط“ رکھا گیا۔ ٣
فقراء کے مقابلے میں اغنیاء کے اظھارِ قدرت وگستاخی کو اس طرح دور کیا کہ ایک دن جب آنحضرت (ص) کی خدمت میں ایک مالدار شخص بیٹھا تھا، ایسے میں ایک نادار شخص آکر اس کے ساتھ بیٹھ گیا، اس مالدار شخص نے اپنا دامن ہٹا لیا اور جب متوجہ ھوا کہ آنحضرت (ص) یہ سب دیکھ رھے ھیں، کھنے لگا : یا رسول اللہ (ص) !میں نے اپنی آدھی ثروت اس غریب کو دی، اس غریب نے کھا : مجھے قبول نھیں ھے،کھیں میں بھی اس مرض میں مبتلا نہ ھوجاؤں جس میں یہ مبتلا ھے ۔ ٤
یہ کیسی تربیت تھی کہ مالدار کو ایسی بخشش اور نادار کو اتنی بلند نظری عطا کی اور امیر کے تکبر کو تواضع اور غریب کی ذلت کو عزت میں تبدیل کر دیا .کمزور پر طاقتور کے مظالم کا اس طرح قلع قمع کیا کہ امیر المومنین (ع) کی حکومت کے زمانے میں جس وقت مسلمانوں کے خلیفہ کے پاس ایران اور روم کے شھنشاھوں جیسی عظیم فوجی طاقتیں موجود تھیں اور مالک اشتر سپہ سالار تھے، ایک دن جب مالک اشتر ایک سادہ اور عام انسان کی طرح بازار سے گزر رھے تھے تو کسی نے ان کا مذاق

----

1 سورہ بقرہ، آیت ٢۵۵ .”اللہ جس کے علاوہ کوئی خدا نھیں ھے زندہ بھی ھے اور اسی سے کل کائنات قائم ھے اسے نہ نیند آتی ھے نہ اُنگھ آسمانوں اور زمین میں جو کچھ بھی ھے سب اسی کا ھے۔ کون ھے جو اس کی بارگاہ میں اس کی اجازت کے بغیر شفاعت کر سکے . وہ جو کچھ ان کے سامنے ھے اور جو پس پشت ھے سب کو جانتا ھے اور یہ اس کے علم کے ایک حصہ کا بھی احاطہ نھیں کر سکتے مگر وہ جس قدر چاھے . اس کی کرسی علم واقتدار زمین وآسمان سے وسیع تر ھے اور اسے ان کے تحفظ میں کوئی تکلیف بھی نھیں ھوتی وہ عالی مرتبہ بھی ھے اور صاحب عظمت بھی“.
2 کافی ج ٢ ص ١۶٢ ، کتاب الایمان و الکفر ، باب البر بالوالدین، ح ١٨ ، الجامع لاحکام القرآن، ج ٧، ص ٩٧ ، آیت ١۴٠ سورہ انعام، اور دوسری کتابیں۔
3 معجم البلدان ج ۴ ص ٢۶٣ .
4 کافی ج ٢ ص ٢۶٢ .

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

اڑایالوگوں نے کہا جس کا تم نے مذاق اڑایا، جانتے ہو وہ شخص کون ہے؟ اس نے کہا: نہیں ؛جب اسے بتایا گیا کہ کون تھاتو پریشان ہوا کہ مالک اشتر کے پاس اس قدرت مطلقہ کے ہوتے ہوئے اب اس کا کیا حشرہوگا، مالک کی تلاش میں نکلا، اسے بتایا گیا کہ مالک اشتر مسجد کی طرف گئے ہیں، سر جھکائے مالک کے پاس گیا تاکہ اپنے کئے کی معافی مانگے، مالک نے کہا :"تیرے عمل کی وجہ سے میں نے مسجد میں آکر دو رکعت نما زادا کی ہے تاکہ خدا سے تیری مغفرت کی درخواست کر سکوں ۔" ۱

یہ تربیت ہی کا اثر تھا کہ طاقت وقدرت کا غرور اسے حی قیوم کے سامنے پیشانی رگڑنے سے نہ روک سکا اور اہانت کرنے والا جب سزا پانے کے خوف واضطراب میں مبتلا تھا، اسے سزا دینے کے بجائے خدا سے طلبِ مغفرت جیسا بہترین تحفہ عطا کیا ۔

قومی فاصلے اس طرح مٹا ئے کہ عجم کی نسبت عرب قومیت کے رسوخ کے باوجود، سلمان فارسی کو اس آیت کے حکم کے مطابق ۲

وَجْهَہ وَلاَ تَعْدُ عَيْنَاکَ عَنْهُمْ تُرِيْدُ زِيْنَةَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَ لاَ تُطِعْ مَنْ ا غْ◌ْفَلْنَا قَلْبَہ عَنْ ذِکْرِنَا وَ اتَّبَعَ هواهُ وَکَانَ ا مْ◌ْرُہ فُرُطاً> ۳ اپنے پہلو میں بٹھایا ٤ کہ جس کے نتیجے میں مدائن کی امارت ان کے حوالے کی گئی۔

رنگ ونسل کے امتیازات کو جڑ سے یوں اکھاڑا کہ بلال حبشی جیسے غلام کو اپنا مو ذّن قرار دیا، اس وقت جب آنحضرت (ص) سے کہا گیا کہ آپ نے جو بھی حکم دیا ہم نے قبول کیا لیکن اس کالے کوے کی آواز سننے کو تیار نہیں، تو آپ (ص) کا جواب یہ تھا،

وَجَعَلْنَاکُمْ شُعُوْباً وَّ قَبَائِلَ لِتَعَارَفُوْا اِنَّ ا کْ◌ْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ ا تْ◌ْقَاکُمْ اِنَّ اللّٰہَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ> ۵

ایسا پاک و پاکیزہ درخت کاشت کیا کہ علم ومعرفت جس کی جڑیں،مبدا ومعاد پر اعتقاد اس کا تنا، ملکاتِ حمیدہ واخلاقِ فاضلہ اس کی شاخیں، تقویٰ وپرہیزگاری اس کی کلیاں، محکم وسنجیدہ گفتار اور پسندیدہ کردار جس کے پھل تھے

فِی السَّمَائِ تُو تُْ◌یْ ا کُ◌ُلَہَا کُلَّ حِيْنٍ بِإِذْنِ رَبِّہَا> ٦

انسانیت کے درخت کو اس تعلیم و تربیت کے ساتھ پروان چڑھایا او رعلی ابن ابی طالب (ع) کی شکل میں اس درخت کا بہترین ثمرعالم بشریت کے حوالے کیا کہ جس کے علمی و عملی فضائل کے عظیم الشان مجموعے میں سے یہی چند سطریں بہت ہیں کہ حیات رسول خدا (ص) میں جس کے ادب کا تقاضہ یہ تھا کہ اپنے علم و عرفان کا اظہار نہ کرتے ، لہٰذا آفتاب کی شعاع کے تحت ماہتاب کی طرح رہے اور آنحضرت (ص)کے بعد بھی استبداد کی گھٹا چھا جانے کے باعث نور افشانی نہ کر پائے اور تقریباً پانچ سال کی مدت میں جمل، صفین و نہروان جیسی فتنہ انگیز اور تباہ کن جنگوں میں مبتلا ہونے کے باوجود، نہایت ہی کم فرصت میں جب منبر خطابت پر بیٹھنے کا موقع ملا تو گفتار کا یہ عالم تھا کہ ابن ابی الحدید معتزلی کے بقول آپ (ع) کا کلام خالق کے کلام سے نیچے اورمخلوق کے کلام سے بلند قرار پایا۔ ۷ معرفت خدا، تربیت نفس اور مضبوط معاشرتی نظام کے لئے فقط نہج البلاغہ کے بالترتیب خطبہ اول، خطبہ متقین اور عہد مالک اشتر کا مطالعہ ہی یہ بات واضح اور روشن کرنے کے لئے کافی ہے کہ علمی و عملی حکمت کا وہ کیسا بحرِ بے کراں ہے کہ یہ تمام نمونے جس کے قطروں کی مانند ہیں۔

----

1 بحار الانوارج ۴۲ ص ۱۵۷ ۔
2 مجمع البیان ج ۶، ص ۳۳۷ مذکورہ آیت کی تفسیر کے ذیل میں ۔
3 سورہ کہف ، آیت ۲۸ ۔"اور اپنے نفس کو ان لوگوں کے ساتھ صبر پر آمادہ کرو جو صبح و شام اپنے پروردگار کو پکارتے ہیں اور اسی کی مرضی کے طلب گار ہیں اور خبردار تمھاری نگاہیں ان کی طرف سے پھر نہ جائیں کہ زندگانی دنیا کی زینت کے طلب گار بن جاو اور ہر گز اس کی اطاعت نہ کرنا جس کے قلب کو ہم نے اپنی یاد سے محروم کر دیا ہے اور وہ اپنے خواہشات کا پیروکار ہے اور اس کا کام سراسر زیادتی کرناہے"۔
4 مجمع البیان ج ۹، ص ۲۲۶ ، مذکورہ آیت کی تفسیر کے ذیل میں۔
5 سورہ حجرات ، آیت ۱۳ ۔"انسانو!ہم نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا ہے اور پھر تم میں شاخیں اور قبیلے قرار دیئے ہیں تاکہ ایک دوسرے کو پہچان سکو بے شک تم میں سے خدا کے نزدیک زیادہ محترم وہی ہے جو زیادہ پر ہیزگار ہے اور اللہ ہر شئے کا جاننے والا اور ہر بات سے باخبر ہے "۔
6 سورہ ابراهیم، آیت ۲۵،۲۴ ۔"کیاتم نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے کس طرح کلمہ طیبہ کی مثال شجرہ طیبہ سے بیان کی

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

ھے جس کی اصل ثابت ھے اور اس کی شاخ آسمان تک پھنچی ھوئی ھےیہ شجرہ ھر زمانہ میں حکم پروردگار سے پھل دیتا ھے "۔
7 شرح نھج البلاغہ ابن ابی الحدید ج ١ ص ٢۴ ۔

۴٠

جب میدان جنگ میں قدم رکھا تو تاریخ اس جیسا دلاور نہ دکھا سکی، جس کی پیٹھ زرہ سے خالی ھوا کرتی تھی اور جس نے ایک ھی رات میں پانچ سو تیئیس بار صدائے تکبیر بلند کی اور ھر تکبیر پر ایک دشمنِ اسلام کو واصل جھنم کیا۔ ١ اسی رات باوجود اس کے کہ چاروں طرف سے تیروں کی بارش ھورھی تھی اور دائیں بائیں تیر گر رھے تھے، بغیرکسی کمترین اضطراب و پریشانی کے ھمیشہ کی طرح بندگی و عبادت خدا سے غافل نہ ھوئے اور نھایت سکون و اطمینان کے ساتھ میدان جنگ میں دونونلشکروں کے درمیان نماز شب ادا کی ٢، اور عمرو بن عبدودّ جیسے تنو مند اور دیو ھیکل سوار کو زمین پر پٹخ دیا۔ سنی و شیعہ محدثین نے رسول خدا (ص)سے یہ روایت نقل کی ھے کہ آپ (ص) نے فرمایا: ((لمبارزة علی بن ا بی طالب لعمرو بن عبدودّ یوم الخندق ا فٔضل من عمل ا مٔتي إلی یوم القیامة)) ٣
فتح خیبرکے روز ایک ھی وار میں یھود کے یکّہ تازدلاور، مرحب کے دو حصّے کردیئے اس کے بعد ستر سواروں پر تن تنھا حملہ کرکے انھیں اس طرح ھلاک کیا کہ مسلمان و یھود سب کے سب متحیر رہ گئے ۴ اور اس شجاعت کے ساتھ خوف خدا کا ایسا امتزاج پیش کیا کہ نماز کا وقت آتے ھی چھرے کا رنگ زرد پڑ جاتا اور بدن لرزنے لگتا تھا، لوگ پوچھتے تھے: کیا ھوا؟ آپ کی ایسی حالت کیوں ھورھی ھے؟ تو فرماتے:"اُس امانت کا وقت آ پھنچا ھے کہ اسے جب آسمان و زمین اور پھاڑوں کے سامنے پیش کیا گیا تو انھوں نے یہ ذمہ داری لینے سے انکار کر دیا اور انسان نے وہ امانت لے لی۔" ۵
وہ، کہ جس کی ھیبت سے دن کے وقت میدان جنگ میں بڑے بڑے بھادروں کے بدن کانپ اٹھتے تھے، راتوں کو محراب عبادت میں مار گزیدہ انسان کی مانند، تڑپتے ھوئے اشکبار آنکھوں کے ساتھ اس طرح فریاد کرتا تھا: "اے دنیا! اے دنیا! کیا تو میرے پاس آئی ھے؟! کیا تو میری مشتاق ھے؟! ھیھات! ھیھات! کسی اور کو دھوکہ دے، مجھے تیری کوئی حاجت نھیں، میں نے تجھے تین طلاقیں دیں ...،آہ! آہ! زاد راہ کتنا کم ھے اور راہ کتنی طویل ھے؟" ۶
سائل کے سوال کرنے پر حکم دیا: اسے ایک ھزار دے دو۔ جسے حکم دیا تھا اس نے پوچھا: سونے کے ھزار سکے دوں یا چاندی کے؟ فرمایا : میرے نزدیک دونوں پتھر ھیں، جس سے سائل کو زیادہ فائدہ پھنچے وہ دے دو۔ ٧
شجاعت اور سخاوت کا ایسا امتزاج کس امت و ملت میں پایا جاتا ھے کہ میدان جنگ میں لڑائی کے دوران جب ایک مشرک نے کھا: یا ابن ابی طالب! ھبنی سیفک، تو آپ (ع) نے تلوار اس کی جانب پھینک دی۔ جب مشرک نے کھا:وا عجبا!اے فرزند ابی طالب!ایسے سخت وقت میں تم نے ا پنی تلوار مجھے دے دی؟ تو آپ (ع)نے فرمایا: تم نے میری طرف دست سوال دراز کیا تھا اور سائل کو رد کرنا کرم کے خلاف ھے۔ اس مشرک نے اپنے آپ کو زمین پر گرا کر کھا: یہ اھل دین کی سیرت ھے!!، پھر آپ کے قدموں کا بوسہ لیا اور مسلمان ھوگیا۔ ٨
ابن زبیر نے آپ (ع)کے پاس آکر کھا: میں نے اپنے والد کے حساب کتاب میں دیکھا ھے کہ آپ (ع) کے والدمیرے والد کے اسّی ھزار درھم کے مقروض تھے ۔ آپ (ع) نے وہ رقم اسے دے دی۔ اس کے بعد دوبارہ پلٹ کر واپس آیا اور کھنے لگا مجہ سے غلطی ھوئی ھے، آپ کے والد نھیں بلکہ میرے والدآپ کے والد کے مقروض تھے۔ آپ نے فرمایاوہ رقم تمھارے والد کے لئے حلال اور جو رقم تم نے مجہ سے لی وہ بھی تمھاری ھوئی۔ ٩
زمانہ ایسے صاحب منصب کی مثال کھاں پیش کر سکتا ھے جس کی حکومت مصر سے خراسان تک پھیلی ھوئی ھو اور عورت کے کاندھے پر پانی کی مشک دیکہ کر اس سے لے اور منزل تک پھنچا آئے۔ اس سے احوال پرسی کرنے کے بعد، صبح تک اضطراب کی وجہ سے سو نہ سکے کہ اس بیوہ

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

1 مناقب آل ابی طالب، ج ۲ص ۸۴ .
2 بحار الانوار، ج ۴۱ ، ص ۱۷ .
3 المستدرک علی الصحیحین، ج ۳، ص ۳۲ ؛ تاریخ بغداد ج ۱۳ ص ۱۹ ،بحار الانوار ج ۴۱ ص ۹۶ .
4 بحار الانوار ج ۴۲ ص ۳۳ .
5 بحار الانوار، ج ۴۱ ، ص ۱۷ .
6 بحار الانوار، ج ۴۱ ، ص ۱۲۱ .
7 بحار الانوار، ج ۴۱ ، ص ۳۲ .
8 بحار الانوار، ج ۴۱ ، ص ۶۹ .
9 بحار الانوار، ج ۴۱ ، ص ۳۲ .

عورت اور اس کے بچوں کا خیال کیوں نہ رکھا گیا۔ اگلے دن صبح سویرے یتیموں کے لئے اشیاء خوردنی لے جائے، کھانا پکا کر اپنے ھاتھوں سے بچوں کو کھلائے اور عورت امیر المومنین (ع) کو پہچاننے کے بعد جب شرمندگی کا اظھار کرے تو اس کے جواب میں کھے: اے کنیز خدا! تم سے شرمندہ تو میں ہوں۔ ۱

اپنی خلافت کے زمانے میںاپنے نوکر کے ساتھ کپڑے کے بازار سے گزرتے ہوئے لٹھے کی دو قمیضیں خریدے اور ان میں سے اچھی قمیض اپنے نوکر کو عطا کردے تاکہ نوجوان کی خواھشِ آرائش کی تسکین ہوتی رھے اور کم قیمت لباس خود پھنے۔ ۲

زر و جواھر کے خزانے اختیار میں ھونے کے باوجود فرمایا: ((واللّٰہ لقد رقعت مدرعتي ھذہ حتی استحییت من راقعھا)) ۳

آپ(ع) کی خدمت میں مال غنیمت لایا گیا جس پر ایک روٹی بھی رکھی تھی۔ کوفہ کے سات محلّے تھے۔ اس غنیمت اور روٹی کے سات حصے کئے، ھر محلے کے منتظم کو بلا کر اسے غنیمت اور روٹی کا ایک حصہ دیا ٤۔ غنیمت کو تقسیم کرنے کے بعد ھمیشہ دو رکعت نماز بجا لاتے اور فرماتے:((الحمد للّٰہ الذي ا خُرجنی منہ کما دخلتہ)) ۵

ایام حکومت میں اپنی تلوار بیچنے کی غرض سے بازار میں رکھوائی اور فرمایا: اس خدا کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں علی کی جان ھے! اگر ایک لنگ خریدنے کے بھی پیسے میرے پاس ھوتے تو اپنی تلوار ھرگز نہ بیچتا۔ ٦

جب کبھی آپ (ع) پر کوئی مصیبت وارد ھوتی اس دن ہزار رکعت نماز بجالاتے، ساٹھ مسکینوں کو صدقہ دیتے اور تین دن روزہ رکھتے تھے۔ ۷

خون پسینے کی کمائی سے ہزار غلام آزاد کئے ۸، اور دنیا سے رخصت ہوئے تو آٹھ لاکھ درھم کے مقروض تھے۔ ۹

جس رات افطار کے لئے اپنی بےٹی کے ھاں مھمان تھے، اس وسیع ملک کے فرمانروا کی بیٹی کے دستر خواں پر جَو کی روٹی، نمک اوردودہ کے ایک پیالے کے سوا کچھ بھی نہ تھا۔ آپ (ع) نے جَو کی روٹی اور نمک سے افطار فرمایا اور دودہ چھوا تک نھیں کہ کھیں آپ (ع) کا دستر خوان رعایا کے دستر خوان سے زیادہ رنگین نہ ھوجائے۔ ۱۰

تاریخ کو اس جیسی کوئی دوسری شخصیت دیکھنا نصیب ھی نہ ھوئی کہ مصر سے خراسان تک سلطنت ھونے کے باوجود خود اس کے اورا س کے گورنروں کے لئے حکومت کا منشور ایسا ھو جسے امیرالمو مٔنین (ع) نے عثمان بن حنیف کے خط میں منعکس کیا ھے۔ اس خط کا مضمون و مفھوم تقریباً یہ ھے:

”اے ابن حنیف! مجھے یہ اطلاع ملی ھے کہ بصرہ کے بڑے لوگوں میں سے ایک شخص نے تمھیں کھانے پر بلایا اور تم لپک کر پھنچ گئے۔ رنگا رنگ کھانے اور بڑے بڑے پیالے تمھارے لئے لائے گئے۔ امید نہ تھی کہ تم ان لوگوں کی دعوت قبول کر لو گے کہ جن میں فقیر و نادار دھتکاردیئے گئے ھوںاور جن میں دولت مند مدعو ھوں۔ جو لقمے چباتے ھوانھیں دیکھ لیا کرو اور جس کے متعلق شبہ ھوا

سے چھوڑ دو اور جس کے پاک وپاکیزہ راہ سے حاصل ہونے کا یقین ہو اس میں سے کھاؤ۔

----

1 بحار الانوار، ج ۴۱ ، ص ۵۲ .
2 بحار الانوار، ج ۴۰ ، ص ۳۲۴ .
3 نہج البلاغہ خطبہ ۱۶۰ (خدا کی قسم اپنی قبا میں اتنے پیوند لگائے کہ درزی سے شرم آنے لگی)
4 حلیۃ الاولیاء ج ۷ ص ۳۰۰ .
5 بحار الانوار، ج ۴۰ ، ص ۳۲۱ .(حمد ھے اس خدا کی جس نے مجھ کو اس سے اسی طرح نکالا جیسے اس میں داخل ہواتھا)
6 بحار الانوار، ج ۴۱ ، ص ۴۳ .
7 بحار الانوار، ج ۴۱ ، ص ۱۳۲ .
8 بحار الانوار، ج ۴۱ ، ص ۴۳ .
9 بحار الانوار، ج ۴۰ ، ص ۳۳۸ .
10 بحار الانوار، ج ۴۲ ، ص ۲۷۶ .

جان لو کہ ہر مقتدی کا ایک پیشوا ہوتا ھے جس کی وہ پیروی کرتا ھے اور جس کے نورعلم سے کسب نور کرتا ھے۔دیکھو تمہارے امام کی حالت تو یہ ھے کہ اس نے دنیا کے سازوسامان میں سے دو بوسیدہ چادروں اور دو روٹیوں پر قناعت کرلی ھے۔ یہ تمہارے بس کی بات نہیںھے لیکن اتنا تو کرو کہ پرہیزگاری، سعی وکوشش ، پاکدامنی اور امور میں مضبوطی سے میرا ساتھ دو ، خدا کی قسم میں نے تمہاری دنیا سے سونا سمیٹ کر نہیں رکھا ،نہ اس کے مال و متاع میں سے انبار جمع کر رکھے ھیں ، نہ اپنے اس بوسیدہ لباس کی جگہ کوئی اور لباس تیار کیا ھے اور نہ ھی اس دنیا کی زمین سے ایک بالشت پر بھی قبضہ جمایا ھے۔“

یھاں تک کہ فرماتے ھیں :”اگر میں چاہتا تو صاف ستھرے شھد ، عمدہ گیھوں اور ریشم کے بنے ہوئے کپڑوں کو اپنے لئے مھیا کر سکتاتھا، لیکن یہ کیسے ہو سکتاھے کہ خواھشات مجھ پر غلبہ حاصل کرلیں اور حرص مجھے اچھے اچھے کھانے چن لینے کی دعوت دے، جب کہ حجاز اور یمامہ میں شاید ایسے لوگ ہوں کہ جنھیں ایک روٹی ملنے کی آس بھی نہ ہو اور نہ ھی کبھی انھیں پیٹ بھر کر کھانا نصیب ہوا ہو۔“ ۱

اسلامی حکومت کی حقیقت کو ایسے شخص کے آئینے میں دیکھنا چاہئے جو خود کوفہ میں ہوتے ہوئے لذیذ کھانے کی طرف اس احتمال کی بنا پر ہاتھ تک نہیں بڑھاتا کہ کھیں حجاز یا یمامہ میں کوئی بھوکے پیٹ نہ ہو ،جو لٹھے کے ایک پرانے پیوند لگے کرتے کے ہوتے ہوئے دوسرے پرانے کرتے کے بارے میں سوچتا بھی نہیں اور اپنے لئے ایک بالشت زمین تک تیار نہیں کرتا ۔اس دنیا سے اس کی روٹی ،کپڑے اور مکان کی حدیھیں تک ھے کہ کھیں اس کا معیارِ زندگی اس کی رعایا کے فقیر ترین فرد سے بہتر نہ ہوجائے ۔

اس کی سلطنت میں عدالت اس طرح حکم فرما تھی کہ ایک دن اپنی زرہ یہودی کے پاس دیکھی تو اس سے کھا:”یہ زرہ میری ھے“ ۔اسلام کی پناہ میں زندگی بسر کرنے والے یہودی نے کمالِ جرات کے ساتھ جواب دیتے ہوئے کھا : ”یہ زرہ میری ھے اور میرے ہاتھ میں ھے ،میرے اور تمہارے درمیان مسلمانوں کا قاضی فیصلہ کرے گا“۔

یہ جاننے کے باوجود کہ یہودی نے خیانت کی ھے اور زرہ چرائی ھے اس کے ساتھ قاضی کے پاس گئے اور جب قاضی، حضرت (ع)کے احترام میں کھڑا ہوا تو قاضی کے اس امتیاز برتنے پر اس سے ناراضگی کا اظھار کیا اور فرمایا:اگر یہ مسلمان ہوتا تو ضرور اس کے ساتھ ھی تمہارے سامنے بیٹھتا۔

آخر کار اس عدلِ مطلق کو دیکھ کر یہودی نے اعتراف کر لیا اور اسلام لے آیا۔آپ (ع) زرہ کے ساتھ اپنا مرکب بھی اس یہودی کو بخش دیتے ھیں ۔یہودی مسلمان ہونے کے بعد آپ (ع) سے جدا نہ ہوا

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

یهاں تک کہ جنگ صفین میں شهادت کے مقام پر فائز هوا۔ ۲
جب آپ(ع) کو خبر ملی کہ اسلام کی پناہ میں زندگی گزارنے والی غیر مسلم عورت کے پاؤں سے پازیب چھین لی گئی هے تو اس قانون شکنی کا تحمل نہ کرپائے اور فرمایا:((فلو إن إمرا مسلما مات من بعد هذا ا سًفا ماکان بہ ملوما،بل کان بہ عندی جدیرا)) ۳
راستے میں ایک بوڑھے کو دستِ سوال دراز کرتے هوئے دیکه کر جستجو شروع کی کہ اس کے بهیک مانگنے کا سبب کیا هے ۔آپ (ع) کو تسلی دیتے هوئے کها گیا یہ بوڑها نصرانی هے۔ آپ (ع) نے ناراضگی کا اظهار کرتے هوئے فرمایا:جوانی میں اس سے کام لیتے رهے اور بڑهاپے میں بهیک مانگنے کے لئے چهوڑ دیاهے ؟!اور حکم دیا کہ اس کے مخارج زندگی بیت المال سے دیئے جائیں ۔ ٤
خلق کو حقوق مهیا کرنے کا یہ حال تها کہ چیونٹی کے منہ سے اس کی محنت سے حاصل کیا هوا جوکا چهلکا چهیننے کے بدلے میں هفت اقلیم بمع ان اشیاء کے جو ان کے آسمانوں کے نیچے هیں لینے کو

----

1 نهج البلاغہ خطوط ۴۵ .
2 حلیة الاولیاء ج ۴ ص ۱۳۹ .
3 نهج البلاغہ خطبہ ۲۷ (اگر ایک مسلمان اس واقعہ کو سننے کے بعد افسوس میں مر جائے تو کوئی ملامت کا مقام نهیں بلکہ میرے نزدیک اس پرمر ناهی مناسب هے)
4 وسائل الشیعہ ج ۱۵ ص ۶۶ ، کتاب الجهاد، ابواب جهاد العدو، باب ۱۹ .

تیار نہ تهے، ۱ اور خالق کے حقوق نبهانے میں یہ کیفیت تهی کہ نہ جنت کے شوق،نہ جهنم کے خوف ، بلکہ اسی کو اهل عبادت جان کر اس کی عبادت وبندگی میں همہ تن مصروف تهے ۔ ۲
جیسا کہ پیغمبر اسلام(ص) نے فرمایا:((ا نٔا ا ذٔیب اللهّٰ وعلی ا ذٔیبی))، ۳ ایسے انسان کی تربیت کر کے بشریت کو مقامِ کمال پر پهنچا دیا، کہ جس نے میدان جنگ کی ایسی پامردی واستقامت دکهائی کہ جس کی مثال تاریخ میں نهیں ملتی اور ایسی رقت قلبی کا امتزاج پیش کیا کہ اگر یتیم کے چهرے پر نظر پڑ جاتی تو رخسار پر آنسو جاری هوجاتے اور جگر سوز فریاد بلند هوتی اور اس تربیت سے اسے آزادی وحریت کی اس منزل تک پهنچا دیا کہ پهر وہ دنیا کے محدود اور آخرت کے نامحدود تمام مصالح ومنافع سے بلند وبالا هو کر صرف بندگی وعبادت پروردگار عالم کے طوق غلامی کو ،وہ بهی اپنے فائدے کے لئے نهیں بلکہ اس کی اهلیت کی وجہ سے اپنی گردن میں ڈال لیا۔اور آزادی کے ساته ایسی بندگی کا امتزاج پیش کیا جو خلقت جهان وانسان کا اصل مقصد هے اور اپنی رضا وغضب کو خالق کی رضا وغضب میں اس طرح فنا کیا کہ جس پر لیلة المبیت ٤ میں رسول اللهّٰ (ص) کے بستر پر نیند اور خندق کے دن ثقلین کی عبادت سے افضل ضربت، ۵ گواہ هیں ۔
یقینا، ایسا باغبان جو سیم زدہ جزیرة العرب میں چند محدود سالوں کے عرصے میں سخت ترین مشکلات میں مبتلا هونے کے باوجود، دنیا کے سامنے ایک ایسی امت اور درختِ آدمیت کا ایسا بہترین پهل پیش کرے ،یہ کهنے کا حق رکهتا هے کہ بوستان انسانیت کا سب سے بڑا باغبان میں هوں ۔
آیا عقل وانصاف یہ تقاضا نهیں کرتے کہ ان معجزات سے قطع نظرکرتے هوئے کہ جنهیں اس مختصر مقدمے میں ذکر کرنا ممکن نهیں ، صرف اس ایک علمی وعملی نمونے کی بنیاد پر کہ جس کا نهایت هی مختصر الفاظ میں ذکر کیاگیا ، انسان تعصب اور هوا وهوس کو خود سے دور کرتے هوئے اس بات پر ایمان لے آئے کہ فقط آئین اسلام هی بشریت کو کمال کے آخری درجے تک پهنچا سکتا هے ؟!اور آیا فطرت وعقل انسانی جس چیز کا دین سے علماً وعملاً تقاضا کرتی هے، کیا اس دین میں کماحقہ موجود نهیں ؟!
آیا انسان سازی کے لئے انفرادی واجتماعی نقطہ نظر سے اس سے بڑه کر کوئی اور تعلیم وتربیت بهی هے؟!
یهی چیز پیغمبر اسلام (ص) کی خاتمیت اور ان کی شریعت کے ابدی هونے پر ایمان هے کَمَا

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

كَانَ مُحَمَّدٌ ا بَُ۔ا ا حَُ۔َدٍ مِّنْ رِجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیِّےْنَ وَكَانَ اللّٰہُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْماً> ٦

----

1 نھج البلاغہ خطہ ۲۲۴ .
2 عوالی اللئالی ج ۱ ص ۴۰۴ .
3 بحار الانوار ج ۱۶ ص ۲۳۱ (میں خدا کا تربیت شدہ ھوں اور علی (ع) میرے تربیت شدہ ھیں)
4 بحار الانوار ج ۳۶ ص ۴۰ .
5 بحار الانوار ج ۳۹ ص ۲.
6 سورہ احزاب ، آیت ۴۰ .”محمد تم میں سے کسی کا باپ نھیں ھے بلکہ خدا کا بھیجا ھوا پیغمبر اور خاتم النبیین ھے اور خدا ھر چیز کا جاننے والا ھے“.
۱۸۲ . ، 7 بحار الانوارج ۱۸ ص ۱۸۰

آنحضرت (ص) کی آفتاب زندگی کی کرن

آخر میں آنحضرت (ص) کے خورشید زندگی کی ایک شعاع پر ، جو اِن کی رسالت کی گواہ بھی ھے ،نظر ڈالتے ھیں :

جس دور میں دعوت اسلام کے اظھار پر مال ومقام کی پیشکش اور دھمکیاں اپنی آخری حد کو پھنچ گئیں، قریش نے ابو طالب (ع) کے پاس آکر کھا: تمھارے بھتیجے نے ھمارے خداؤں کو برا کھا ، ھمارے جوانوں کو تباہ اور جماعت کو منتشر کردیا۔اگر اسے مال چاھیے تو ھم اتنا مال ودولت جمع کریں گے کہ تمام قریش میں بے نیاز ترین شخص بن جائے اور جس عورت سے چاھے اس سے شادی کردیں گے، یھاں تک کہ سلطنت وبادشاھی کا وعدہ بھی دیا گیا، لیکن آنحضرت کا جواب یہ تھا : اگرمیرے داھنے ھاتھ پر سورج اوربائیں ھاتھ پر چاند لا کر رکھ دیں پھر بھی میںاس دعوت سے باز نھیں آؤں گا۔ ۷

یہ دیکھ کر کہ اس لالچ دلانے کا بھی اثر نہ ھوا تو انھوں نے دھمکیوں اور اذیتوں کا سھارا لیا ، جن کا ایک نمونہ یہ ھے کہ جب آپ (ص) مسجد الحرام میں نماز شروع کرتے بائیں جانب سے دوشخص

سیٹی اور دائیں طرف سے دو شخص تالیاں بجاتے، تاکہ نماز میں خلل ڈالیں۔ ۱ راستہ چلتے وقت آپ (ص) کے سرِمبارک پر خاک پھینکا کرتے اور سجدے کی حالت میں آپ (ص)پر بھیڑ کی اوجھڑی پھینکتے۔ ۲

حضرت ابوطالب(ع) کی رحلت کے بعد آپ نے قبیلہ ثقیف کے بزرگوں سے تبلیغ دین کے سلسلے میں مدد لینے کے لئے طائف کی جانب سفر کیا، لیکن انھوں نے دیوانوں اور غلاموں کواس بات پر اکسایا کہ آنحضرت(ص) کا پیچھا کر کے آپ کو آزار پھنچائیں۔ آنحضرت (ص)نے ایک باغ میںپناہ لی اور انگور کی بیل کے سائے میں بیٹھ گئے۔ آنحضرت (ص)کی حالت اتنی رقت بار تھی کہ مشرک دشمن کو بھی آپ (ص)کی حالت پر رحم آگیا اور عداس نامی نصرانی غلام سے کھا: انگور توڑ کر اس کے پاس لے جاؤ۔جب غلام نے انگوروں کا طبق آپ (ص) کے پاس لا کررکھا، آپ (ص)نے ھاتھ آگے بڑھاتے ھوئے کھا: بسم اللہ ۔

غلام نے کھا: اس شھر کے لوگ تویہ کلمات نھیں بولتے ۔

فرمایا:کس شھر سے ھو؟اور تمھارا دین کیاھے؟اس نے کھا: نصرانی ھوں اور میرا تعلق نینوا

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

سے ہے -
فرمایا :یونس بن متی کے شہرسے ؟
عداس نے کہا: یونس کو کہاں سے جانتے ہو؟
فرمایا: وہ میرا بھائی اور پیغمبر تھا، میں بھی پیغمبر ہوں۔ یہ سنتے ہی عداس نے آنحضرت (ص) کے ہاتھ پاؤں کا بوسہ لیا۔ ۳

آنحضرت (ص) کے پیروکاروں کو سخت ترین تشدد کے ذریعے تکالیف میں مبتلا کیا جاتا اور ان میں سے بعض کوجلتی دھوپ میں ڈال کر ان کے سینوں پر بھاری بھر کم پتھر رکھے جاتے لیکن اس کے باوجود ان کی زبان پر یہ کلمات جاری ہوتے:"احد، احد" ٤

عمار یاسر کی ضعیف العمر اور ناتواں ماں سمیہ کو نہایت شدید اذیتوں میں رکھا گیا تاکہ دین خدا کو چھوڑ دے، آخر کا ر جب وہ بوڑھی خاتون نہ مانی تو اسے دردناک طریقے سے قتل کردیا گیا۔ ٥

اس قوم سے اتنی زیادہ تکالیف کا سامنا کرنے کے بعد جب آپ (ص) سے ان کے خلاف بد دعا کرنے کو کہا گیا تو فرمایا:((إنما بعثت رحمة للعالمين)) ٦ اور ان مظالم کے مقابلے میں اس قوم پر عنایت ومهربانی کا یہ عالم تھا کہ یہ دعا فرماتے : "اے پروردگار!میری قوم کو ہدایت فرما کہ یہ نادان ہیں۔ " ٧

عذاب مانگنے کے بجائے رحمت کی دعا کیا کرتے۔ رحمت بھی وہ کہ جس سے بڑی رحمت کا تصور نہیں کیا جاسکتا، یعنی نعمت ہدایت۔"قومی" (میری قوم)کا لفظ استعمال کر کے اس قوم کو خود سے منسوب کردیا کہ اس نسبت سے ان کو عذاب خدا سے بچاؤ کا تحفہ عطا کردیں، خدا کی بارگاہ میں ان کی شکایت کرنے کے بجائے شفاعت کرتے اور ان کی جانب سے یہ عذر پیش کرتے کہ یہ نادان ہیں۔

زندگی گزارنے کا انداز یہ تھا کہ جوکی روٹی خوراک تھی،اس کو بھی کبھی سیرہو کر تناول نہ کیا۔ ٨

غزوہ خندق میں آپ (ص) کی بیٹی صدیقہ کبریٰ علیھا السلام، آپ (ص) کے لئے روٹی کا ایک ٹکڑا لائی جو تین دن کے فاقے کے بعد پھلی غذا تھی، جسے آپ (ص) نے تناول فرمایا۔ ٩

اور زندگی کا یہ اندازتنگدستی کی وجہ سے نہ تھا ، اس لئے کہ اسی زمانے میں آپ (ص) کی بخشش و عطا سو اونٹوں تک بھی پہنچتی تھی۔ ١٠

----

1 بحارالانوار ج ١٨ ص ١۶٠ .
2 بحار الانوارج ١٨ ص ٢٠۵ ؛بحار الانوار ج ١٩ ص ١٧ ؛الکامل فی التاریخ ج ٢ ص ۶٣ .
3 مناقب آل ابی طالب ج ١ ص ۶٨ .
4 حلیة الاولیاء ج ١ ص ١۴٨ .
5 بحار الانوار ج ١٨ ص ٢١٠ .
6 بحار الانوار ج ١٨ ص ٢۴٣ (بے شک میں فقط عالمین کے رحمت بن کر مبعوث ہوا ہوں)
7 الخرائج والجرائح ج ١ ص ١۶۴ .
8 بحار الانوارج ١۶ ص ٢۴٣ .
9 بحار الانوارج ١۶ ص ٢٢۵ .
10 بحار الانوار،ج ٢١ ، ص ١٧٠ .

دنیا سے جاتے وقت نہ آپ (ص) نے درھم و دینار چھوڑے، نہ غلام و کنیز اور نہ ھی کوئی بھیڑ اوراونٹ، بلکہ آپ کی زرہ بھی مدینہ کے ایک یہودی کے پاس تھی، جسے آپ (ص) نے گھر والوں کی غذا کے انتظام کے لئے خریدے گئے بیس صاع جو کے بدلے گروی رکھوایا تھا۔ ١

دو نکات کی طرف توجہ ضروری ھے :

١۔اس میں کوئی شک نہیں کہ آنحضرت (ص) کے مقام ومنزلت اور بے نظیر امانت داری کے ہوتے ہوئے کوئی بھی آپ سے گروی رکھنے کا تقاضا نہیں کرتا تھا، لیکن یہ سمجھانا مقصود تھا کہ قرض کی تحریری دستاویز نہ ہونے کی صورت میں، اسلام کی عظیم ترین شخصیت تک، ایک یہودی کے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

حق میں بھی قانونِ رھن کا خیال رکھے، جو صاحبِ مال کے لئے وثیقہ ھے ۔
٢۔لذیذ ترین غذائیں فراھم ھونے کے باوجود پوری زندگی جو کی روٹی سے اس لئے سیر نہ ھوئے کہ کھیں آنحضرت کی غذا رعایا کے نادار ترین فرد کی غذاسے بہتر نہ ھو۔
آپ (ص) کے ایثار کا نمونہ یہ ھے کہ وہ بیٹی جس کے فضائل سنی اور شیعہ کتب میں بکثرت ذکر کئے گئے ھیں، قرآن مجید میں مباھلہ ٢ اور تطھیر ٣ جیسی آیات اور حدیث کساء ٤ و عنوان ((سیدة نساء ا ھٔل الجنة)) ٥ جیسے بلند مرتبہ مضمون پر مشتمل احادیث جو اس انسان کامل میں ممکنہ کمال انسانی کے مکمل تحقق کی دلیل ھیں، ایسی بیٹی جس کے توسط سے رسول خدا (ص) کی نسل تاقیات باقی رھے گی، وہ جس کی آغوش میں مطلعِ نجومِ ھدایت اور ائمہ اطھار پروان چڑھتے رھے اور پیغمبر اسلام(ص)کے نزدیک جس کے احترام کا عالم یہ تھا کہ جب بھی آنحضرت (ص)کی خدمت میں تشریف لاتیں آنحضرت(ص) اپنی جگہ پر بٹھاتے اور ھاتھوں کا بوسہ لیا کرتے تھے۔ ٦وہ بیٹی جووالد گرامی کی اقتداء میں محراب عبادت میں اتنا قیام کرتیں کہ دونوں پاؤں پر ورم آجاتا ٧ اور اتنا زیادہ محو عبادت ھونے کے باوجود امیر المومنین(ع)کے گھر اس طرح خانہ داری کرتیں کہ ایک دن جب پیغمبر اسلام(ص)تشریف لائے تو آپ بچے کو دودہ پلانے کے ساتہ ساتہ چکی بھی چلا رھی تھیں، آنحضرت (ص) نے آنسوؤں سے تر آنکھوں کے ساتہ یہ رقت بار منظر دیکھا اور فرمایا:((تعجلی(تجرئی)مرارة الدنیا بحلاوة الآخرة)) ٨ تو آنحضرت کے جواب میں کھا:((یا رسول اللّٰہ(ص))! الحمد للّٰہ علی نعمائہ والشکر للّٰہ علی آلائہ))۔ ایسی بیٹی اپنے چکی چلانے کی وجہ سے گٹے پڑے ھوئے ھاتھو ں کولے کر والد گرامی کے پاس کنیز مانگنے کے لئے تو آئی لیکن اپنی حاجت بیان کئے بغیرلوٹ گئی اور وہ باپ جو اگر چاہتا تو بیٹی کے گھر میں رزو جواھر کا انبار لگا سکتا تھا، خدمت گزاری کے لئے غلام اور کنیزیں دے سکتا تھا، اس نے خدمت گزارکے بجائے چونتیس مرتبہ تکبیر، تینتیس مرتبہ تحمید اور تینتیس مرتبہ تسبیح تعلیم فرمائی۔ ٩
یہ ھے کردار حضرت ختمی مرتبت(ص) ،کہ اتنے سخت حالات میں زندگی بسر کرنے والی ایسی بیٹی کے مقابلے میں ناداروں کے ساتہ کس طرح ایثار فرماتے ھیں اور وہ ھے والد گرامی کی صبر کی تلقین کے جواب میں مادی ومعنوی نعمتوں کا شکر بجا لانے والی صدیقہ کبریٰ، جو رضا بقضائے الٰھی میںفنا اور الطاف الھیہ میں استغراق کا ایسا نمونہ پیش کرتی ھے کہ کڑواہٹ کو مٹھاس اور مصیبت

----

1 بحار الانوارج ١٦ ص ٢١٩ ۔
2 سورہ آل عمران، آیت ٦١ ۔
3 سورہ احزاب، آیت ٣٣ ۔
4 الاصابة فی تمییز الصحابة،ج ۴، ص ۴۶٧ ؛ تفسیر الطبری ج ٢٢ ص ٩، آیہ تطھیر کے ذیل میں؛مستدرک صحیحین ؛ ٣٢٣ ، اور دوسری کتب اھل سنت؛کافی ج ١ ص ٢٨٧ ، ج ٢ ص ۴١۶ ؛تفسیر قرطبی ج ١۴ ص ١٨٣ ؛مسند احمد حنبل ج ۶ ص ٢٩٨
الخصال ص ۵۵٠ ودوسری کتب خاصہ۔
5 صحیح بخاری، ج ۴، ص ١٨٣ ، باب علامات البنوة فی الاسلام اور اس کتاب کے دوسرے مقامات؛ صحیح ابن حبان ج ١۵ ، ص ۴٠٢ ،حدیث نمبر ۶٩۵٢ ، اور اھل سنت کی دوسری کتابیں؛ بحار الانوارج ٢٢ ص ۴٨۴ ، اور شیعوں کی دوسری کتابیں ۔
6 بحار الانوار ج ۴٣ ص ٢۵ ۔
7 بحار الانوارج ۴٣ ص ٧۶ ۔
8 بحار الانوار ج ۴٣ ص ٨۶ .(اے میری بیٹی دنیا کی سختیوں کو آخرت کی مٹھاس کے مقابل میں جلدی کرو(برداشت کرو)
9 بحار الانوارج ۴٣ ص ٨۵ ۔

وپریشانی کو اس کی نعمت قرار دیتے ھوئے ا س پر صبر کے بجائے حمد وشکر کو اپنی ذمہ داری سمجھتی ھے ۔
آپ (ص)کے اخلاق وکردار کا نمونہ یہ ھے کہ خاک پر بیٹھتے ١ غلاموں کے ساتہ کھانا کھاتے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

اور بچوں کوسلام کرتے تھے ۔ ۲
ایک صحرانشین عورت آپ (ص) کے پاس سے گزری تو دیکھا آ پ (ص) خاک پر بیٹھے کھانا کھا رھے ھیں۔ ا س عورت نے کھا:اے محمد (ص)!تمھاری غذا غلاموں جیسی ھے اور بیٹھنے کا انداز بھی غلامو ں جیسا ھے۔ آپ (ص) نے فرمایا :مجہ سے بڑہ کر غلام کون ھوگا۔ ۳
اپنے لباس کو اپنے ھاتھوں سے پیوند لگاتے ٤،بھیڑ کا دودہ نکالتے ٥اور غلام وآزاد دونوں کی دعوت قبول کرتے تھے ۔ ٦
اگر مدینہ کے آخری کونے میں بھی کوئی مریض ھوتا اس کی عیادت کو جاتے ۔ ۷
فقراء کے ساتہ ھم نشینی فرماتے اور مساکین کے ساتہ دسترخوان پر بیٹہ جاتے ۔ ۸
آپ (ص) غلاموں کی طرح کھاتے اور غلاموں کی مانند بیٹھتے تھے۔ ۹
جو کوئی آپ (ص) سے ھاتہ ملاتا ،جب تک وہ خود نہ چھوڑتا آپ اپنا ھاتہ نھیں کھینچتے تھے ۔ ۱۰
جب کسی مجلس میں تشریف لاتے تو آنے والے جھانتک بیٹہ چکے ھوتے ان کے بعد بیٹہ جاتے ۱۱ اور کسی کی طرف ٹکٹکی باندہ کر نھیندیکھتے ۔ ۱۲
پوری زندگی میں سوائے خدا کی خاطر کسی پر غضب نہ کیا ۔ ۱۳
ایک عورت آنحضرت (ص) کے ساتہ گفتگو کر رھی تھی ،بات کرتے وقت اس کے بدن پر کپکپی طاری ھوگئی تو آپ نے فرمایا :آرام واطمینان سے بات کرو، میں کوئی بادشاہ نھیں ہوں، میں اس عورت کا بیٹا ھوں جو سوکھا گوشت کھایا کرتا تھی۔ ١٤
انس ابن مالک نے کھا: میں نو سال آنحضرت (ص) کی خدمت میں تھا آپ (ص) نے کبھی نہ کھا :"ایسا کام کیوں کیا؟" اور کبھی عیب جوئی نہ فرمائی۔ ۱۵
ایک دن مسجد میں تشریف فرما تھے، انصار کے بچوں میں سے ایک بچی نے آکر آپ (ص) کے لباس کا ایک کونا پکڑا ۔آپ (ص) اس کی حاجت روائی کے لئے اٹھے، لیکن نہ تو اس بچی نے کچہ کھا اور نہ آپ (ص) نے پوچھا کہ تمھنکیا چاھیے ؟یھاں تک کہ یہ عمل چار مرتبہ تکرار ھوا۔چوتھی مرتبہ اس نے حضرت (ص)کے لباس سے دھاگہ توڑ لیا اور چلی گئی۔اس بچی سے پوچھا گیا: یہ تم نے کیا کام کیا؟

----

1 بحار الانوار ج ۱۶ ص ۲۲۲ .
2 بحار الانوار ج ۱۶
3 بحار الانوار ج ۱۶ ص ۲۲۵ .
4 بحار الانوار ج ۱۶ ص ۲۲۷ .
5 بحار الانوار ج ۱۶ ص ۲۲۷ .
6 بحار الانوار ج ۱۶ ص ۲۲۷ .
7 بحار الانوار ج ۱۶ ص ۲۲۸ .
8 بحار الانوار ج ۱۶ ص ۲۲۸ .
9 بحار الانوار ج ۱۶ ص ۲۲۵ .
10 بحار الانوار ج ۱۶ ص ۲۲۸ .
11 بحار الانوار ج ۱۶ ص ۲۲۸ .(پوری عمر میں خدا کے علاہ کسی اور چیز کے خاطر غضب ناک نھیں ھوا)
12 بحار الانوار ج ۱۶ ص ۲۲۷ .
13 بحار الانوار ج ۱۶ ص ۲۲۷ .
14 بحار الانوار ج ۱۶ ص ۲۲۹ .
15 بحار الانوار ج ۱۶ ص ۲۳۰ .

اس بچی نے کھا: ھمارے یھاں ایک شخص مریض ھے۔مجھے بھیجا گیا کہ میں اس کی شفا کے لئے آنحضرت (ص) کے لباس سے دھاگہ توڑ کر آوٴں ۔جب بھی میں دھاگہ لینا چاہتی تھی میں دیکھتی تھی

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

کہ آنحضرت (ص) مجھے دیکھ رہے ہیں اور اجازت لینے میں مجھے شرم آتی تھی، یہاں تک کہ چوتھی بار دھاگہ نکالنے میں کامیاب ہوگئی۔ ١
احترامِ انسان کے سلسلے میں، یہ واقعہ آنحضرت (ص)کی خاص توجہ کی نشاندھی کرتا
ہے،کیونکہ اپنی فراست سے بچی کی حاجت اور سوال سے کراہت کو سمجھ کر اس کی حاجت روائی کے لئے چار مرتبہ اپنی جگہ سے اٹھ کھڑے ہوئے، لیکن یہ نہ پوچھاکہ اسے کیا چاہئے، تاکہ اس کےلئے ذھنی پریشانی وذلتِ سوال کا باعث نہ ہو۔
اس باریکی اوردقت نظری سے بچی کی حرمت وعزت کا پاس رکھنے والے کی نظر مبارک میں
بڑوں کے مقام ومنزلت کی کیا حد ہوگی ۔
جن دنوں یہودی،کافر ذمی کے عنوان سے اسلام کے زیر سایہ زندگی بسر کررھے تھے اور
آنحضرت (ص) کا اقتدار اپنے عروج پر تھا۔ ایک یہودی کے چند دینار آپ (ص) پر قرض تھے ۔جب اس یہودی نے واپسی کا مطالبہ کیا،آپ(ص)نے فرمایا: ”اس وقت میرے پاس تمھیں دینے کو کچھ نہیں ہے۔“
یہودی نے کہا:” میں اپنے دینار لئے بغیر آپ (ص) کو بالکل نہیں چھوڑوں گا ۔“
فرمایا:”اچھا میں تمھارے پاس بیٹھا ہوں۔ “ ظھر ،عصر ،مغرب ، عشاء اور صبح کی نماز وھیں
ادا کی، صحابہ نے اس یہودی کو دھمکی دی، تو آپ (ص) نے فرمایا:”اس کے ساتھ ایسا سلوک کیوں کر رھے ہو ؟“
اصحاب نے کہا :”یا رسول اللہ (ص)! اس یہودی کی یہ جرا ئت کہ آ پ (ص) کو محبوس
کرے؟“
فرمایا:”پروردگا ر عالم نے مجھے اس لئے مبعوث نہیں کیا کہ ظلم کروں“ ۔جیسے ھی دن چڑھا
اس یہودی نے کہا:”اشھد ان لا الہ اللہ واشھد ان محمداًعبدہ ورسولہ، میں اپنے مال کا ایک حصہ خدا کی راہ میں دیتا ہوں ،خدا کی قسم! میں نے آپ (ص)کے ساتھ ایسا سلوک صرف اس لئے کیا تاکہ تورات میں آپ سے متعلق درج شدہ صفات کو عملی طور پر آپ (ص)میں دیکھ سکوں۔“ ٢
عقبہ بن علقمہ کہتا ہے:میں علی (ع) کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ(ع) کے سامنے سوکھی
روٹی رکھی تھی، پوچھا:اے امیرالمومنین (ع) ! کیا آ پ (ع) کی غذا یہی ہے ؟
فرمایا:رسول خدا (ص) کی روٹی اس سے زیادہ خشک اور لباس میرے لباس سے زیادہ کھردرا
تھا۔اگر میں آنحضرت (ص) کی طرح زندگی بسر نہ کروں تو مجھے ڈر ہے کھیں ایسا نہ ہو کہ آپ (ص) سے ملحق نہ ہوسکوں۔“ ٣
جب امام زین العابدین علی ابن الحسین (ع)سے پوچھا گیا کہ آ پ (ع) کی عبادت کو
امیرالمومنین(ع)کی عبادت سے کیا نسبت ہے ؟آ پ (ع) نے فرمایا: ”میری عبادت کو میرے جد کی عبادت سے وھی نسبت حاصل ہے جو میرے جد کی عبادت کو رسول خدا (ص) کی عبادت سے نسبت تھی۔“ ٤
زندگی کے آخری لمحات میں بھی اپنے قاتل سے درگزر کرتے ہوئے صفاتِ الٰھی کواپنانے کا
ایسا نمونہ پیش کیا جو خدا کی رحمت رحمانیہ کے ظہور کا عملی نمونہ ہے ۔ ٥
لِّلْعَالَمِيْنَ> ٦اور فقط اسی کو یہ کھنے کا حق ہے کہ((إنما بعثت لا تمم مکارم الا خلاق)) ٧
ایسی شخصیت کے اخلاقی فضائل کی شرح کھاں ممکن ہے جس کے بارے میں خداوند عظیم نے
یہ فرمایا ہوکہ ١

----

1 بحار الانوار ج ١٦ ص ٢٦۴ ۔
2 بحار الانوار ج ١٦ ص ٢١۶ ۔
3 بحار الانوار ج ۴٠ ص ٣٣١ ۔
4 بحار الانوار ج ۴١ ص ١۴٩ ۔
5 اصول کافی ج ٢ ص ١٠٨ کتاب الایمان والکفر باب العفو ح نمبر ٩۔
6 سورہ انبیاء ، آیت ١٠٧ ۔” نہیں بھیجا تم کو مگر عالمین کے لئے رحمت بنا کر“۔
7 بحار الانوار ج ١٦ ص ٢١٠ ۔(میں مبعوث ہوا ہوں تاکہ اخلاق کو پایہ تکمیل تک پہونچا سکوں)

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

آپ (ص) کی زندگی سے اخلاق وکردار کا مطالعہ وتحقیق، ھر باانصاف شخص کے لئے آپ
(ص) کی نبوت پر ایمان کے لئے کافی ھے
اللّٰہِ بِإِذْنِہِ وَسِرَاجاً مُّنِیْرًا> ۲
اور یہ آسمانی کتب کی ان بشارتوں کا ظھور ھے جن کی سابقہ انبیاء علیھم السلام نے خبر دی
تھی۔ اگر چہ تحریف کے ذریعے انھیں مٹانے کی مکمل کوشش کی گئی لیکن باقی ماندہ اثرات میں غور
وفکر ،اھلِ نظر کو حقائق تک پھنچانے کے لئے مشعل راہ ھے ۔ھم ان میں سے دو نمونوں پر اکتفا کرتے
ھیں :
۱۔تورات ،سفر تثنیہ ، تینتیسویں باب میں ذکر ھوا ھے :”اور یہ ھے وہ برکت جو موسی جیسے
مرد خدا نے اپنی وفات سے پھلے بنی اسرائیل کو عطا کی اور کھا: یھوہ سیناسے آیا اور سعیرسے ان پر
طلوع کیا اور جبل فاران سے چمکااور لاکھوں مقدسین کے ساتہ آیا اور اس کے دائیں ھاتہ سے ان کے لئے
آتشیں شریعت ظاھر ھوئی ۔“
”سینا“وہ جگہ ھے جھاں حضرت موسیٰ بن عمران پر وحی نازل ھوئی ۔”سعیر “عیسیٰ بن مریم
کے مبعوث ھونے کی جگہ اور ”فاران“کا پھاڑ جھاں یھوہ چمکا،تورات کی گواھی کے مطابق ”مکہ“کا
پھاڑ ھے۔
کیونکہ سفر تکوین کے اکیسویں باب میں حضرت ھاجرہ اور اسماعیل سے مربوط آیات میں
مذکور ھے کہ :”خدا اس بچے کے ساتہ تھا اور وہ پروان چڑہ کر،صحرا کا ساکن ھوا اور تیر اندازی میں
بڑا ھوا اور فاران کے صحرا میں سکونت اختیار کی، اس کی ماںنے اس کے لئے مصر سے بیوی کا
انتخاب کیا۔“
”فاران “مکہ معظمہ ھے، جھاں حضرت اسماعیل اور ان کی اولاد رھائش پذیر تھے اور کوہ حرا
سے آتشیں شریعت اور فرمان ۳کے ساتہ آنے والا پیغمبر آنحضرت
(ص) کے علاوہ اور کون ھو سکتا ھے؟
اور کتاب حبقّوق(حیقوق)نبی کے تیسرے باب میں نقل ھوا ھے کہ :”خدا تیمان سے آیا اور قدوس
فاران سلاہ کے پھاڑ سے ، اس کے جلال نے آسمانوں کو ڈھانپ لیا اور زمین اس کی تسبیح سے لبریز
ھوگئی ، اس کا پر تو نور کی مثل تھا اور اس کے ھاتھوں سے شعاع پھیلی۔ “
مکہ معظمہ کے پھاڑ سے آنحضرت (ص)کے ظھور کی بدولت ھی یہ ھوا کہ ساری زمین
((سبحان اللّٰہ والحمد للّٰہ ولا الہ الا اللّٰہ واللّٰہ اکبر))کی صداوٴں سے گونج اٹھی اور ((سبحان ربی العظیم
وبحمدہ))و ((سبحان ربی الا عٔلی وبحمدہ)) ساری دنیا کے مسلمانوں کے رکوع وسجود میں منتشر ھوئے۔
۲۔انجیل یوحنا کے چودھویں باب میں مذکور ھے کہ :”اور میں اپنے والد سے چاھوں گا اور وہ
تمھیں ایک اور تسلی دینے والا عطا کرے گا جو ھمیشہ کے لئے تمھارے ساتہ رھے۔“
اور پندرھویں باب میں مذکور ھے کہ :”اور جب وہ تسلی دینے والا آئے ، جسے والد کی جانب
سے تمھارے لئے بھیجوں گا یعنی حقیقی روح جو والد سے صادر ھوگی ، وہ میری گواھی دے گی ۔“
اصلی نسخے کے مطابق ، عیسیٰ جس کے متعلق خدا سے سوال کریں گے، کو ”پار قلیطا“کے نام
سے یاد کیا گیا ھے جو ”پر یکلیطوس “ھے اور اس کاترجمہ ”تعریف کیا گیا“ ،”احمد“اور”محمد“کے
موافق ھے،لیکن ”انجیل “لکھنے والوں نے اسے ”پاراکلیطوس“میں تبدیل کر کے ”تسلی دینے والا“کے
معنی میں بیان کیا ھے ۔
اوریہ حقیقت انجیل برنابا کے ذریعے واضح وآشکار ھوگئی کہ اس میں ”فصل ۱۱۲ “ میں نقل ھوا
ھے کہ: ”-((۱۳)) اور اے برنابا !جان لوکہ اس لئے میرے اوپر اپنی نگھداری واجب ھے اور نزدیک ھے
کہ (عنقریب)میر اایک شاگرد مجھے تیس کپڑوں کے عوض نقد بیچ دے گا ((۱۴))اور لہٰذا مجھے یقین
ھے کہ مجھے بیچنے والا میرے نام پر ماراجائے گا((۱۵)) کیونکہ خدا مجھے زمین سے اٹھا لے گا اور
اس خائن کی صورت اس طرح بدل دے گا کہ ھر شخص گمان کرے گا کہ میں ھوں ((۱۶))اور اس کے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

----

1 سورہ قلم ، آیت ۴."یقینا اے محمد ! آپ خلق عظیم پر فائز ھیں"
2 سورہ احزاب ، آیت ۴۶،۴۵ ."اے پیغمبر ! ھم نے تم کو لوگوں پر گواہ، بشارت دھندہ اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ھے اللہ کے اذن سے اس کی طرف دعوت دینے والا ، اور روشن چراغ بنا کر بھیجا ھے".
3 سورہ توبہ، آیت ۷۳ ."اے پیغمبر ! کفار و منافقین کے ساتھ جھاد کرو".

۴۹

ساتھ جو وہ بدترین موت مرے گا میں بچ جاوٴں گا اور دنیا میں دراز مدت تک رہوں گا ((۱۷))لیکن جب محمد پیغمبر خدا ((محمد رسول اللّٰہ))آئے گا مجھ سے یہ عیب اٹھا لیا جائے گا "۔

اور محمد رسول اللہ (ص) کی بشارت انجیل کی فصول میں ذکر ھوئی ھیں ۔

اور اس انجیل کی بعض فصول میں((محمد رسول اللّٰہ))کے عنوان سے بشارتیں مذکور ھیں ،جیسا کہ انتالیسویں فصل میں ھے: "اور جب آدم اپنے قدموں پرکھڑا ھوا تو اس نے فضا میں کلمات لکھے ھوئے دیکھے جو سورج کی طرح چمک رھے تھے کہ جن کی صریح نص یہ تھی ((لا الہ الااللّٰہ))اور ((محمد رسول اللّٰہ))((۱۵))پس اس وقت آدم نے لب کھولے اور کھا : اے پروردگار !میرے خدا میں تیرا شکر ادا کرتا ھوں کیونکہ مجھے زندگی عطا کر کے تو نے اپنا تفضل فرمایا ((۱۶))لیکن تیری بارگاہ میں فریاد کرتا ھوں کہ تو مجھے ان کلمات ((محمد رسول اللّٰہ)) کے معنی بتا دے ((۱۷))پس خدا نے جواب دیا :مرحبا!اے میرے عبد آدم((۱۸))بے شک میں تمھیں بتاتا ھوں کہ تم پھلے شخص ھو جسے میں نے خلق کیا ھے۔"

اور اکتالیسویں فصل میں ھے: "((۳۳))جب آدم نے توجہ کی تو دروازے کے اوپر((لا الہ الا اللّٰہ ،محمد رسول اللّٰہ)) لکھا ھوا دیکھا۔ "

اور چھپانویں فصل میں ھے: "((۱۱))اس وقت خد اجھان پر رحم فرمائے گا اور اپنے پیغمبر کوبھیجے گا، جس کے لئے ساری دنیا خلق کی ھے ۔((۱۲))جو قوت کے ساتھ جنوب کی جانب سے آئے گا اور بتوں اور بت پرستوں کو ھلاک کردے گا ۔((۱۳))اور شیطان کے انسان پرتسلط کو جڑ سے اکھاڑ پھنیکے گا((۱۴)) اور خدا کی رحمت سے خود پر ایمان لانے والوں کی خلاصی کے لئے آئے گا ۱۵))اور جو اس کے سخن پر ایمان لائے گا بابرکت ھوگا۔"))

اور ستانویں فصل میں ھے:"((۱))اور اس کے باوجود کے میں اس کے جوتوں کے تسمے کھولنے کے قابل نھیں ھوں، خدا کی رحمت سے اس کی زیارت سے شرفیاب ھوا ھوں۔ "

تورات اور انجیل کی بشارتوں کو ثابت کرنے کے لئے یھی بات کافی ھے کہ رسول خدا(ص) نے یہودیوں، نصاریٰ او ر ان کے احبار ،قسیسین اور سلاطین کو اسلام کی دعوت دی۔ یہود کے اس اعتقاد کہ ۱ اور نصاریٰ کے اعتقاد ۲ کو غلط قرار دیتے ھوئے ان کے مقابلے میں قیام کیااور مکمل صراحت کے ساتھ اعلان کیا کہ میں وھی ھوں جس کی بشارت تورات وانجیل میں دی گئی ھے ۳ <وَاِذْ
قَالَ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ یَا بَنِیْ إِسْرَائِیْلَ إِنیِّ رَسوْ ُلُ اللّٰہِ إِلَیْکُمْ مُصَدِّقاً لِّمَا بَیْنَ یَدَیَّ مِنَ التَّوْرَاةِ وَمُبَشِّراً بِّرَسُوْلٍ یَّا تِْیْ
مِنْ بَعْدِی اسْمُہ ا حْمَدُ> ٤

اگر آپ(ص)کا دعوی سچا نہ ھوتا تو کیا ان دشمنوں کے سامنے جو اپنی معنوی اور مادی سلطنت کو خطرے میں دیکہ رھے تھے اور ھر کمزور پھلو کی تلاش وجستجو میں تھے ، پیغمبر اکرم(ص) کا اس قاطعیت سے اعلان کرنا ممکن تھا؟!

احبار، ٥ قسیسین، ٦ علماء یہود ونصاریٰ اور سلاطین، جنھوں نے آپ(ص)کے مقابلے میں ھر حربے کا سھارا لیا، یھاں تک کہ جنگ اور مباھلہ سے عاجز ھو کر جزیہ دینا قبول کر لیا،پیغمبر اسلام (ص)کے اس دعوے کے مقابلے میں کس طرح لا چار ھوکر رہ گئے اور ان کے لئے ممکن نہ رھا کہ آنحضرت(ص) کے اس دعوے کا انکار کر کے ،آپ کی تمام باتوں کو سرے سے غلط ثابت کردیں !آنحضرت(ص) کا صریح دعوی او ر علماء وامراء یہود و نصاریٰ کا حیرت انگیز سکوت، آپ(ص)کے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

عصرِ ظہور میں ان بشارتوں کے ثبوت پر برھانِ قاطع ھے۔

----

1 سورہ توبہ ، آیت ۳۰ ۔"عزیز اللہ کے بیٹے ھیں"۔
2 سورہ مائدہ ، آیت ۷۳ ۔"خدا ان تین میں کا تیسرا ھے"۔
3 سورہ اعراف ، آیت ۱۵۷ ۔"جو لوگ کہ رسول نبی امی کا اتباع کرتے ھیں جس کا ذکر اپنے پاس توریت اور انجیل میں لکھا ھوا پاتے ھیں"۔
4 سورہ صف، آیت ۶۔"اور اس وقت کو یاد کرو جب عیسیٰ بن مریم نے کھا کہ اے بنی اسرائیل میں تمھاری طرف اللہ کا رسول ھوں اپنے پھلے کی کتاب توریت کی تصدیق کرنے والا اور اپنے بعد کے لئے ایک رسول کی بشارت دینے والاہوں جس کا نام احمد ھے"۔
5 احبار:علمائے یہود۔
6 قسیسین:علمائے نصاریٰ۔

۵۰

اگرچہ اس کے بعد حب جاہ ومقام اورمال ومتاع کی وجہ سے انھینتحریف کے علاوہ کوئی دوسری راہ نہ سوجھی کہ جس کا نمونہ فخرالاسلام نے اپنی کتاب "انیس الاعلام" میں اپنے ذاتی حالات کا تذکرہ کرتے وقت پیش کیا ھے، جس کا خلاصہ یہ ھے کہ :میں ارومیہ کے گرجا گھر میں متولد ھوا اور تحصیل علم کے آخری ایام میں کیتھولک فرقے کے ایک بڑے عالم سے استفادہ کرنے کا موقع میسر ھوا۔ اس کے درس میں تقریبا چار سو سے پانچ سو افراد شرکت کرتے تھے۔ ایک دن استاد کی غیر موجودگی میں شاگردوں کے درمیان بحث چھڑ گئی۔ جب استاد کی خدمت میں حاضر ھوا تو انھوں نے پوچھا بحث کیا تھی؟ میں نے کھا:"فارقلیط"کے معنی کے بارے میں۔ استاد نے اس بحث میں شاگردوں کے نظریات معلوم کرنے کے بعد کھا:" حقیقت کچھ اور ھے "، پھر اس مخزن کی جسے میں اس کا خزانہ تصور کرتا تھا، چابی مجھے دی اور کھا :"اس صندوق میں سے دو کتابیں جن میں سے ایک سریانی اور دوسری یونانی زبان میں جو حضرت خاتم الانبیاء کے ظھور سے پھلے کھال پر لکھی ھوئی ھے ،لے کر آؤ۔"
پھر مجھے دکھایا کہ اس لفظ کے معنی "احمد"اور "محمد" لکھے ھوئے تھے اور مجھ سے کھا:"حضرت محمد (ص)کے ظھور سے پھلے عیسائی علماء میں اس کے معنی میں کوئی اختلاف نہ تھا اور آنحضرت (ص) کے ظھور کے بعد تحریف کی"۔ میں نے نصاریٰ کے دین سے متعلق اس کا نظریہ دریافت کیا۔اس نے کھا: "منسوخ ھوچکاھے ۔اور نجات کا طریقہ محمد (ص) کی پیروی میں منحصر ھے۔" میں نے اس سے پوچھا: "اس بات کا تم اظھار کیوں نھیں کرتے ؟"
اس نے عذر یہ بیان کیا تھا کہ اگر اظھار کروں مجھے مار ڈالیں گے اور ...اس کے بعد ھم دونوں روئے اور میں نے استاد سے یہ استفادہ کرنے کے بعد اسلامی ممالک کی طرف ھجرت کی ۔ ۱
ان دو کتابوں کا مطالعہ اس عالی مقام راھب کے روحی انقلاب کا سبب بنا اور اسلام لانے کے بعد عیسائیت کے بطلان اور حقانیت اسلام کے بارے میں کتاب انیس الاعلام لکھی جو عھد قدیم ۲ وجدید ۳ میں اس کے تتبع اور تحقیق کا منہ بولتا ثبوت ھے ۔

اصول دین سے آشنائی

معاد

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

معاد پر اعتقاد دو راہوں سے حاصل ہوتا ہے :دلیلِ عقلی اور عقل پر مبنی دلیل نقلی

دلیل عقلی:

١۔ہر عاقل کی عقل یہ درک کرتی ہے کہ عالم وجاھل ، اخلاق فاضلہ مثال کے طورپر بخشش وکرم سے آراستہ اور اخلاق رذیلہ مثال کے طور پر بخل وحسد سے آلودہ اور نیک وبد انسان برابر نہیں ہیں اور کسی کو اس کے عمل کے مطابق جزا وسزا نہ دینا ظلم ہے ۔

اور جیسا کہ اس زندگی میں اچھے اعمال بجالانے والوں کو اچھائی کی جزا اور برے اعمال بجا لانے والوں کو برائی کی سزا ملنا چاھیے نہیں ملتی، لہٰذا اگر اس کے علاوہ عقائد ،اخلاق اور اعمال سے متناسب عذاب وثواب پر مشتمل کوئی دوسری زندگی نہ ہو تو یہ ظلم ہوگا اور اسی بناء بر حشر ونشر ،حساب و کتاب اور ثواب و عقاب کا ہونا عدل پروردگار کا عین تقاضا ہے

الصَّالِحَاتِ کَالْمُفْسِدِیْنَ فِی اْلا رْ◌ضِ ا مْ◌ نَجْعَلُ الْمُتَّقِیْنَ کَالْفُجَّارِ> ٤

٢۔خداوند متعال حکیم ہے لہٰذا عبث ولغو عمل اس سے صادر نہیں ہوتا ،اس نے انسان کو خلق کیا اور اسے نباتات وحیوانات کے لئے ضروری صفات، مثال کے طور پر دفع وجذب اور شہوت وغضب، کے ساتہ ساتہ ایسی صفات سے مزین کیا کہ جو اسے علمی کمالات ، اخلاقی فضائل اور شائستہ گفتار ورفتار کی جانب دعوت دیتی ہے۔ کمالات تک پہنچنے کے لئے کسی حد پر نہیں ٹھہرتی اور علم وقدرت کے کسی بھی مرتبے تک پہنچنے کے باوجود اگلے مراحل کی پیاس باقی رہتی ہے ۔پھر انبیاء علیهم السلام کو اسی فطرت کی تربیت کے لئے بھیجا تاکہ اسے نامتناھی کمال کی ابتداء کی جانب ہدایت کریں

----

1 انیس الاعلام ج ١ ص ۶.
2 عهد قدیم :حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے پہلے نازل ہونے والی وحی اور احکامات.
3 عهد جدید :وحی و الهام کا وہ مجموعہ جسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد تالیف کیا گیا.
4 سورہ ص ، آیت ٢٨ ۔"کیا ہم ایمان لانے والے اور نیک عمل کرنے والوں کو زمین میں فساد برپا کرنے والوں جیسا قرار دیدیں یا صاحبان تقویٰ کو فاسق و فاجر افراد جیسا قرار دیدیں".

۔اگر انسان کی زندگی اسی دنیا تک محدود ہوتی تو اس فطرت کا وجود اور ہدایت کے لئے انبیاء کی بعثت لغو وعبث قرار پاتی ۔

لہٰذا ،حکمت خداوندِ متعال کا تقاضا یہ ہے کہ انسان کی زندگی اسی حیات مادی وحیوانی تک ختم نہ ہو بلکہ اس کمال کو پانے کے لئے جو خلقت کا مقصد ہے آئندہ بھی جاری ہے

عَبَثاً وَّ ا نَّ◌کُمْ إِلَیْنَا لاَ تُرْجَعُوْنَ > ١

٣۔فطرت انسانی اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ ہر صاحب حق کواس کا حق اور ظالم کے مقابلے میں ہر مظلوم کو انصاف ملنا چاھیے اور یہی فطرت ہے جو ہر دین ومسلک سے تعلق رکھنے والے انسان کو، عدل وانصاف فراہم کرنے کے لئے، قوا نین اور عدالتیں بنانے پر مجبور کرتی ہے۔

نیز یہ بات بھی واضح وروشن ہے کہ دنیاوی زندگی میں بہت سے ظالم ،مسند عزت واقتدار پر زندگی بسر کرتے ہیں اور مظلوم تازیانوں اور شکنجوں میں سسک سسک کر جان دے دیتے ہیں ۔حکمت ،عدل ،عزت اور رحمت خداوند متعال کا تقاضا یہ ہے کہ ظالموں سے ان مظلوموں کا بدلہ لیا جائے <وَلاَ تَحْسَبَنَّ اللّٰہَ غَافِلاً عَمَّا یَعْمَلُ الظَّالِمُوْنَ إِنَّمَا یُو خِّ◌رُهُمْ لِیَوْمٍ تَشْخَصُ فِیْہِ اْلا بْ◌صَارُ > ٢

۴۔حکمت خداوند متعال کا تقاضا یہ ہے کہ انسان کی غرضِ خلقت اور مقصد وجود تک رسائی کے لئے ،اسے وسائل فراہم کرے ، جو اسباب سعادت کے حکم اور اسباب شقاوت سے نہی کئے بغیر میسر نہیں۔ اسی طرح انسانی ہویٰ وہوس کے مخالف قوانینِ الٰهی کا اجراء بغیرخوف ورجاء کے ممکن نہیںاور یہ دونوں بشارت وانذار کے بغیر متحقق نہیں ہوسکتے ، اُدھر بشارت وانذار کا لازمہ یہ ہے کہ اس زندگی کے بعد ثواب وعقاب اور نقمت ونعمت ملے ورنہ بشارت وانداز کو جھوٹ ماننا پڑے گا، جب کہ

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

خداوندِ متعال ہر قبیح سے منزہ ھے ۔

دلیل نقلی :

تمام ادیان آسمانی معاد کے معتقد ھیں اور اس اعتقاد کی بنیاد پیغمبرانِ الٰھی کا خبر دینا ھے ۔ ان کا خبر دینا وحی الٰھی سے مستند ھے ، جب کہ عصمت انبیاء علیھم السلام اوروحی کا ھر خطاولغزش سے محفوظ ھونا معاد پر ایمان اور اعتقاد کو ضروری و واجب قرار دیتا ھے ۔

معاد اور حشر ونشر کے منکرین کے پاس پیغمبروں کی اس خبر کے مقابلے میں اسے بعید الوقوع کھنے کے علاوہ کوئی دوسرا بھانہ نہ تھا کہ یہ کیسے ھوسکتا ھے کہ مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ھوں ؟بوسیدہ وخاک ھونے کے بعد یہ مردہ و پراگندہ ذرات آپس میں مل کر نئی زندگی کیسے پا سکتے ھیں ؟

جب کہ وہ اس بات سے غافل ھیں کہ بے جان و پراگندہ اجزاء ھی سے تو زندہ موجود ات کو بنایا گیا ھے ۔وھی علم، قدرت اور حکمت جس نے بے جان ومردہ مادّے کو خاص ترکیب اور مخصوص نظام کے ساتھ حیات وزندگی قبول کرنے کی صلاحیت عطا کی ھے اور جو انسان جیسے ان تمام اعضاء وقوتوں کے مجموعے کو بغیر کسی سابقہ مثال ونمونے کی موجودگی کے بنا سکتا ھے وہ انسان کے مرنے اور منتشر ھونے کے بعد اس کے تمام ذرات کو ،چاھے کھیں بھی ھوں اور کسی بھی حالت میں ھوں،جو اس کے احاطہ علم ونظروں سے اوجھل نھیں،جمع کر سکتا ھے اور جس قدرت کے ساتھ پھلی مرتبہ بغیر کسی مثال ونمونے کے خلق فرمایا تھا دوسری بار نمونے اور سابقہ تجربے کے ھوتے ھوئے جو اور بھی زیادہ آسان ھے، انجام دے سکتا ھے ۳
٤

وہ قدرت جو سر سبز درختوں سے آگ کو روشن اور خزاں کی موت کے بعد مردہ زمین کو ھر بھار میں زندگی عطا کرتی ھے، اس کے لئے موت کے بعد زندگی عطا کرنا ھر گز مشکل کام نھیں اَلَّذِیْ

----

1 سورہ مومنون، آیت ۱۱۵ ۔"کیا تمھارا خیال یہ تھا کہ ھم نے تمھیں بیکار پیدا کیا ھے اور تم ھماری طرف پلٹا کر نھیں لائے جاو گے"۔

2 سورہ ابراھیم ، آیت ۴۲ ۔"اور خبردار خدا کو ظالمین کے اعمال سے غافل نہ سمجھ لینا کہ وہ انھیں اس دن کے لئے مھلت دے رھا ھے جس دن آنکھیں (خوف سے)پتھرا جائیں گی"۔

3 سورہ مومنون ، آیت ۸۲ ۔"کیا اگر ھم مر گئے اور مٹی اور ہڈی ھو گئے تو کیا ھم دوبارہ اٹھائے جانے والے ھیں"۔

4 سورہ یس ، آیت ۸۱ ۔"تو کیا جس نے زمین وآسمان کو پیدا کی ھے وہ اس بات پر قادر نھیں ھے کہ ان کامثل دوبارہ پیدا کردے یقینا ھے اور وہ بہترین پیدا کرنے والا اور جاننے والاھے"۔

جَعَلَ لَکُمْ مِنَ الشَّجَرِ اْلا خْ‌ضَرِ نَارًا فَإِذَا ا نْ‌تُمْ مِنْہُ تُوْقِدُوْنَ> ۱
اْلآیَاتِ لَعَلَّکُمْ تَعْقِلُوْنَ> ۲

وہ قدرت جو ھر رات، انسان کے ادراک کی مشعل کو نیند کے ذریعے بجھاتی اور اس سے علم واختیار کو سلب کرلیتی ھے ، موت کے ذریعے بجھنے کے بعد بھی اسے دوبارہ ادراک کی روشنی عطا کرنے اور فراموش شدہ معلومات کو پلٹانے پر قادر ھے ((لتموتن کما تنامون ولتبعثن کما تستیقظون)) ۳

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

امامت

شیعہ وسنی کے درمیان اس بات میں کوئی اختلاف نہیں خلیفہ پیغمبر (ص) کا ہونا ضروری ہے۔ اختلاف اس میں ہے کہ آیا پیغمبر اسلام (ص) کے خلیفہ کی خلافت انتصابی ہے یا انتخابی۔
اہلسنت کا عقیدہ ہے کہ خدا اور رسول (ص) کی جانب سے کسی کے معین کئے جانے کی ضرورت نہیں بلکہ خلیفہ رسول امت کے انتخاب سے معین ہوجاتا ہے جب کہ شیعوں کا عقیدہ یہ ہے کہ پیغمبر اکرم کے انتخاب کے بغیر جو درحقیقت خدا کی جانب سے انتخاب ہے ، کوئی بھی فرد خلافت کے لئے معین نہیں ہوسکتا۔
اس اختلاف میں حاکمیت عقل، قرآن اور سنت کے ہاتھ ہے۔

الف۔قضاوتِ عقل

اور اس کے لئے تین دلیلیں کافی ہیں:
۱۔ اگر ایک موجد ایسا کارخانہ بنائے جس کی پیداوار قیمتی ترین گوہر ہو اور اس ایجاد کا مقصد پیدا وار کے اس سلسلے کو ہمیشہ باقی رکھنا ہو، یہاں تک کہ موجد کے حضوروغیاب اور زندگی وموت، غرض ہر صورت میں اس کام کو جاری رکھنا نہایت ضروری ہو، جب کہ اس پیداوار کے حصول کے لئے، اس کارخانے کے آلات کی بناوٹ اور ان کے طریقہ کار میں ایسی ظرافتوں اور باریکیوں کا خیال رکھا گیا ہو جن کے بارے میں اطلاع حاصل کرنا، اس موجد کی رہنمائی کے بغیر نا ممکن ہو، کیا یہ بات قابل یقین ہے کہ وہ موجد اس کام کے لئے ایک ایسے دانا شخص کومعین نہ کرے جو اس کارخانے کے آلات کے تمام رازوں سے باخبر ہو اور ان کے صحیح استعمال سے واقف ہو ؟! بلکہ اس کارخانے کے انجینئیر کے انتخاب کا حق مزدوروں کو دے دے جو ان آلات سے نا آشنا اور ان دقتوں اور باریکیوں سے نا واقف ہیں ؟!
وہ باریک بینی جس کا انسانی زندگی کے تمام شعبوں میں جاری ہونے والے الٰہی قوانین، سنن اور تعلیمات میں خیال رکھا گیا ہے جو کارخانہ دین خدا کے آلات واوزار ہیں، کہ جس کارخانے کی پیدا وار ، خزانہ وجود کا قیمتی ترین گوہر، یعنی انسانیت کو معرفت وعبادتِ پروردگار کے کمال تک پہچانا اور شہوت انسانی کو عفت، غضب کو شجاعت اور فکر کو حکمت کے ذریعے توازن دے کر، انصاف وعدالت پر مبنی معاشرے کا قیام ہے، کیامذکورہ موجد کے ایجادکردہ کار خانے میں جاری ہونے والی باریکی اور دقت نظری سے کم ہے ؟!
جس کتاب کی تعریف میں خداوند متعال نے فرمایاوَنَزَّلْنَا عَلَيْکَ الْکِتَابَ تِبْيَانًا لِکُلِّ شَیْءٍ وَّهُدًی وَّرَحْمَةً> ٤ اورکِتَابٌ ا نْزَلْنٰهُ إِلَيْکَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَی النُّوْرِ ٥ اوروَمَا ا نْزَلْنَا عَلَيْکَ الْکِتَابَ ا لِاَّ

----

1 سورہ یس، آیت ۸۰ ۔"اس نے تمہارے لئے ہرے درخت سے آگ پیدا کردی ہے تو تم اس سے اور آگ سلگا لیتے ہو"۔
2 سورہ حدید ، آیت ۱۷ ۔"یاد رکھو کہ خدا مردہ زمینوں کا زندہ کرنے والا ہے اور ہم نے تمام نشانیوں کو واضح کر کے بیان کر دیا تاکہ تم عقل سے کام لے سکو"۔
3 بحار الانوارج ۷ ص ۴۷ (یقینا تم موت کے گھاٹ اتروگے جیسے تم سوتے ہو اور دوبارہ زندہ کئے جاو گے جیسا کہ تم سوکر دوبارہ جاگتے ہو)
4 سورہ نحل، آیت ۸۹ ۔"اور ہم نے آپ پر کتاب نازل کی ہے جس میں ہر شے کی وضاحت موجود ہے اور یہ کتاب ہدایت اور رحمت ہے "۔
5 سورہ ابراہیم، آیت ۱۔"کتاب جسے ہم نے آپ کی طرف نازل کیا ہے تاکہ آپ لوگوں کو حکم خدا سے تاریکیوں سے نکال کر نور کی طرف لے آئیں"۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

لِتُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِیْ اخْتَلَفُوْافِیْہِ > ١اس کتاب کے لئے ایسے مبیّن کا ھونا ضروری ھے جو اس کتاب میں موجود ھر اس چیز کا استخراج کر سکے جس کے لئے یہ کتا ب تبیان بن کر آئی ھے، ایک ایسا فردجو انسان کے فکری، اخلاقی اور عملی ظلمات پر احاطہ رکھتے ھوئے، عالم نور کی جانب انسان کی رھنمائی کر سکے، جو نوع انسان کے تمام تر اختلافات میں حق و باطل کو بیان کر سکتا ھو، کہ جن اختلافات کی حدود مبداء ومعاد سے مربوط وجود کے عمیق ترین ایسے مسائل، جنھوں نے نابغہ ترین مفکرین کو اپنے حل میں الجھا رکھا ھے، سے لے کر مثال کے طور پر ایک بچے کے بارے میں دو عورتوں کے جھگڑے تک ھے جو اس بچے کی ماں ھونے کی دعویدار ھیں۔

کیا یہ بات تسلیم کی جاسکتی ھے کہ عمومی ھدایت، انسانی تربیت، مشکلات کے حل اور اختلافات کے مٹانے کے لئے قرآن کی افادیت، پیغمبر اکرم (ص) کی رحلت کے ساتھ ختم ھو گئی ھو؟!

آیا خدا اور اس کے رسول (ص) نے اس قانون اور تعلیم وتربیت کے لئے کسی مفسر ومعلم اور مربی کا انتظام نھیں کیا؟! اور کیا اس مفسر ومعلم ومربی کو معین کرنے کا اختیار، قران کے علوم ومعارف سے بے بھرہ لوگوں کو دے دیا ھے؟!

٢۔ انسان کی امامت ورھبری یعنی عقلِ انسان کی پیشوائی وامامت، کیونکہ امامت کی بحث کا موضوع ”انسان کا امام ھے“اور انسان کی انسانیت اس کی عقل وفکر سے ھے ((دعامة الإنسان العقل)) ٢ خلقت انسانی کے نظام میں بدن کی قوتیں اور اعضاء، حواس کی رھنمائی کے محتاج ھیں، اعصاب حرکت کواعصا ب حس کی پیروی کی ضرورت ھے اور خطا ودرستگی میں حواس کی رھبری عقلِ انسانی کے ھاتھ ھے، جب کہ محدود ادراک اور خواھشاتِ نفسانی سے متاثر ھونے کی وجہ سے خود عقلِ انسان کو ایسی عقلِ کامل کی رھبری کی ضرورت ھے جو بیماری وعلاج اور انسانی نقص وکمال کے عوامل پر مکمل احاطہ رکھتی ھواور خطاو ھویٰ سے محفوظ ھو، تاکہ اس کی امامت میں انسانی عقل کی ھدایت تحقق پیدا کر سکے اور ایسی کامل عقل کی معرفت کا راستہ یھی ھے کہ خدا اس کی شناخت کروائے۔ اس لحاظ سے امامت کی حقیقت کا تصور، خدا کی جانب سے نصب امام کی تصدیق سے جدا نھیں۔

٣۔ چونکہ امامت قوانین خدا کی حفاظت، تفسیر اور ان کا اجراء ھے، لہٰذا جس دلیل کے تحت قوانین الٰھی کے مبلغ کا معصوم ھونا ضروری ھے اسی دلیل سے محافظ، مفسر اور قوانین الٰھی کے اجراء کنندہ کی عصمت بھی ضروری ھے اور جس طرح ھدایت، جو کہ غرض بعثت ھے، اس وقت باطل ھوجاتی ھے جب مبلّغ میں خطا وھویٰ آجاتی ھے، اسی طرح مفسر ومجری قوانین الٰھی کا خطا کار ھونا اور خواھشات کے زیر اثر آجانا،اضلال وگمراھی کا سبب ھے اور معصوم کی پھچان خداوندِ متعال کی رھنمائی کے بغیر ناممکن ھے۔

ب۔ قضاوت قرآن :

اختصار کی وجہ سے تین آیات کی طرف اشارہ کرتے ھیں:

پھلی آیت :

٣

ھر درخت کی شناخت اس کی اصل وفرع، جڑ اور پھل سے ھوتی ھےشجر امامت کی اصل وفرع، قرآن مجید کی اس آیت میں بیان ھوئی ھے۔

صبر اور آیات خداوند کریم پر یقین، امامت کی اصل ھے اور یہ دو لفظ انسان کے بلند ترین مرتبہ کمال کو بیان کرتے ھیں کہ کمال عقلی کی بناء پر ضروری ھے کہ امام معرفت الٰھی اور آیات ربانی ۔ کہ جن آیات کوصیغہ جمع کے ساتھ ذات قدوس الٰھیہ کی جانب نسبت دی ھےکے لحاظ سے یقین کے مرتبہ پر

----

1 سورہ نحل ، آیت ۶۴ ۔”اور ھم نے آپ پر کتاب صرف اس لئے نازل کی ھے کہ آپ ان مسائل کی وضاحت کردیں جن میں یہ اختلاف کرتے ھیں“۔

2 بحار الانوارج ١ ص ٩٠ (انسان کا ستون اس کی عقل ھے)

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

3 سورہ سجدہ ، آیت ۲۴ ۔"اور ھم نے ان میں سے کچہ لوگوں کو امام اور پیشوا قرار دیا ھے جو ھمارے امر سے لوگوں کی ھدایت کرتے ھیں اس لئے کہ انھوں نے صبر کیا ھے اور ھماری آیتوں پر یقین رکھتے تھے"۔

اور ارادے کے اعتبار سے مقام صبر پر، جو نفس کو مکروھات خدا سے دور اور اس کے پسندیدہ اعمال پر پابند کردینے کا نام ھے، فائز ھو اور یہ دو جملے امام کے علم اور اس کی عصمت کے بیان گر ھیں۔
فرعِ امامت، امرِ خدا کے ذریعے ھدایت کرنا ھے اور امرِ الٰھی کے ذریعے ھدایت سے عالَم خلق
اور عالَم امر کے مابین وساطتِ امام ثابت ھوتی ھے اورخود یھی فرع جو اس اصل کا ظھور ھے، امام کے علم وعصمت کی آئینہ دار ھے۔
وہ شجرہ طیبہ جس کی اصل وفرع یہ ھوں، اس کی پرورش قدرت خدا کے بغیر ناممکن ھے،
اسی لئے فرمایا:

دوسری آیت :

عَہْدِی الظَّالِمِیْنَ > ۱
امامت وہ بلند مقام ومنصب ھے جو حضرت ابراھیم (ع) کو کٹھن آزمائشوں، مثال کے طور پر
خدا کی راہ میں بیوی اور بچے کو بے آب و گیاہ بیابا ن میں تنھا چھوڑنے، حضرت اسماعیل کی قربانی
اور آتش نمرود میں جلنے کے لئے تیار ھونے، اور نبوت ورسالت وخلت جیسے عظیم مراتب طے کرنے
کے بعد نصیب ھوا اور خداوند متعال نے فرمایا اس مقام کی عظمت نے آپ علیہ
السلام کی توجہ کو اتنا زیادہ مبذول کیا کہ اپنی ذریت کے لئے بھی اس مقام کی درخواست کی تو خداوند
متعال نے فرمایا
اس جملے میں امامت کو خداوند متعال کے عھد سے تعبیر کیا گیا ھے جس پر صاحب عصمت
کے علاوہ کوئی دوسرا فائز نھیں ھو سکتا اور اس میں بھی شک وتردید نھیں کہ حضرت ابراھیم(ع) نے
اپنی پوری کی پوری نسل کے لئے امامت نھیں چاھی ھو گی کیونکہ یہ بات ممکن ھی نھیں کہ خلیل اللہ نے
عادل پرودرگار سے کسی غیر عادل کے لئے انسانیت کی امامت کو طلب کیا ھو، لیکن چونکہ حضرت
ابراھیم (ع) نے اپنی عادل ذریت کے لئے جو درخواست کی تھی،اس کی عمومیت کا دائرہ ذریت کے اس
فرد کو بھی شامل کررھا تھا جس سے گذشتہ زمانے میں ظلم سرزد ھوچکا ھولہٰذا خدا کی جانب سے دئے
گئے جواب کا مقصد یہ تھا کہ ایسے عادل کے حق میں آپ کی یہ دعا مستجاب نھیں جن سے پھلے گناہ
سرزد ھو چکے ھیں بلکہ حکم عقل وشرع کے مطابق امامت مطلقہ کے لئے عصمت وطھارت مطلقہ شرط ھیں۔

تیسری آیت :
۲
اس آیت کریمہ میں اولی الامر کو رسول پر عطف لیا گیا ھے اور دونوں میں ایک پر
اکتفا کرنے سے یہ بات ظاھر ھوتی ھے کہ اطاعت اولی الامر اور اطاعت رسول (ص)کے وجوب کی
سنخ وحقیقت ایک ھی ھے اور اطاعت رسول (ص)کی طرح، جو وجوب میں بغیر کسی قید وشر ط اور
واجب میں بغیر کسی حد کے، لازم وضروری ھے اور اس طرح کا وجوب ولی امر کی عصمت کے بغیر
نا ممکن ھے، کیونکہ کسی کی بھی اطاعت اس بات سے مقید ھے کہ اس کا حکم، اللہ تعالی کے حکم کا
مخالف نہ ھو اور عصمت کی وجہ سے معصوم کا فرمان، خد اکے فرمان کے مخالف نھیں ھو سکتا، لہٰذا
اس کی اطاعت بھی تمام قیود وشرائط سے آزاد ھے۔
اس اعتراف کے بعد کہ امامت، در حقیقت دین کے قیام اور مرکزِ ملت کی حفاظت کے لئے،
رسول (ص)کی ایسی جا نشینی کا نام ھے کہ جس کی اطاعت وپیروی پوری امت پر واجب ھے ۳ اور إِنَّ

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

1 سورہ بقرہ، آیت ۱۲۴ ۔"اور اس وقت کو یاد کرو جب خدا نے کلمات کے ذریعہ ابراھیم کا امتحان لیا اور انھوں نے پورا کر دیا تو اس نے کھا کہ ھم تم کو لوگوں کا امام بنا تے ھیں ۔ انھوں نے عرض کیا کہ میری ذریت ؟ارشاد ھوا کہ یہ میر اعھدہ (امامت) ظالمین تک نھیں جائے گا"۔
2 سورہ نساء، آیت ۵۹ ۔"ایمان لانے والو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول اور صاحبان امر کی اطاعت کروجو تم میں سے ھیں"۔
3 شرح المواقف ج ۸ ص ۳۴۵ ۔

اللهَ يَا مُ‌ُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ > ۲ ۱ کے مطابق اگر ولی امر معصوم نہ ھو تو اس کی اطاعت مطلقہ کا لازمہ یہ ھے کہ خدا ظلم ومنکر کا امر کرے اور عدل ومعروف سے نھی کرے۔

اس کے علاوہ، ولی امر کے غیر معصوم ھونے کی صورت میں عین ممکن ھے کہ اس کا حکم خدا اور رسول کے فرمان سے ٹکرائے اور اس صورت میں اطاعتِ خدا و رسول (ص)اور اطاعت ولی امر کا حکم، اجتماع ضدین اور ایک امر محال ھو گا۔

لہٰذا، نتیجہ یہ ھوا کہ کسی قید وشرط کے بغیر اولی الامر کی اطاعت کا حکم، اس بات کی دلیل ھے کہ ان کا حکم خدا اور رسول کے فرمان کے مخالف نھیں ھے اور خود اسی سے عصمت ولی امر بھی ثابت ھو جاتی ھے۔

اور یہ کہ معصوم کا تعین عالم السر و الخفیات کے علاوہ کسی اور کے لئے ممکن نھیں ھے۔

ج۔قضاوت سنت:

(اھل سنت کے سلسلوں سے مروی روایات کے ذریعے امامت امیر المو ٔمنین (علیہ السلام) پر استدلال کا مقصد اتمام حجت اور جدال احسن ھے۔ ورنہ متواتر احادیث کی روشنی میں یہ بات ثابت ھونے کے بعد کہ قرآن و سنت میں بیان کردہ امامت کی شرائط، آپ کے نفس قدسی میں موجود ھیں، مذکورہ بالا طریقہ استدلال کی قطعاً ضرورت نھیں۔اھل سنت سے منقول روایات پر "صحیح" کا اطلاق انھی کے معیار و میزان کے مطابق کیا گیا ھے، اور شیعہ سلسلوں سے منقول روایات پر صحیح کا اطلاق اھل تشیع کے مطابق روایت کے معتبر ھونے کی بناء پر ھے۔ اب خواہ یہ روایات اصطلاحاً صحیح ھوں یا موثق، اور اس کا انحصار شیعہ علم رجال کے معیار و میزان پر ھے۔)

سنت رسول کی پیروی، ادراکِ عقل کے تقاضے اور حکم کتاب خدا کے مطابق ھے کہ معصوم کی پیروی کرنا ضروری ھے ۳

اور ھم سنت میں سے فقط ایسی حدیثیں بیان کریں گے جس کا صحیح ھونا مسلّم اور فرمان خدا کے مطابق ان کا قبول کرنا واجب ھے۔ اس حدیث کو فریقین نے رسول خدا (ص) سے نقل کیا ھے اور آنحضرت (ص) سے صادر ھونے کی تصدیق بھی کی ھے۔ اگر چہ اس حدیث کو متعدد سلسلہ ھائے اسناد کے ساتہ نقل کیا گیا ھے، لیکن ھم اسی ایک پر اکتفا کرتے ھیں جس کا سلسلہ سند زیادہ معتبر ھے۔ اور وہ روایت زید بن ارقم سے منقول ھے:

((قال:لما رجع رسول اللّٰہ (ص) من حجة الوداع ونزل غدیر خم ا مُر بدوحات فقممن، فقال:کا نٔی قد

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

دعیت فا جُبت، إنی قد ترکت فیکم الثقلین ا حَدهما ا کَبر من الآخر کتاب اللّٰہ و عترتی فانظروا کیف تخلفونی فیهما، فإنهما لن یتفرقا حتی یردا علیّ الحوض، ثم قال: إن اللّٰہ عزّ و جلّ مولای و ا نٔا مولی کل مو مٔن، ثم ا خٔذ بید علی رضی اللّٰہ عنہ فقال: من کنت مولاہ فہذا ولیہ، اللّٰھم وال من والاہ و عاد من عاداہ، وذکر الحدیث بطولہ)) ٤

امت کی امامت آنحضرت (ص) کی نگاہ میں اتنی زیادہ اہمیت کی حامل تھی کہ آپ (ص) نے نہ صرف حجة الوداع سے لوٹتے وقت بلکہ مختلف مواقع پر، حتی زندگی کے آخری لمحات میں موت کے بستر پر، جب اصحاب بھی آپ کے کمرے میں موجود تھے، کتاب وعترت کے بارے میں وصیت فرمائی،

----

1 سورہ نحل، آیت ۹۰ ۔"بے شک خدا وند متعال عدل اور احسان کا حکم کرتا ھے"۔
2 سورہ اعراف، آیت ۱۵۷ ۔"ان کو نیکوں کا امر کہتا ھے اور ان کو برائیوں سے روکتا ھے"۔
3 سورہ حشر، آیت ۷۔"جو کچھ رسول نے تم کو دے اس کو لے لو اور جن چیزوں سے روکے اس سے رک جاؤ"۔
4 مستدرک صحیحین ج ۳ ص ۱۰۹ ۔"زید ابن ارقم سے روایت ھے کہ جب رسول خدا (ص) آخری حج سے لوٹ رھے تھے تو غدیر خم پہونچ کر آپ نے سائبان لگانے کا حکم دیا پھر فرمایا:گویا مجھے بلایا گیا ھے اور میں نے بھی اس پر لبیک کہہ دیا ھے، میں تمھارے درمیان دو گرانقدر چیزیں چھوڑ رھا ھوں ان میں سے ایک دوسری سے بڑی ھے ،ایک کتاب خدا دوسرے میرے اھل بیت پس نگاہ کرو تم ان دونوں کے ساتھ میرے بعد کیسا برتاو کروگے یہ دونوں ھر گز ایک دوسرے سے جدا نہ ھوں گے یھاں تک کہ حوض کوثر پر مجہ سے ملاقات کریں پھر فرمایا اللہ تعالیٰ میرا مولا ھے اور میں ھر مومن کا مولا ھوں پھر علی کا ھاتہ پکڑ کر فرمایا:جس کا میں مولا اس کے علی (ع)ولی ھیں، پھر دعا فرمائی: بار الٰھا! اس کو دوست رکھنا جو علی کو دوست رکھے اور اس کو دشمن رکھنا جو علی کو دشمن رکھے"،
اسی طرح کمال الدین و تمام النعمة ص ۲۳۴ و ۲۳۸ ، اور شیعوں کی دوسری کتابوں میں۔

کبھی ((انی قد ترکت فیکم الثقلین)) ۱ اور کبھی ((انی تارک فیکم خلیفتین))، ۲ بعض اوقات ((انی تارک فیکم الثقلین)) ۳ کے عنوان سے اور کسی وقت ((لن یفترقا)) ٤ اور کبھی((لن یتفرقا)) ٥ کی عبارت کے اضافے کے ساتھ اور بعض مناسبتوں پر ((لا تقدموھما فتھلکوا ولا تعلموھما فإنھما ا عٔلم منکم)) ٦ اور کبھی اس طرح گویا ھوئے ((إنی تارک فیکم ا مٔرین لن تضلوا إن اتبعتموھما)) ٧

اگرچہ کلام رسول خدا (ص) میں موجود تمام نکات کو بیان کرنا تو میسر نہیں، لیکن چند نکات کی طرف اشارہ کرتے ھیں :

١۔جملہ ((انی قد ترکت))اس بات کو بیان کرتاھے کہ امت کے لئے آنحضرت (ص) کی طرف سے قرآن وعترت بطور ترکہ ومیراث ھیں، کیونکہ پیغمبر اسلام (ص) کو امت کی نسبت باپ کا درجہ حاصل ھے، اس لئے کہ انسان جسم وجان کا مجموعہ ھے اور روح کو جسم سے وھی نسبت ھے جو معنی کو لفظ او ر مغز کو چھلکے سے ھے۔ اعضاء اور جسمانی قوتیں انسان کو اپنے جسمانی باپ سے ملی ھیں اور عقائد حقہ، اخلاق فاضلہ واعمال صالحہ کے ذریعے میسر ھونے والے روحانی اعضاء وقوتیں، پیغمبر (ص)کے طفیل نصیب ھوئی ھیں،جو انسان کے روحانی باپ ھیں۔روحانی سیرت وعقلانی صورت کے افاضے کا وسیلہ اور مادی صورت وجسمانی ھیئت کے افاضے کا واسطہ، آپس میں قابل قیاس نہیںنھیں،جس طرح مغز کاچھلکے سے، معنی کا لفظ سے اور موتی کا سیپ سے کوئی مقابلہ نہیں۔

----

1 مسند احمد ج ۳ ص ۲۶ ، السنن کبری للنسائی، ج ۵،ص ۱۴۵ ، رقم ۸۱۴۸ ؛ سیرة ابن کثیر، ج ۴، ص ۴۱۶ اور اھل سنت کی دیگر کتابیں۔
؛ ۲۳۸ ؛ المناقب، ۱۵۴ ، بصائر الدرجات، ص ۴۳۴ ، جز ثامن، باب ۱۷ ، حدیث ۴؛ کمال الدین و تمام النعمة، ص ۲۳۶ ۱۲۲ ، اور اھل شیعوں کی دیگر کتابوں میں۔ ،۱۱۶ ، العمدہ، ص ۷۱ ، الطرائف، ص ۱۱۴
2 مسند احمدج ۵ ص ۱۸۱ و ۱۸۹ فضائل الصحابہ لاحمد بن حنبل، ج ۲ ، ص ۶۰۳ ، رقم ۱۰۳۲ ؛ المصنف ابن ابی شیبہ، ج ۷، ص ۴۱۸ (الخلیفتین)، الجامع الصغیر، ج ۱، ص ۴۰۲ ، اور دیگر کتابیں۔
کمال الدین و تمام النعمة، ص ۲۴۰ ؛ العمدة، ص ۶۹ ؛ سعد السعود ، ص ۲۲۸ ، اور شیعوں کے دیگر منابع و مآخذ۔
3 فضائل الصحابہ لاحمد بن حنبل، ج ۱ ،ص ۵۷۲ حدیث ۹۶۸ ، مسند احمد ،ج ۴ ، ص ۳۷۱ ، المستدرک علی الصحیحین،

ج ۳ ، ص ۱۴۸ ؛ المعجم الکبیر، ج ۵ ،ص ۱۶۶ ،اور دوسری کتابیں۔
بصائر الدرجات، ص ۴۳۲ ، جز ثامن، باب ۱۷ ، حدیث ۳ و حدیث ۵، و حدیث ۶؛ دعائم الاسلام، ج ۱، ص ۲۸ ؛ الامالی للصدوق، ص ۵۰۰ ، مجلس ۶۴ ، حدیث ۱۵ ؛ کمال الدین و تمام النعمة، ص ۲۳۴ ، وغیرہ، معانی الاخبار، ص ۹۰ ، اور شیعوں کے دیگر منابع۔
، 4 البدایةوالنهایة،ج ۵، ص ۲۲۸ ،وج ۷، ص ۳۸۶ ،الطبقات الکبریٰ، ج ۲، ص ۱۹۴ ، مسند ابی یعلی، ج ۲، ص ۲۹۷ رقم ۴۸ ، جواهر العقدین ،ص ۲۳۱ و ۲۳۲ و ۲۳۳ ، مسند ابن الجعد، ص ۳۹۷ ، رقم ۲۷۱۱ ، رقم ۲۸۰۵ ، خصائص امیر المومنین، ص ۹۳ مسند احمد، ج ۳ ، ص ۱۴ ، اور دوسری کتابیں۔
۴۳۴ ، جز ثامن، باب ۱۷ ؛ الکافی، ج ۲، ص ۴۱۵ ؛ الخصال، ۶۵ ؛ الامالی للصدوق، ص ، بصائر الدرجات، ص ۴۳۳ ۲۱۷، ۲۳۴ ، وغیرہ؛ کفایة الاثر، ص ۹۲ ؛ الاحتجاج، ج ۱، ص ۷۵ ،۹۴ ، ۶۱۶ ، مجلس ۷۹ ، ح ۱؛ کمال الدین و تمام النعمة، ص ۶۴
۸۳ وغیرہ؛ تفسیر قمی، ج ۱، ص ۱۷۲ ، التبیان، ج ۱، ص ۳، اور شیعوں کے ،۷۱ ، ۲۵۲ ؛ العمدة، ص ۶۸ ، ۳۹۱ ، و ج ۲، ص ۱۴۷
دیگر منابع۔
5 مسند احمد، ج ۵، ص ۱۸۲ ؛ السنن الکبری للنسائی، ج ۵، ص ۴۵ وغیرہ؛ کتاب السنة ابن ابی عاصم، ص ۶۲۹ رقم ۱۵۴۹ و ص ۶۳۰ رقم ۱۵۵۳ ، المستدرک علی الصحیحین، ج ۳ ص ۱۰۹ ، اور دوسری کتابیں۔
روضة الواعظین، ص ۹۴ ؛ المناقب، ص ۱۵۴ ؛ تفسیر القمی، ج ۲، ص ۴۴۷ ، سورہ فتح کی تفسیر میں، تفسیر فرات الکوفی، ۱۷ ، اور شیعوں کے دیگر منابع ۔
6 مذکورہ عبارت یا اس جیسی عبارتیں مجمع الزوائد، ج ۹، ص ۱۶۴ ؛الصواعق المحرقة، ص ۱۵۰ و ۲۲۸ ؛ جواهر العقدین ص ۲۳۳ و ۲۳۷ ، الدر المنثور، ج ۲ ،ص ۶۰ ، اور دوسری کتب۔
۲۵۰ ؛ تفسیر القمی، ج ۱، ص ۴، تفسیر فرات الکوفی، ص ۱۱۰ ؛ الامامة و التبصرة، ص ، تفسیر العیاشی، ج ۱، ص ۴ ۲۹۴ ؛ الامالی للصدوق، ص ۶۱۶ ، مجلس ۷۹ ، ح ۱؛ کفایة الاثر، ص ۱۶۳ ؛ مناقب امیر المومنین ،۲۸۷ ، ۴۴ ؛ کافی، ج ۱، ص ۲۰۹
۴۶۷ ؛ الارشاد، ج ۱، ص ۱۸۰ ، اور شیعوں کے دیگر منابع۔ ، علیہ السلام، ج ۲، ص ۳۷۶ ؛ المسترشد، ص ۴۰۱
، 7 المستدرک علی الصحیحین، ج ۳، ص ۱۱۰ ، جامع الاحادیث ،ج ۳، ص ۴۳۰ حدیث ۹۵۹۱ ؛ینابیع المودة ، ج ۱ ص ۱۶۶ ، تاریخ مدینة دمشق ،ج ۴۲ ،ص ۲۱۶ ۔ اور دوسری کتابیں۔
۲۳۷ وغیرہ؛ کفایة الاثر، ص ۲۶۵ ،تحف العقول، ص ۴۵۸ ؛ مناقب امیر المومنین ، کمال الدین و تمام النعمة، ص ۲۳۵ علیہ السلام، ج ۲، ص ۱۰۵ وغیرہ، ص ۱۴۱ ، و ۱۷۷ ؛ شرح الاخبار، ج ۱، ص ۱۰۵ اور شیعوں کے دیگر منابع۔

ایسا باپ اپنے اس جملے ((کا نٔی قددعیت فاجبت))سے اپنی رحلت کی خبر دینے کے ساتھ ساتھ اپنی اولاد کے لئے میراث وترکہ معین فرما رھا ھے کہ امت کے لئے میرے وجود کا حاصل اور باقی دو چیزیں ھیں ((کتاب اللّٰہ وعترتی))

قرآن امت کے ساتھ خدا، اور عترت امت کے ساتھ رسول (ص)کا رابطہ ھیں۔ قرآن سے قطع رابطہ خدا کے ساتھ قطع رابطہ او ر عترت سے قطع رابطہ پیغمبر اکرم (ص) کے ساتھ قطع رابطہ ھے اور پیغمبر خدا سے قطع رابطہ خود خدا سے قطع رابطہ ھے۔

اضافہ کی خصوصیت یہ ھے کہ مضاف، مضاف الیہ سے کسب حیثیت کرتا ھے۔ اگرچہ قرآن کا خدا کی جانب اور عترت کا پیغمبر خاتم (ص)،جو کائنات کے شخص اول ھیں، کی طرف اضافہ، قرآن وعترت کے مقام و منزلت کو واضح وروشن کر رھا ھے لیکن مطلب کی اھمیت کو مد نظر رکھتے ھوئے آنحضرت (ص) نے ان دو کو ثقلین سے تعبیر کیاھے جس سے پیغمبر اکر م (ص) کی اس میراث کی اھمیت اور سنگینی کا اندازہ بخوبی لگایا جا سکتا ھے۔

قرآن کے معنوی وزن کی سنگینی اور نفاست،ادراک عقول سے بالاتر ھے، اس لئے کہ قرآن مخلوق کے لئے خالق کی تجلی ھے اور عظمت قرآن کو درک کرنے کے لئے یہ چند آیات کافی ھیں ۱ ۲، إِنَّہ لَقُرآنٌ کَرِیْمٌ فِی کِتٰبٍ مَّکْنُوْنٍلاَ یَمَسُّہ إِلاَّالْمُطَہَّرُوْنَ
>۳
یَتَفَکَّرُوْنَ> ٤

اور عترت وقرآن کو ایک ھی وصف سے توصیف کرنا اس بات کا کھلا ثبوت ھے کہ کلام رسول اللہ (ص) کے مطابق عترت، قرآن کی ھم پلہ وشریک وحی ھے۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

پیغمبر خاتم (ص)کے کلام میں، جو میزان حقیقت ھے، عترت کا ھمسرِ قرآن ھونا ممکن نھیں
مگر یہ کہ عترت ۵ میں شریک علم اور ٦ میں
شریک عصمت قرآن ھو۔
٢۔جملہ ((فإنهما لن يتفرقا)) قرآن وعترت کے لازم وملزوم اور ایک دوسرے سے ھر گز جدا نہ
ھونے پر دلالت کرتا ھے۔ یعنی ان دونوں میں جدائی ھو ھی نھیں سکتی، اس لئے کہ قرآن ایسی کتاب ھے
جو تمام بنی نوع انسان کی مختلف ظرفیتوں اور قابلیتوں کے حساب سے نازل ھوئی ھے جس میں عوام
کے لئے عبارات، علماء کے لئے اشارات، اولیاء کے لئے لطیف نکات اور انبیاء کے لئے حقائق بیان ھوئے
ھیں اور بنی نوع انسان کے پست ترین افراد، جن کا کام فقط مادی ضرورتوں کو پورا کرنا ھے، سے لے
کر بلند مرتبہ افراد، جن کے روحی اضطراب کو ذکر خد ا کے بغیر اطمینان حاصل نھیں ھوتا اور جو
ھمیشہ اسمائے حسنی،امثال علیا اور تحمل اسم اعظم کی تلاش میں ھیں، کو اس کی ھدایت سے بھرہ مند
ھونا ھے۔
اور یہ کتا ب سورج کی مانند ھے کہ ٹھنڈک محسوس کرنے والا اس کی حرارت سے خود کو گرم
کرتا ھے، کاشتکار اس کے ذریعے اپنی زراعت کی پرورش چاہتا ھے، ماھر طبیعیات اس کی شعاعوں کا
تجزیہ اور معادن ونباتات کی پرورش میں اس کے آثار کی جستجو کرتاھے اور عالم ربانی دنیاومافیھا میں
سورج کی تاثیر، طلوع وغروب اور قرب وبعد میں موجود سنن وقوانین کے ذریعے اپنے گمشدہ کوپاتاھے،
جو سورج کا خالق ومدبر ھے۔
ایسی کتاب کے لئے، جو تمام بنی نوع انسان کے لئے ھے اور دنیا وبرزخ وآخرت میں انسانیت
کی تمام ضرورتوں کوپوراکرتی ھے، ایسے معلم کی ضرورت ھے جو ان تمام ضرورتوں کا علم رکھتا

----

1 سورہ یس ، آیت ١،٢ ۔"یس قرآن حکیم کی قسم"۔
2 سورہ ق، آیت ١۔"ق قرآن مجید کی قسم"۔
3 سورہ واقعہ، آیت ٧٧،٧٨،٧٩ ۔"یہ بڑا محترم قرآن ھے۔ جسے ایک پوشیدہ کتاب میں رکھا گیا ھے۔ اسے پاک پاکیزہ افراد کے علاوہ کوئی چھو بھی نھیں سکتا ھے"۔
4 سورہ حشر ، آیت ٢١ ۔"ھم اگر اس قرآن کو کسی پھاڑ پر نازل کردیتے تو تم دیکھتے کہ پھاڑ خوف خدا سے لرزاں اور ٹکڑے ٹکڑے ھو جاتا ھے اور ھم ان مثالوں کو انسانوں کے لئے اس لئے بیان کرتے ھیں کہ شاید وہ کچھ غور وفکر سکیں"۔
5 سورہ نحل، آیت ٨٩ ۔"جس میں ھر شئے کی وضاحت موجود ھے"۔
6 سورہ فصلت، آیت ٤٢ ۔"قرآن کے نہ سامنے سے اور نہ پیچھے سے جھوٹ و باطل کو راستہ نھیں ھے"۔

ھو، کیونکہ طبیب کے بغیر طب، معلم کے بغیر علم اور مفسر کے بغیر زندگی ومعاد کو منظم کرنے والا
الٰھی قانون ناقص ھیں اور نہ فقط یہ بات ١ کے ساتھ سازگار نھیں بلکہ قرآن کے
نزول سے نقضِ غرض لازم آتی ھے اور ٢کے ساتھ قابل جمع نھیں
ھے۔ جب کہ حکیم وکامل علی الاطلاق سے قبیح ھے کہ دین کو ناقص بیان کرے اورمحال ھے کہ نقص
غرض کرے،اسی لئے فرمایا((لن يتفرقا))
٣۔ایک روایت کے مطابق فرمایا((يا ا يُها الناس إني تارک فيكم ا مْرين لن تضلوا إن اتبعتموهما))
اور جیسا کہ سابقہ مباحث میں اشارہ کیا جاچکا ھے کہ خلقت کے اعتبار سے انسان، جو موجودات جھان کا
نچوڑ اور دینوی، برزخی، اخروی، ملکی وملکوتی موجود ھونے کی وجہ سے عالم خلق وامر سے وابستہ
ھے اور ایسی مخلوق ھے جو بقا کے لئے ھے نہ کہ فنا کے لئے، ایسے انسان کی ھدایت، سعادت ابدی
اوراس کی گمراھی شقاوت ابدی کا باعث ھو سکتی ھے اور یہ تعلیم وتربیت، وحی الٰھی کی ھدایت کے
بغیر نا ممکن ھے،جو ظلمات کے مقابلے میں نور مقدس ھے ٣اور
قانون تناسب وسنخیت کے مطابق، معلمِ قرآن کا بھی خطا سے معصوم ھونا ضروری ھے، کیونکہ انسان، با
عصمت ھدایت اور معصوم ھادی کے ساتھ تمسک کے ذریعے ھی فکری، اخلاقی وعملی گمراھیوں سے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

محفوظ رہ سکتا ھے، لہٰذا آپ (ص) نے فرمایا ((لن تضلوا إن اتبعتموھما))۔
۴۔اور آپ (ص) کے اس جملے ((ولا تعلموھما فإنھما ا عٔلم منکم))کے بارے میں ایک انتھائی متعصب سنی عالم کا یہ قول ھی کافی ھے کہ ((وتمیزوا بذلک عن بقیة العلماء لا نٔ اللّٰہ ا ذٔھب عنھم الرجس وطھرھم تطھیرا)) یھاں تک کہ کہتا ھے ((ثم ا حٔق من یتمسک بہ منھم إمامھم و عالمھم علیّ بن ا بٔی طالب کرّم اللّٰہ وجھہ لما قدمناہ من مزید علمہ ودقائق مستنبطاتہ ومن ثم قال ا بٔوبکر: علیّ عترة رسول اللّٰہ ا یٔ الذین حث علی التمسک بھم، فخصہ لما قلنا، وکذلک خصہ بما مر یوم غدیر خم)) ٤
اس نکتے کی طرف توجہ ضروری ھے کہ اس تصدیق کے باوجود کہ آیت تطھیر کی وجہ سے علی (ع) باقی تمام علماء سے افضل ھیں، کیونکہ اس آیت کے مطابق رجس سے بطورمطلق پاک ھیں، اور اس اقرار کے باوجود کہ پیغمبر اکرم (ص) علی(ع) کو باقی تمام امت سے اعلم شمار فرماتے تھے اور خدا بھی فرماتا ھے ٥اور
یَّھْدِیْ إِلَی الْحَقِّ ا حَٔقُّ ا نَْٔ یُّتَّبَعَ ا مَّٔنْ لاَّ یَھِدِّیْ اِلاَّ ا نَْٔ یُّھْدٰی فَمَا لَکُمْ کَیْفَ تَحْکُمُوْنَ> ٦ اور اس حدیث ((إنی تارک فیکم ا مٔرین لن تضلوا إن اتبعتموھما وھما کتاب اللّٰہ و ا ھٔل بیتی عترتی)) کے صحیح ھونے کے اعتراف کے ساتھ، ضلالت وگمراھی سے نجات پانے کے لئے پوری امت کو علی (ع) کی پیروی کا حکم دیا گیا ھے اور اس طرح علی (ع)کی متبوعیت وعموم امت کی تابعیت کے بارے میں بغیر کسی استثناء کے حجت قائم ھے ٧
۵۔قانون کو بیان کرنے کے بعد مصداق کو معین کرنے کی غرض سے حضرت علی (ع) کا ھاتھ پکڑ کر آپ کا تعارف کروایا کہ یہ وھی ثقل ھے جو قرآن سے ھر گز جدا نہ ھوگا اور اس کی عصمت، ھدایت امت کی ضامن ھے اور جس طرح پیغمبر (ص) تمام مومنین کے مولاھےں اسی طرح

----

1 سورہ مائدہ ، آیت ٣۔"آج ھم نے تمھارے دین کو مکمل کردیا"۔
2 سورہ نحل، آیت ٨٩ ۔" ھم نے تم پر ایسی کتاب کو نازل کیا جو ھر چیز کو بیان کرنے والی ھے"۔
3 سورہ مائدہ، آیت ١٥ ۔"بتحقیق اللہ کی طرف سے تمھارے پاس نورآیا اور کھلی ھوئی کتاب آئی"۔
4 صواعق محرقہ ص ١٥١ (اھل بیت اطھار (ع) کتاب خداو سنت رسول کے ذریعہ دوسرے علماء سے جدا ھیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان سے ھر رجس کو دور رکھا اور ان کو ایسا پاک پاکیزہ رکھا جو پاکیزگی کا حق ھے)
یھاں تک کہ فرماتا ھے کہ ان میں تمسک و اتباع کے لئے سزاوار ترین شخص ان کے امام علی بن ابی طالب ھیں، کیونکہ ان کا علم دوسروں سے زیادہ ھے اور استنباط احکام میں دقیق ھیں اسی وجہ سے ابو بکر نے کھا علی عترت رسول ھیں وہ عترت کہ جس سے تمسک کے لئے خدا نے حکم دیا ھے ، تو ان کو مخصوص کیا ان باتوں سے جو ھم نے بیان کیں، اور اسی طرح ان امور سے مخصوص کیا جو کہ غدیر خم کے دن میں ذکر کیا جاچکا ھے۔
5 سورہ زمر ، آیت ٩۔"کہہ دیجئے کہ کیا وہ لوگ جو جانتے ھیں ان کے برابر ھو جائیں گے جو نھیں جانتے ھیں ، اس بات سے نصیحت صرف صاحبان عقل حاصل کرتے ھیں"۔
6 سورہ یونس، آیت ٣٥ ۔"اور جو حق کی ھدایت کرتا ھے وہ واقعاً قابل اتباع ھے یا جو ھدایت کرنے کے قابل بھی نھیں ھے مگر یہ کہ خود اس کی ھدایت کی جائے تو آخر تمھیں کیا ھو گیا ھے اور تم کیسے فیصلے کر رھے ھو"۔
7 سورہ انعام، آیت ١۴٩ ۔"کہہ دیجئے کہ سب سے بڑی حجت خدا ھی کی ھے"۔

علی (ع) کا مولاہونا بھی ثابت ھے
وَھُمْ رَاکِعُوْنَ> ١
اگر چہ خلافت، امامت عامہ اور امامت خاصہ کا مسئلہ عقل،کتاب اور سنت کے حکم سے روشن ھو چکا ھے اور امام کے لئے ضروری اوصاف، ائمہ معصومین علیھم السلام کے علاوہ کسی اور میں نھیں پائے جاتے، لیکن اتمام حجت کے پیش نظر، حدیث ثقلین کے علاوہ، حضرت سید الوصییّن امیر المو مٔنین (ع) کی شان میں چند اور احادیث کو پیش کیا جارھا ھے جن کا صحیح ھونا محدثین کے نزدیک ثابت ومسلم ھے۔

پھلی حدیث

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

عن ابی ذر رضی اللہ عنہ قال:قال رسول اللہ (ص):((من اطاعنی فقد اطاع اللہ ومن عصانی فقد
عصی اللہ ومن اطاع علیا فقد اطاعنی ومن عصی علیا فقد عصانی)) ۲
اس حدیث میں، جس کے صحیح ہونے کی اکابر اہل سنت تصدیق کرتے ہینہے، بحکم فرمان
رسول (ص)، جن کی عصمت گفتارکا تذکرہ خداوند متعال نے قرآن میں کیا ہے اور اس بات پر عقلی دلیل
بھی قائم ہوچکی ہے، علی (ع) کی اطاعت وعصیان دراصل اطاعت وعصیان پیغمبر (ص)
ہے اور اطاعت وعصیان پیغمبر (ص) دراصل خدا کی اطاعت وعصیان قرار پاتی ہے۔
اس توجہ کے ساته کہ اطاعت و عصیان کا تعلق امر ونہی سے ہے اور امر ونہی کی وجہ ارادہ
وکراہت ہے،لہٰذا علی (ع) کی اطاعت وعصیان کا خدا کی اطاعت وعصیان قرار پانا اسی وقت ممکن ہے
جب علی (ع) کا ارادہ و کراہت، خدا کے ارادے وکراہت کا مظهرہو۔
اور جس کا ارادہ وکراہت، خدا کے ارادے وکراہت کا مظہر ہو اس کے لئے مقام عصمت کا ہونا
ضروری ہے، تاکہ اس کی رضا وغضب، باری تعالی کی رضا وغضب ہو اور کلمہ ((مَنْ))کی عمومیت
کا تقاضا یہ ہے کہ جو بھی خدا وپیغمبر (ص) کی اطاعت کے دائرے میں ہے علی (ع) کے فرمان کے
آگے سر تسلیم خم کردے، اور اگر ایسا نہ کرے تو اس نے خدا و رسول کی نافرمانی کی ہے:
اللهَ وَرَسُولَہُ فَقَدْ ضَلَّ ضَلاَلًا مُبِینًا> ۳ ٤
اور جس نے حضرت علی علیہ السلام کی اطاعت کی اس نے خدا اور اس کے ر سول کی اطاعت
کی ہے: < وَمَنْ یُطِعِ اللهَ وَرَسُولَہُ یُدْخِلْہُ جَنَّاتٍ تَجْرِی مِنْ تَحْتِہَا الْا نْٔہَارُ> ۵
فَوْزًا عَظِیمًا> ٦ ۷

دوسری حدیث
((إن رسول اللہ (ص) خرج إلی تبوک واستخلف علیا فقال ا تُخلفنی فی الصبیان والنساء، قال:
ا لٔاترضی ا نٔ تکون منی بمنزلة هارون من موسی إلا ا نٔہ لیس نبی بعدی)) ۱
----

1 سورہ مائدہ ، آیت ۵۵ ."بے شک فقط تمهاراولی خدا ہے اور اس کا رسول اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور نماز کو قائم کرتے ہیں اور حالت رکوع مینزکوة اداء کرتے ہیں"۔
2 ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا (ص) نے فرمایا:جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے میرا عصیان کیا اس نے خدا کا گناہ کیا اور جس نے علی کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت اور جس نے علی کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی ہے .مستدرک صحیحین ج ۳ کتاب معرفة صحابہ، ص ۱۲۱ ، بحار الانوارج ۳۸ ص ۱۲۹ .
3 سورہ احزاب، آیت ۳۶ ، ترجمہ: جو کوئی بھی خدا کی نافرمانی اور رسول کی نافرمانی کرتا ہے وہ آشکار گمراهی میں ہے۔
4 سورہ جن، آیت ۲۳ ، ترجمہ: جو کوئی خدا اور رسول کی نافرمانی کرتا ہے اس کے لئے جهنم کی آگ ہمیشہ کے لئے ہے۔
5 سورہ نساء، آیت ۱۳ ، ترجمہ: جس نے خدا اور اس کے رسول کی اطاعت کی اس کو جنت میں داخل کیا جائے گا جس کے نیچے نهریں جاری ہیں۔
6 سورہ احزاب، آیت ۷۱ ، ترجمہ: جس نے خدا اور اس کے رسول کی اطاعت کی وہ عظیم کامیابی پاگیا۔
7 سورہ نساء، آیت ۶۹ ، ترجمہ: جس نے خدا اور اس کے رسول کی اطاعت کی وہ ان کے ساته ہے جس پر خدا نے نعمت نازل کی ہے۔ .

یہ روایت، اہل سنت کی معتبر کتب صحاح اور مسانید میں ذکر ہوئی ہے۔ اکابراہل سنت نے اس
حدیث کے صحیح ہونے پر اتفاق کو بھی نقل کیا ہے۔ ان کی گفتار کا نمونہ یہ ہے ((ہذا حدیث متفق علی
صحتہ رواہ الائمة الحفاظ، کا بٔی عبد اللہ البخاری فی صحیحہ، ومسلم ابن الحجاج فی صحیحہ، وا بٔی داود فی
سننہ، وا بٔی عیسی الترمذی فی جامعہ، و ا بٔی عبد الرحمان النسائی فی سننہ، وابن ماجة القزوینی فی سننہ،
واتفق الجمیع علی صحتہ حتی صار ذلک اجماعا منهم، قال الحاکم النیسابوری ہذا حدیث دخل فی حدّ

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

التواتر)) ۲
اس روایت میں منزلت کے عمومی بیان کا تقاضا یہ ھے کہ حضرت موسی (ع) کی نسبت جناب ھارون (ع) کو جو مقام حاصل تھا پیغمبر (ص) کی نسبت حضرت علی (ع) کے لئے بھی وہ مقام ثابت ھے اور استثناء مقام نبوت اس عموم کی تاکید ھے۔
قرآن مجید میں حضرت ھارون (ع) کی نسبت، حضرت موسیٰ (ع) سے اس طرح بیان فرمائی گئی ھے ، ۳
هَارُوْنَ اخْلُفْنِیْ فِیْ قَوْمِیْ وَ ا صْلِحْ وَلاَ تَتَّبِعْ سَبِیْلَ الْمُفْسِدِیْنَ> ٤
اور یہ مقام ومنزلت پانچ امور کا خلاصہ ھے:

۱۔وزارت :
وزیر وہ ھے جو بادشاہ کی ذمہ داریوں کا بوجہ اپنے کاندھوں پر لیتا ھے اور ان امور کو انجام دیتا ھے، اور حضرت علی(ع) کے لئے یہ مقام نہ فقط اس حدیث منزلت، بلکہ اھل سنت کی دیگر معتبر کتب حدیث وتفاسیر میں بھی ذکر ھوا ھے۔ ۵

----

1 صحیح بخاری باب غزوہ تبوک ،ج ۵، ص ۱۲۹ ، حدیث نمبر ۲(رسول خدا جنگ تبوک تشریف لے گئے اور علی کوا پنا خلیفہ بنایا علی نے حضرت سے فرمایا:آیا آپ ھم کو عوتوں اور بچوں میں چھوڑ کے جارھے ھیں حضرت نے جواب دیا کیا تم اس پر راضی نھیں ھو کہ تم میرے نزدیک ویسے ھی ھو جیسے ھارون موسیٰ کے لئے تھے فرق فقط اتنا ھے کہ میرے بعد کوئی نبی نھیں ھے۔
مذکورہ حدیث ، حدیث منزلت کے نام سے مختصر سے فرق کے ساتہ اکثر سنی اور شیعہ کتابوں میں موجود ھے۔
صحیح بخاری ج ۴، ص ۲۰۸ ،، صحیح مسلم ج ۷، ص ۱۲۰،۱۲۱ ، الجامع الصحیح ترمذی، ج ۵، ص ۳۰۲ ، سنن ابن ۵۰ ، اور اسی کتاب میں دوسرے مقامات پر،المستدرک علی الصحیحین، ج ۳، ص ، ماجہ ، ج ۱، ص ۴۵ ، خصائص نسائی، ص ۴۸ ۳۳۸ ، ج ۶، ص ۳۶۹ ، اور اھل سنت کے دیگر منابع۔ ، ۱۷۳ ، ج ۳، ص ۳۲ ، ۱۰۸ ، مسند احمد، ج ۱، ص ۱۷۰
المحاسن للبرقی، ج ۱ ،ص ۱۵۹ ، کافی ،ج ۸ ،ص ۱۰۷ ، دعائم الاسلام ،ج ۱ ،ص ۱۶ ، علل الشریع، ج ۱، ص ۶۶ ، عیون الاخبار الرضا، ج ۲ ،ص ۱۲۲ ، باب ۳۵ دوسری شیعہ کتب۔
2 کفایة الطالب ص ۲۸۳ (یہ وہ حدیث ھے جس کے صحت پر علماء اھل سنت کا اتفاق ھے اور اس حدیث کو نقل کیا ھے جیسے بخاری مسلم ابن دادوٗ ، ترمذی ، نسائی، ابن ماجہ، اس حدیث کی صحت پر سب کا اتفاق ھے، یھاں تک اس پر اجماع ھے، یھاں تک نیشاپوری نے کھا کہ یہ حدیث تو اتر کی حد تک نقل ھوئی ھے۔
بعض بزرگ علماء اھل سنت اس حدیث کے سلسلے میں فرماتے ھیں:
۱۰۹۸ میں نقل کرتے ھیں کہ اے علی ! تمھارے نسبت میرے نزدیک ، الف:ابن عبد البر استیعاب قسم سوم ص ۱۰۹۷ ویسے ھی ھے جو ھارون کو موسیٰ سے تھی۔
ب:جزری اسنی المطالب ص ۵۳ میں لکھتے ھیں اس حدیث کی صحت پر اتفاق ھے جس کو رسول سے صحابہ کے ایک گروہ نے نقل کیا ھے ان میں عمر خود بھی، ابن عباس عبد اللہ بن جعفر ، معاذ معاویہ، جابر بن عبد اللہ ،وجابر بن سمرة ، ابو سعید، وبراء بن عازب،، وزید بن ارقم ، وزیدبن ابی اوفی، ونبیط بن شرایط ، وحبشی بن جنادہ، وماھر بن الحویرث، وانس بن مالک ،وابی الطفیل، وام سلمہ، واسماء بنت عمیس ، وفاطمہ بنت حمزہ۔
ج:شرح السنة بغوی ج ۱۴ ص ۱۱۳ (ھذا حدیث متفق علی صحة)اس حدیث کے صحت پر اتفاق ھے۔
د:شواھد التنزیل حاکم حسکانی ج ۱ ص ۱۹۵ ۔"ھذا ھو حدیث المنزلة الذی کان شیخنا ابو حازم الحافظ یقول خرجتہ بخمسة الاف اسناد۔"(یہ وہ حدیث منزلت ھے جس کے بارے میں میرے استاد فرماتے تھے کہ میں پانچ ہزار سند کے ساتہ استخراج کیا ھے)
3 سورہ طہ ، آیت ۲۹،۳۰،۳۱،۳۲ ۔"اور میرے اھل سے میرا وزیر قرار دیدے۔ھارون کو جومیرابھائی بھی ھے۔اس سے میری پشت کو مضبوط کر دے۔اور میرے کام میں شریک بنادے"۔
4 سورہ اعراف، آیت ۱۴۲ ۔"اور انھوں نے اپنے بھائی ھارون سے کھا کہ تم قوم میں میری نیابت کرو اور اصلاح کرتے رہو اور خبردار مفسدوں کے راستہ کا اتباع نہ کرنا"۔
5 تفسیر کبیر فخر رازی ج ۱۲ ص ۳۶ کے ذیل میں طبقات ابن سعد ج ۳ ص ۲۳ ۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

۲۔اخوت وبرادری :
چونکہ حضرت موسی اور ہارون علیہما السلام کے درمیان نسب کے اعتبار سے برادری تھی،
رسول خدا(ص) نے حضرت علی علیہ السلام کے ساتھ اس منزلت کو عقد اخوت کے ذریعے قائم فرمایا، کہ اس بارے میں شیعہ اور سنی روایات کثرت سے موجود ہیں، جن میں سے ایک روایت کا پیش کردینا کافی ہے :
عبداللہ بن عمرکاکھنا ہے: مدینہ میں داخل ہونے کے بعد پیغمبر اکرم (ص) نے اصحاب کے درمیان اخوت وبرادری کا رشتہ برقرار کیا۔ حضرت علی(ع) آبدیدہ ہو کر آپ (ص) کی خدمت میں حاضر ہو کر گویا ہوئے: یارسول اللہ!آپ نے تمام اصحاب کو اخوت اور برادری کے رشتے میں پرو دیا لیکن مجھے کسی کا بھائی قرار نہیں دیا، آپ (ص) نے فرمایا((یا علی ا نٔت ا خٔی فی الدنیا و الآخرة)) ۱
یہ اخوت اس امر کی نشاندھی کرتی ہے کہ إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَة۔ ۲ کے نزول کے وقت حضرت علی علیہ السلام کی منزلت ہر مومن سے اعلی و ارفع تھی۔ کیونکہ فریقین کے منابع و مآخذ کے مطابق آنحضرت نے اصحاب کے مقام و منزلت کے مطابق انہیں ایک دوسرے کا بھائی قرار دیا تھا۔
جیسے کہ ابوبکر و عمر، عثمان و عبدالرحمن اور ابوعبیدہ و سعد بن معاذ و غیرہ کو ایک دوسرے کا بھائی قرار دیا تھا۔ ۳ جبکہ حضرت علی علیہ السلام کو اپنی اخوت کے لئے چنا تھا۔ لہٰذا حضرت علی علیہ السلام بنی آدم کے درمیان سب سے افضل و اشرف کیوں نہ ہوں؟ جبکہ رسول اکرم (ص) نے دنیا و آخرت میں آپ کے ساتھ اپنی اخوت کا صراحتاً اعلان بھی فرما دیا ہو۔ یہ اخوت اس امر کو واضح کردیتی ہے کہ حضرت علی اور کائنات کی افضل ترین مخلوق یعنی رسول اکرم (ص) کے درمیان روحی، علمی، عملی اور اخلاقی مشابہت و مساوات وجود میں آچکی تھی ٤
جبکہ دنیا و آخرت کے مراتب انسان کی سعی و کوشش اور کسب و اکتساب ہی کے مرہون منت ہیں: ۵
یقینا خداوند متعال علی بن ابی طالب علیہ السلام کے اس حق جھاد کو بہتر جانتا ہے جو آپ علیہ السلام نے خداوند متعال کے لئے انجام دیا۔ یھاں تک کہ آپ علیہ السلام اس دنیا میں اس ہستی کے ہم مرتبہ ہوگئے کہ جس کے لئے خداوند تعالیٰ نے یہ فرمایا: ٦
اس مقام و منزلت کو بجز آنحضرت کے الفاظ کے علاوہ کسی اور الفاظ میں بیان نہیں کیا جاسکتا کہ جن میںآپ (ص)نے فرمایا: (انت اخی فی الدنیا والآخرة) اور حضرت امیر علیہ السلام، عبودیت الٰھی کے بعد اسی اخوت کے مرتبے پر افتخار کیا کرتے تھے، جیسا کہ خود آپ نے فرمایا:”انا عبد الله واخي رسولہ“ ۷میں خدا کا بندہ اور رسول خدا (ص) کا بھائی ہوں۔ اور بروز شوری آپ(ع)نے فرمایا: کیا میرے علاوہ تم میں کوئی ایسا شخص ہے جسے رسول خدا (ص) نے اپنا بھائی قرار دیا ہوں۔ ۱

، 1 (اے علی ! تم دنیا وآخرت میں میرے بھائی ہو)، مستدرک صحیحین ج ۳ ص ۱۴ ؛ سنن الترمذی، ج ۵، ص ۳۰۰ ؛ نمبر ۳۸۰۴ ؛ اسد الغابة، ج ۴، ص ۲۹ ؛ البدایة و النھایة، ج ۷، ص ۳۷۱ ؛ مجمع الزوائد، ج ۹، ص ۱۱۲ ؛ فتح الباری، ج ۷، ص ۲۱۱
تحفة الاحوذی، ج ۱۰ ، ص ۱۵۲ ؛ تاریخ بغداد، ج ۱۲ ، ص ۲۶۳ ؛ نظم درر السمطین، ص ۹۵ ؛ کنزل العمال، ج ۱۳ ، ص ۱۴۰ ؛ تاریخ
مدینة دمشق، ج ۴۲ ، ص ۱۸ و ۵۳ و ۶۱ ؛ ا نٔساب الاشراف، ص ۱۴۵ ؛ ینابیع المودة، ج ۲، ص ۳۹۲ ، اور اهل سنت کے دیگر مآخذ.
مناقب آل ا بٔی طالب، ج ۲، ص ۱۵۸ ؛ اور اسی سے ملتی جلتی عبارت خصال ، ص ۴۲۹ ؛ باب ۱۰ ، ح ۶، مناقب ا مٔیر

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

۳۴۳ و ۳۵۷ ؛ شرح الاخبار، ج ۲، ص ۱۷۸ و ۴۷۷ و ۵۳۹ ؛ العمدۃ، ص ۱۶۷ ،۳۲۵ ،۳۱۹ ، المومنین علیہ السلام، ج ۱، ص ۳۰۶ و ۱۷۲ ، اور شیعوں کے دیگر منابع.

2 سورہ حجرات آیہ ۱۰ ترجمہ: مومنین آپس میں بھائی بھائی ھیں.

3 المستدرک علی الصحیحین، ج ۳، ص ۱۴ ، و ۳۰۳ ، الدرّ المنثور، ج ۳، ص ۲۰۵ ، اور اھل سنت کے دیگر منابع،

الا مٰالی شیخ طوسی، ص ۵۸۷ ؛ مناقب آل ابی طالب، ج ۲، ص ۱۸۵ ؛ العمدۃ، ص ۱۶۶ ، اور شیعوں کے دیگر منابع.

4 سورہ انعام آیہ ۱۳۲ ، اور جس نے جیسا (بھلا یا برا) کیا ھے اسی کے موافق ھر ایک کے درجات ھیں.

5 سورہ انبیاء ۴۷ ، قیامت کے دن تو ھم (بندوں کے برے بھلے اعمال تولنے کے لیے) انصاف کی ترازوئیں کھڑی کردیں گے تو پھر کسی شخص پر کچھ بھی ظلم نہ کیا جائے گا.

6 سورہ اسراء، آیہ ۷۹ . ترجمہ: خدا تم کو مقام محمود تک پھنچائے.

7 سنن ابن ماجہ ، ج ۱، ص ۴۴ ؛المستدرک علی الصحیحینج ۳، ص ۱۱۲ ؛ ذخائر العقبیٰ، ص ۶۰ ؛منصف ابن ابی شیبہ، ج ۷، ص ۴۹۷ و ۴۹۸ ؛ الآحاد والمثاني، ج ۱، ص ۱۴۸ ؛ کتاب السنة، ص ۵۸۴ ؛السنن الکبریٰ للنسائی، ج ۵، ص ۱۰۷ و ۱۲۶ ؛خصائص

، امیر المومنین علیہ السلام ، ص ۸۷ ؛ مسند ابی حنیفہ، ص ۲۱۱ ؛ شرح نھج البلاغہ لابن ابی الحدید، ج ۲، ص ۲۸۷ وج ۱۳ ؛ ص ۲۰۰ و ۲۲۸ ؛نظم درر السمطین،ص ۹۵ و...کنزالعمال، ج ۱۱ ، ص ۶۰۸ وج ۱۳ ، ص ۱۲۲ و ۱۲۹ ؛ الطبقات الکبریٰ، ج ۲، ص ۲۳

، تاریخ مدینۃدمشق، ج ۴۲ ، ص ۵۹ و ۶۰ و ۶۱ ؛ میزان الاعتدال، ج ۱، ص ۴۳۲ ؛ تہذیب التہذیب، ج ۷، ص ۲۹۶ ؛ تاریخ الطبری، ج ۲

ص ۵۶ ؛ البدایۃ والنھایۃ، ج ۳، ص ۳۶ ، وج ۷، ص ۳۷۱ ؛ ینابیع المودۃ ج ۱، ص ۱۹۳ ؛اور دوسرے حوالاجات اھل سنت عیون اخبار

الرضا علیہ السلام، ج ۲، ص ۶۳ ، باب ۳۱ ، ح ۲۶۲ ؛ مناقب امیرالمومنین علیہ السلام ، ج ۱، ص ۳۰۵ وغیرہ؛ المسترشد، ، ص ۲۶۳ و...و ۳۷۸ ؛ شرح الاخبار، ج ۱، ص ۱۹۲ ؛ الامالی للمفید، ص ۶؛ الامالی للطوسی، ص ۶۲۶ و ۷۲۶ ؛ مجمع البیان، ج ۵ ۲۲۰ ، الخصال، ص ۴۰۲ اور ، ص ۱۱۳ ؛ اعلام الوریٰ، ج ۱، ص ۲۹۸ ؛ کشف الغمۃ، ج ۱، ص ۸۹ و ج ۱، ص ۴۱۲ ، العمدۃ، ص ۶۴

دوسرے شیعہ حوالہ جات .

پشت پناھی

بعض دیگر مروی احادیث کے مطابق رسول اکرم(ص) نے اپنی پشت کو حضرت علی(ع) کے ذریعے مضبوط و مستحکم قرار دینے کی خدا سے درخواست کی۔ خداوند متعال نے بھی نیز حضور کی دعا کو مستجاب فرمایا۔ ۲

بلا شبہ خداوند متعال کی جانب سے عائد کردہ فرائض میں سے ختم نبوت کا فریضہ سب سے زیادہ کٹھن اور پر خطر ھے، خاتم المرسلین کے علاوہ، جو خود بھی پشت و پناہِ انبیاء ھیں، کوئی اور اس خطیر و سنگین ذمہ داری کا بوجھ نھیں اٹھا سکتا۔

لہٰذا خداوند متعال کی جانب سے اس سنگین ذمہ داری کو صبر و تحمل سے سنبھالنے کے بعد آپ(ص) نے حضرت علی علیہ السلام کے ذریعے اپنی پشت و بازو اور طاقت و قوت کو مستحکم و مضبوط بنانے کی خداوند تعالی سے دعا کی۔ خدا نے حضرت موسی کی دعا کی مانند آپ کی دعا کو بھی مستجاب فرمایا۔ ۳

رسول خدا(ص) کی یہ دعا اور خدا کی جانب سے استجابت اس امر کا ثبوت ھے کہ امر رسالت کا پایہ تکمیل تک پھنچا صرف اس علی بن ابی طالب کے دست و زبان کے ذریعے ھی ممکن ھے کہ جس کا ھاتھ قدرت الٰھی کے ذریعے ھر شئے پر غالب اور جس کی زبان حکمت خداوندی کے سبب ناطق ھے۔

کیا عقل اس بات کو تسلیم کرتی ھے کہ رسول اکرم(ص)کے بعد اس ھستی کے علاوہ کوئی اور اس امت کا حامی و مددگار قرار پائے کہ جو خود رسول اکرم(ص) کا بھی حامی و مددگار تھا۔

نیز کیا یہ ممکن ھے کہ رسول اکرم(ص) کے یارو مددگار کے علاوہ امت کسی اور کو اپنا یارو مددگار قرار دے سکے؟

اصلاح امر:

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

٤

جس طرح سے جناب ہارون، حضرت موسیٰ کی قوم کے مصلح اور اصلاح امت کے سلسلے میں
حضرت موسیٰ کے جانشین تھے، اسی طرح سے اس امت میں یہ مقام و منزلت حضرت امیر علیہ السلام
سے مخصوص ھے۔ اور بغیر کسی قید و شرط کے ہر قسم کی اصلاح کرنا اسی شخص کی شان ہوسکتی
ھے جو خود ''ہر قسم'' کی صلاح و کمال سے متصف ہو۔ لہٰذا کسی بھی قسم کی صلاح کے کسی بھی
مرتبے و درجے پر فائز شخص مذکورہ بالا منزلت پر فائز نہیں ہوسکتا۔ وھی صلاح جو قرآن مجید میں
حضرت یحیی < وَسَيِّدًا وَحَصُورًا وَنَبِيًّا مِنْ الصَّلِحِينَ> ٥
اور حضرت عیسی کے لئے ٦ بیان کی گئی ھے۔

----

1 لسان المیزان ، ج ۲، ص ۱۵۷ ؛ الاحتجاج ؛طبرسی، ج ۱، ص ۱۹۷ اور دوسرے حوالاجات شیعہ۔
2 الدر المنثور اس آیت کے ذیل میں ، ج ۴، ص ۲۹۵ ؛ التفسیر الکبیر، ج ۱۲ ، ص ۲۶ اس آیت کے ذیل میں
، اللہ>؛ شواھد التنزیل ، ج ۱، ص ۲۳۰ و ۴۸۲ ؛ المعیار والموازنۃ، ص ۷۱ و ۳۲۲ ؛ نظم درر السمطین ، ص ۸۷ ؛ ینابیع المودۃ، ج
۱
ص ۲۵۸ ، ج ۲، ص ۱۵۳ اور اھل سنت کے دوسرے حوالہ جات .
، ۲۴۸ و ۲۵۵ ، و ۲۵۶ ، شرح الاخبار، ج ۱ ، مناقب امیر المومنین (ع)، ج ۱، ص ۳۴۸ ؛ تفسیر فرات کوفی، ص ۹۵
۱۹۲ ، کنز الفوائد، ص ۱۳۶ ، مجمع البیان، ج ۳، ص ۳۶۱ ، نیز شیعوں کے دیگر منابع۔
3 سورہ قصص آیہ ۳۵ ، عنقریب تمھارے بھائی کی وجہ سے تمھارے بازو قوی کردیں گے۔
4 سورہ اعراف آیت ۱۴۲ . موسی نے اپنے بھائی ہارون سے کہا: میری قوم میں میرے جانشین بن کر رھو اور اصلاح کرتے رہو۔
5 سورہ آل عمران ۳۹ ترجمہ: سردار اور پارسا اور نیکو کار بنی ہوگا۔
6 سورہ آل عمران ۴۶ ،ترجمہ: اور جھولے میں اور بڑی عمر کا ہوکر (دونوں حالتوں میں یکساں) لوگوں سے باتیں کرے گا اور نیکو کاروں میں ہوگا۔

۶۳

شرکت در امر:

جس طرح سے حضرت ہارون، حضرت موسی کے شریک تھے، مذکورہ حدیث کے مطابق
سوائے نبوت کے یھی مقام و منزلت حضرت علی علیہ السلام کے لئے بھی ثابت ھے۔
پیامبر اکرم(ص) کے مناصب میں سے ایک منصب اس کتاب کی تعلیم ھے جس میں تمام چیزیں
بیان کردی گئی ھیں۔ نیز اس حکمت کی تعلیم بھی آپ(ص)ھی کی ذمہ داری ھے جس کے بارے میں
خداوند متعال ارشاد فرماتا ھے۔ ١
٢
بلا شبہ خداوند متعال کی جانب سے حضور اکرم(ص) پر نازل کردہ کتاب و حکمت کے علوم
صرف سابقہ انبیاء و مرسلین پر نازل کردہ علوم کے ھی حامل نہیں بلکہ مزید علوم کے بھی حامل ھیں اور
یہ از دیاد و اضافہ آنحضرت(ص)کی نبوت عامہ رسالت خاتمیت نیز تمام انبیاء اور دیگر تمام مخلوقات الٰھی
پر آپ کی برتری و بزرگی کے سبب ھے۔
اس کے علاوہ لوگوں کے درمیان اختلاف کی صورت میں ان کے درمیان حکم صادر کرنا بھی
آنحضرت کے فرائض رسالت میں سے ھے۔ ٣
< إِنَّا ا نْزَلْنَا إِلَيْکَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَا ا رَىٰاکَ اللهُ > ٤
مزید برآں حضرت ختمی مرتبت کی شان رسالت میں مومنین پر خود ان سے زیادہ باختیار اور
اولی ہونا بھی شامل ھے۔ بنا برایں حضرت علی علیہ السلام اس ہستی کے شریک کار ھیں جس کے ہاتھ
نظام تکوین و تشریع کی ولایت ھے۔

خلافت:

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

جس طرح سے جانب ہارون، حضرت موسی کے خلیفہ تھے، مذکورہ، حدیث کے ذریعے جناب
امیر علیہ السلام کی خلافت بلا فصل بھی ثابت ہوجاتی ھے۔
خلیفہ اور جانشین اس شخص کا وجود تنزیلی اور قائم مقام ھے جس کے مقام پر وہ خلیفہ مسند
نشین ہوا ھے، اس کی غیبت اور عدم موجودگی کے ذریعے پیدا ہونے والے خلاء کو خلیفہ ھی پر کرتاتھا۔
جناب خاتم الانبیاء کا جانشین کسی بھی نبی کے جانشین، بلکہ تمام کے تمام انبیاء کی بیک وقت
جانشینی کے ساتھ بھی قابل مقایسہ و موازنہ نہیں۔ کیونکہ ختمی مرتبت کا جانشین اس ہستی کا جانشین ھے
کہ آدم سے عیسیٰ بن مریم (ع)تک تمام انبیاء اس کے لواء و علم تلے ھیں۔ عرش کے سائے سے کس طرح
اس شئے کا موازنہ کیا جاسکتا ھے جو عرش کے سائے سے بھی ادنی ہو۔
جی ہاں جناب ہارون، حضرت موسی کے خلیفہ ھیں، اس کے جانشین ھیں کہ جس کی منزلت
کے بارے میں خداوند متعال نے یوں فرمایا ھے: ۵
لیکن علی بن ابی طالب، خاتم النبیین کا خلیفہ ھے۔ اس کا جانشین ھے کہ جس کی منزلت کو خدا
نے قرآن میں یوں بیان فرمایا ھے ٦
ابان احمر سے روایت صحیحہ میں منقول ھے کہ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: اے ابان!
لوگ کس طرح سے امیر المومنین کی اس بات کا انکار کرتے ھیں کہ آپ(ع)نے فرمایا: اگر میں چاھوں تو
اپنے پیر کو دراز کرکے شام میں پسر ابوسفیان کے سینے پردے ماروں اور اسے اس کے تخت سے نیچے

----

1 سورہ بقرہ آیہ ۲۶۹ ، ترجمہ: وہ جس کو چاہتا ھے حکمت عطا فرماتا ھے جس کو خدائی کی طرف سے حکمت عطا کی گئی تو اس میں شک ھی نہیں کہ اسے خیر کثیر عطاء کیا گیا۔
2 سورہ نساء آیہ ۱۱۳ ، ترجمہ: اور خدا نے تم پر اپنی کتاب اور حکمت نازل کی اور جو باتیں تم نہ جانتے تھے تمھیں سکھادیں اور تم پر تو خدا کا بڑا فضل ھے۔
3 سورہ نحل آیت ۳۹ ، اس لئے ان کے سامنے صاف اور واضح کردے گا جب باتوں پر یہ لوگ اختلاف کرتے ھیں۔
4 سورہ نساء ۱۰۵ ، ھم نے تم پر برحق کتاب اس لئے نازل کی ھے تاکہ تم کو جیسا کہ خدا نے دکھلایا ھے لوگوں کے درمیان حکم کرو۔
5 سورہ مریم ۵۲ ، ھم نے ان کو وادی مقدس طور سے آواز دی اور اپنے مقام قرب کے لئے انتخاب کیا۔
6 سورہ نجم آیہ ۸۔ ۹،پھر قریب آئے اور ان پر وحی حق نازل ہوئی۔ ایسا قریب ہوئے دو کمان سے اس سے بھی قریب فاصلہ رہ گیا۔

لاکھینچوں لیکن اس بات کا انکار نہیں کرتے کہ آصف، وصی سلیمان، سلیمان کے دربار میں سلیمان کی
پلک جھپکنے سے قبل تخت بلقیس کو لانے کی طاقت رکھتاتھا!
کیا ھمارے پیغمبر افضل الانبیاء اور ان کا وصی افضل الاوصیاء نہیں ھیں؟
کیا خاتم النبیین کے وصی کوسلیمان کے وصی کی مانند بھی نہیں سمجھتے؟!
ھمارے اور ھمارے حق کے منکروں اور ھماری فضیلت کے جھٹلانے والوں کے درمیان اب خدا
ھی فیصلہ کرے“ ۱۔
بنا برایں رسول اکرم(ص) کی وزارت، آپ کی پشت کی مضبوطی، آپ کے امر میں شرکت، آپ
سے اخوت و برادری، امر امت کی اصلاح اور آپ کی خلافت ھرگز اس شخص سے قابل مقایسہ ہوھی
نہیں سکتی کہ جس نے رسول اکرم(ص) کے علاوہ کسی اور سے ان فضیلتوں کو پایا ہو۔
جو شخص بھی حدیث منزلت میں عمیق غور کرے نیز کتاب میں تدبر اور سنت میں تفقہ کا حامل
ہو تو وہ یقینا اسی نتیجے پر پہنچے گا کہ آنحضرت(ص)کے ہاتھوں آنحضرت(ص)کی زندگی ھی میں
جانشین رسول قرار پانے والی ہستی اور آنحضرت(ص)کے درمیان فصل و جدائی، خلافِ حکم عقل اور
قرآن و سنت سے متضاد ھے۔
بکیر بن مسمار سے منقول روایت میں کہ جس کی صحتِ سند کے خود اھل سنت بھی متعرف
ھیں، بکیر نے کہاھے: میں نے عامر بن سعد سے سنا کہ معاویہ نے سعد بن ابی وقاص سے پوچھا:

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

ابوطالب کے بیٹے پر سب و شتم کرنے سے تجھے کیا چیز روکتی ہے؟
جواب دیا: جب بھی مجھے وہ تین چیزیں یاد آتی ہیں جو رسول اکرم(ص) نے علی کے بارے میں کہیں تو میں علی پر سب و شتم نہیں کرپاتا اور ان میں سے ہر شئے ایسی ہے جو میرے لئے ”حمر نعم“ (ہر قیمتی شئے) سے بھی زیادہ محبوب و پسندیدہ ہے۔
معاویہ نے پوچھا: اے ابو اسحاق! وہ تین چیزیں کونسی ہیں؟
ابو اسحاق نے کہا: میں علی پر سب و شتم نہیں کرسکتا کہ جب مجھے یاد آتا ہے کہ رسول خدا(ص) پر وحی نازل ہوئی جس کے بعد آپ نے علی ان کے دونوں فرزندوں اور فاطمہ کا ہاتھ تھام کر اپنی عبا کے نیچے جمع کیا اور پھر فرمایا: بار الٰہا! یہی ہیں میرے اہل بیت (علیہم السلام)۔
اور میں سب و شتم نہیں کرونگا کہ جب مجھے یہ یاد آتا ہے کہ آنحضرت نے علی کو غزوہ تبوک کے موقع پر (مدینے میں ہی) باقی رکھا، جس پر علی نے عرض کی: کیا مجھے بچوں اور عورتوں کے ساتھ چھوڑ کر جارہے ہیں؟ آپ(ص)نے فرمایا: کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تمہیں مجھ سے وہی نسبت ہے جو ہارون کو موسی سے تھی فرق صرف یہ ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔
اور میں علی پر سب و شتم نہیں کرسکتا کہ جب مجھے روز خیبر یاد آتا ہے کہ جب رسول خدا(ص) نے فرمایا: یقینا اس پرچم کو میں اسے دونگا جو خدا اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے اور خدا اسی کے ہاتھوں فتح نصیب کرے گا لہٰذا ہم سب اسی سوچ میں تھے کہ دیکھیں رسول اکرم(ص) کی نگاہ انتخاب کس پر ہے؟ کہ آنحضرت نے فرمایا: علی کہاں ہے؟ لوگوں نے جواب دیا: ان کی آنکھوں میں تکلیف ہے۔ فرمایا علی کو بلاو ٔ علی کو بلایا گیا، آنحضرت(ص)نے اپنے لعاب دہن کو علی کے چہرے پر ملا اور اپنا علم سونپا، خداوند متعال نے علی کے ہاتھوں ہی مسلمانوں کو فتح نصیب فرمائی۔
راوی کہتا ہے: خدا کی قسم جب تک سعد بن ابی وقاص مدینے میں رہے معاویہ نے ان سے کچھ نہ کہا۔ ۲
حاکم نیشا پوری کا کہنا ہے: حدیث مو أخاة اور حدیث رایت (علم) پر بخاری و مسلم دونوں متفق ہیں۔ ۳
بخاری نے سہل بن سعد سے نقل کیا ہے کہ: رسول اکرم(ص) نے بروز خیبر فرمایا: یقینا کل میں یہ علم اسے دونگا کہ جس کے ہاتھوں خدا فتح و کامرانی نصیب کرے گا وہ خدا اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے نیز خدا اور اس کا رسول بھی اس سے محبت کرتے ہیں۔
----

1 الاختصاص، ص ۲۱۲ .
2 المستدرک علی الصحیحین، ج ۳، ص ۱۰۸ ؛نیز اس کے خلاصہ میں بھی ہے، صحیح مسلم، ج ۷، ص ۱۲۰ ، سنن ترمذی، ج ۵، ص ۳۰۱ ، وغیرہ
3 المستدرک علی الصحیحین، ج ۳، ص ۱۰۹

لہٰذا تمام لوگوں نے وہ رات اضطراب و پریشانی کے عالم میں بسر کی کہ دیکھینرسول خدا یہ علم کس کو عطا کرتے ہیں۔
جب صبح ہوئی تو ہم لوگ علم پانے کی امید لے کر رسول خدا کی خدمت میں حاضر ہوئے۔
آنحضرت نے فرمایا: علی بن ابی طالب کہاں ہیں؟ جواب دیا گیا: آنکھوں کی تکلیف میں مبتلا ہیں
فرمایا: علی کو لاو ٔ۔
علی آئے اور آنحضرت نے اپنا لعاب دہن ان کی آنکھوں پر ملا اور دعا فرمائی، درد اس طرح سے دور ہوا گویا علی کی آنکھوں میں کوئی تکلیف ہی نہ تھی۔
پھر انہیں علم دیا۔ علی نے عرض کی: یا رسول اللہ! ان لوگوں کے ساتھ اس وقت تک جنگ کروں گا جب تک کہ یہ لوگ ہماری طرح نہ ہوجائیں (ایمان لے آئیں)۔ جس کے بعد آنحضرت نے فرمایا: نرمی اور ثبات کے ساتھ بنا کسی عجلت کے میدان جنگ میں داخل ہونا، یہاں تک کہ ان کے لشکر کے مد مقابل

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

پهنچ جاو ٔ اس کے بعد انهیں اسلام کی دعوت دے کر ان پر واجب حق الله کی انهیں خبر دینا۔ پس خدا کی قسم! یقینا اگر خدا تمهارے هاتهوں ایک انسان کی بهی هدایت کردے تو یہ تمهارے لئے حمر نعم اور هر قیمتی شئے سے زیادہ بہتر هے۔ ۱

یہ بات مخفی نهیں کہ آنحضرت کا یہ فرمانا: علم اسے دونگا جو خدا اور اس کے رسول سے محبت کرتا هے اور خدا اور اس کا رسول بهی اس سے محبت کرتے هیں۔ اس راز سے پردہ اٹهاتا هے کہ اصحاب رسول میں سوائے حضرت علی (ع)کے کوئی بهی شخص مذکورہ بالا صفت سے متصف نہ تها، ورنہ رسول اکرم(ص)کی جانب سے صرف علی سے اس صفت کو مختص کرنا بغیر ترجیح و سبب کے هوگا اور بارگاہ قدسی رسول اکرم(ص) عقلی و شرعی باطل امور سے مبرّا و منزہ هے۔

علم کا عطاء کرنا اور علی کے هاتهوں فتح، حدیث منزلت هی کی تفسیر هے اس کے معنی یهی هیں کہ علی هی وہ هستی هے کہ جس کے ذریعے خداوند تعالی نے اپنے پیغمبر کی پشت کو مستحکم فرمایا اور اپنے نبی کے دست و بازو کی مدد عطا فرمائی۔

----

1 صحیح البخاری، ج ۵، ص ۷۶ ، و ج ۴، ص ۱۲ ، و ص ۲۰ ، و ص ۲۰۷ ، نیل الاوطار، ج ۸، ص ۵۵ ، و ۵۹ ، فضائل الصحابہ، ص ۱۶ ، مسند احمد، ج ۱، ص ۹۹ ، وص ۱۸۵ ،و ج ۴، ص ۵۲ ، صحیح مسلم، ج ۵، ص ۱۹۵ ، و ج ۷، ص ۱۲۰ ، و ۱۲۲ ، سنن ابن ماجہ، ج ۱، ص ۴۵ ؛سنن الترمذی، ج ۵، ص ۳۰۲ ، السنن الکبری للبیہقی، ج ۶، ص ۳۶۲ ، و ج ۹، ص ۱۰۷ ، و ۵۲۲ ، مسند سعد بن ابی ، ۱۳۱ ؛ مجمع الزوائد، ج ۶، ص ۱۵۰ ، و ج ۹، ص ۱۲۳ ، وغیرہ، مصنف ابن ابی شیبہ، ج ۸، ص ۵۲۰ ؛ ۱۰۸ و... و ص ۱۴۵ ، وقاص، ص ۵۱ ، بغیة الباحث، ص ۲۱۸ ، کتاب السنة، ص ۵۹۴ ، وغیرہ، السنن الکبریٰ، ج ۵، ص ۴۶ ،۵۳۱ ، ۱۱۶ ، مسند ابی یعلی، ج ۱، ص ۲۹۱ ، و ج ۱۳ ، ص ۵۲۲ ، خصائص امیر المومنین (علیہ السلام) ص ۴۹ وغیرہ، و ۸۲ ، ۱۹۸ ، و ج ۷ ،۱۸۷ ، صحیح ابن حبان، ج ۱۵ ، ص ۳۷۷ ، و ۳۸۲ ، المعجم الاوسط، ج ۶، ص ۵۹ ، المعجم الکبیر، ج ۶، ص ۱۶۷

۲۳۸ ، مسند الشامین، ج ۳، ص ۳۴۸ ؛ دلائل النبوة، ص ۱۰۹۲ ، الفائق فی ، ۷۷ ، و ج ۱۸ ، ص ۲۳۷ ،۳۶ ،۳۵ ، ۱۷ و ۳۱ ، ص ۱۳

غریب الحدیث، ج ۱، ص ۳۸۳ ، الاستیعاب، ج ۳، ص ۱۰۹۹ ، شرح نهج البلاغہ لابن ابی الحدید، ج ۱۱ ، ص ۲۳۴ ، و ج ۱۳ ، ص ؛ ۱۲۳ و ۱۶۳ ، ۱۸۶ ؛ النظم الدرر السمطین، ص ۹۸ ، و ۱۰۷ ؛ کنز العمال، ج ۱۰ ، ص ۴۶۶ ، و ص ۴۶۸ ، و ج ۱۳ ، ص ۱۲۱ ، ۲۶۷ ، شرح السنة للبغوی، ج ۱۴ ، الطبقات الکبریٰ، ج ۲، ص ۱۱۱ ؛ التاریخ الکبیر، ج ۲، ص ۱۱۵ ؛ الثقات لابن حبان، ج ۲، ص ۱۲

؛ ۸۱ و... و ۴۳۲ ، ص ۱۱۱ ، تاریخ بغداد، ج ۸، ص ۵، تاریخ مدینةدمشق، ج ۱۳ ، ص ۲۸۸ ، و ج ۴۱ ، ص ۲۱۹ ، و ج ۴۲ ، ص ۱۶

اُسد الغابة، ج ۴، ص ۲۶ ، و ۲۸ ، ذیل تاریخ بغداد، ج ۲، ص ۷۸ ، البدایة و النهایة، ج ۴، ص ۲۱۱ و...، و ج ۷، ص ۲۵۱ و ۳۷۲ ، وغیرہ، السیرة النبویة، ج ۳، ص ۷۹۷ ، سبل الهدیٰ و الر شاد، ج ۲، ص ۳۲ ، و ج ۵، ص ۱۲۴ ، و ج ۱۰ ، ص ۶۲ ، ینابیع المودة ج ۱

ص ۱۶۱ ، ج ۲، ص ۱۲۰ ، و ۲۳۱ ، و ۳۹۰ ؛اور اهل سنت کے دوسرے حوالہ جات .

، رسائل المرتضیٰ، ج ۴، ص ۱۰۴ ، الدعوات، ص ۶۳ ، زبدة البیان، ص ۱۱ ، کشف الغطاء، ج ۱، ص ۱۱ ، الکافی، ج ۸ ، ص ۳۵۱ ، علل الشرائع، ج ۱، ص ۱۶۲ ، باب ۱۳۰ ، ح ۱، الخصال، ص ۲۱۱ ، و ص ۳۱۱ ، و ۵۵۵ ،الامالی للصدوق، ص ۶۰۴ ۸۹ و ۴۹۶ ، ۵۳۷ ، و ج ۲ ، المجلس السابع والسبعون، ح ۱۰ ، روضة الواعظین، ص ۱۲۷ ، مناقب امیرالمومنین (ع) ، ج ۱، ص ۳۴۵

۱۹۵ و ، وغیرہ؛ المسترشد، ص ۲۹۹ ، و ۳۰۰ ، و ۳۴۱ ، و ۴۹۱ ، و ۵۹۰ ، شرح الاخبار، ج ۱، ص ۳۰۲ ، و ج ۲، ص ۱۷۸،۱۹۲

، ۱۹۷ ؛ النکت الاعتقادیہ، ص ۴۲ ، الارشاد، ج ۱، ص ۶۴ ، الاختصاص، ص ۱۵۰ ،۱۵۷ ،۸۶ ،۶۸ ، ۲۰۹ ؛ الافصاح، ص ۳۴ ؛ ۳۸ ، و ۵۴۶ ، و ۵۹۹ ، الاحتجاج، ج ۱، ص ۴۰۶ ، و ج ۲، ص ۶۴ ۳۰۷ ، و ۰ ، الامالی للفمید، ص ۵۶ ، الامالی للطوسی، ص ۱۷۱

، ۱۳۹ و...، و ۱۸۸ ، و ۱۸۹ و ۲۱۹ ؛ الفضائل، ص ۱۵۲ ؛ التبیان، ج ۳ ، الخرائج الجرائح، ج ۱، ص ۱۵۹ ، العمدة، ص ۹۷ ، و ۱۳۱

۲۰۱ ، نیز شیعوں کے بہت سے منابع۔ ، ص ۵۵۵ ، و ج ۹، ص ۳۲۹ ، مجمع البیان، ج ۳، ص ۳۵۸ ، و ج ۹

۶۶

مزید برآں، آنحضرت(ص)کا یہ فرمانا کہ خداوند تعالی علی کے هاتهوں کا فتح عطافرمائے گا،

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

اس امر کا بیانگر ھے کہ فعل الٰھی علی کے ھاتھوں اسی طرح جاری ھوتا ھے جس طرح پیامبر کے
ھاتھوں جاری ھوا جس کے بارے میں قرآن کریم نے فرمایا: وَمَا رَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ رَمٰی ۱
اور خود جناب امیر سے بھی یہ نقل ھوا ھے کہ آپ نے فرمایا: خدا کی قسم! میں نے در خیبر کو
جسمانی طاقت سے نہیں اکھاڑا تھا ۲۔ جی ھاں، جس کے ھاتھوں خداوند متعال در خیبر کو فتح کروائے وھی
یداللہ ھے، کیا خدا کی افضل ترین مخلوق کے دست و بازو بجز یداللہ کے کسی اور وسیلے سے مستحکم
ھوسکتے ھیں:
اِنَّ فِی ذَلِکَ لَذِکْرَی لِمَنْ کَانَ لَہُ قَلْبٌ اَوْ اَلْقَی السَّمْعَ وَھو شَہِیْدٌ ۳

تیسری حدیث
اس حدیث کو حاکم نیشابوری نے مستدرک ٤ اور ذھبی نے تلخیص ٥میں بریدہ اسلمی سے نقل کیا
ھے کہ اس نے کہا:"میںایک غزوہ میں علی(ع) کے ساتہ یمن گیا اور آپ(ع) کا ایک عمل مجھ پرناگوار
گذرا۔ رسول خدا(ص) کی خدمت میں حاضر ھو کرمیں نے علی(ع) پر نکتہ چینی شروع کی۔ میں نے دیکھا
رسول خدا(ص) کے چھرے کا رنگ متغیر ھوگیااور آپ(ص) نے فرمایا: اے بریدہ! آیا میں مومنین کی
نسبت ان پر خود ان سے زیادہ اختیار نہیں رکھتا ؟ میں نے کہا : ھاں، یا رسول اللہ(ص)، آپ نے فرمایا:
جس جس کا میں مولا ھوں علی(ع) اس کے مولا ھیں۔"
اوریہ وھی غدیر خم والا بیان ھے جسے آنحضرت(ص) نے بریدہ سے بھی فرمایاھے،اور واقعہ غدیر خم کو اکابر محدثین،
مو رٔخین اور مفسرین ٦ نے اپنے اپنے فن میں موضوع کی مناسبت سے ذکر کیا

----

1 سورہ انفال آیت ۱۱۱ ،، ترجمہ: تم نے نہیں پھینکا جس وقت تم نے پھینکا بلکہ خدا نے پھینکا.
2 دیکھئے: کتاب بہ یاد اول مظلوم روزگار، ص ۱۲۷ .
3 سورہ ق آیہ ۳۷ ،ترجمہ: اس میں شک نہیں کہ جو شخص (آگاہ) دل رکھتا ھے یا کان لگا کر حضور قلب سے سنتا ھے اس کے لئے اس میں کافی نصیحت ھے.
4 مستدرک صحیحین ج ۳ ص ۱۱۰ ،مناقب امیر المومنین علیہ السلام ج ۲ ص ۴۲۵ ، کشف الغمہ فی معرفة الائمة، ج ۱ ص ۲۹۲ اور دوسری کتب.
5 ذیل المستدرک، ج ۳، ص ۱۰۹ .
، ۳۷۲ ، ج ۵ ،۳۷۰ ،۳۶۸ ، ۳۳۱ و ج ۴، ص ۲۸۱ ،۱۵۲ ،۱۱۹ ، ۸۴ و ۱۱۸ ، 6 فضائل الصحابہ، ۱۴ ، مسند احمد، ج ۱
۴۵ ، المستدرک علی الصحیحین، ج ۳، ص ۱۱۶ ، اور اس کی تلخیص میں بھی ، ۴۱۹ ؛ سنن ابن ماجہ، ج ۱ ،۳۷۰ ،۳۶۶ ،۳۴۷
۵۳۳ ، اور اس کی تلخیص میں بھی موجود ھے؛ ، موجود ھے، ص ۱۳۴ ، اور اس کی تلخیص میں بھی موجود ھے، ص ۳۷۱
۱۶۴ ؛ فتح الباری، ج ۷، ص ۶۱ ؛ المصنف لعبد الرزّاق، ج ۱۱ ، ص ، مجمع الزوائد، ج ۷، ص ۱۷ ، ج ۹، ص ۱۰۳ وغیرہ، ص ۱۲۰
۲۱۰ وغیرہ، ۳۲۲ ، مصنف ابن ابی شیبة، ج ۷، ص ۴۹۵ وغیرہ، الاحاد والمثانی، ج ۴، ص ۳۲۵ ، ۲۲۵ ، معیار الموازنة ۷۲
۱۳۰ وغیرہ؛ خصائص امیر المومنین علیہ ،۱۰۸ ، ۵۹۰ وغیرہ، السنن الکبری للنسائی، ج ۵، ص ۴۵ ، وغیرہ، کتاب السنة، ۵۵۲
۳۷۶ ، المعجم ، ۹۴ وغیرہ؛ المسند ابی یعلی، ج ۱، ص ۴۲۹ ، ج ۱۱ ، ص ۳۰۷ ؛ صحیح ابن حبان، ج ۱۵ ،۶۴ ، السلام، ص ۵۰
، ۷۰ ، ج ۸ ، ۳۶۹ ، ج ۶، ص ۲۱۸ ، ج ۷ ،۳۲۴ ،۲۷۵ ، ۷۱ ؛ المعجم الاوسط، ج ۱، ص ۱۱۲ ، ج ۲، ص ۲۴ ، الصغیر، ج ۱، ص ۶۵
۱۷۱ وغیرہ، ص ۱۹۴ ،۱۷۰ ، ۱۷۳ وغیرہ، ج ۵، ص ۱۶۶ ، ۱۸۰ ، ج ۴، ص ۱۷ ، ص ۲۱۳ ؛ المعجم الکبیر، ج ۳، ص ۱۷۹
۲۱۲ و ج ۱۲ ، ص ۷۸ ، ج ۱۹ ، ص ۲۹۱ ؛ مسند الشامین، ج ۳، ص ۲۲۳ ، شرح نہج البلاغہ لابن ابی الحدید، ۲۰۴، ، وغیرہ، ۲۰۳
،۱۰۹ ، ج ۳، ص ۲۰۸ ، ج ۴، ص ۷۴ ، ج ۶، ص ۱۶۸ ، ج ۸، ص ۲۱ ؛ اور اس کتاب کے دیگر موارد؛ نظم الدر السمطین، ص ۹۳

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

، ۶۴۳ ؛ کنز العمال، ج ۱، ص ۱۸۷ وغیره، ج ۵، ص ۲۹۰ ، ج ۱۱ ، ص ۳۳۲ ، ۱۱۲ ؛ موارد الظمان، ص ۵۴۳ ، الجامع الصغیر، ج ۲
، ۲۵۱ وغیره، ۳۵۲ ، ۱۳۱ ، اور اس کتاب کے دیگر موارد، شواهد التنزیل، ج ۱، ص ۲۰۰ ، ۶۰۸ وغیره، ج ۱۳ ، ص ۱۰۵ ،۶۰۳
، ۲۹۳ ، ج ۵، ص ۱۸۲ ؛ تاریخ بغداد، ج ۷، ص ۳۸۹ ، ۳۸۱ وغیره ۳۹۱ ؛ تفسیر ابن کثیر، ج ۲، ص ۱۵ ، الدرّ المنثور، ج ۲، ص ۲۵۹
،۳۲۱ ،۳۰۷ ،۲۷۴ ، ۲۳۳ ، ج ۳، ص ۹۲ ، ۳۶۹ ، ج ۲ ، ۲۸۴ ، ج ۱۲ ، ص ۳۴۰ ، ج ۱۴ ، ص ۲۳۹ ؛ اُسد الغابہ، ج ۱، ص ۳۶۷ ، ج ۸
۲۸۳ ؛ ذیل تاریخ بغداد، ج ۳، ص ۱۰ ، اور اهل سنت کے بہت سی دیگر کتابیں۔ ،۲۷۶ ،۲۰۸ ، ۲۰۵ ، ج ۴، ص ۲۸ ، ج ۵، ص ۶
؛ ۱۳۰ ؛ الاقتصاد للشیخ الطوسی، ص ۲۱۶ ، الهدایة للشیخ الصدوق، ص ۱۴۹ ، ص ۱۵۰ ؛ رسائل المرتضیٰ، ج ۳، ص ۲۰
۲۹۴ ، ج ۴، ص ۵۶۷ ، ج ۸، ص ۲۷ ؛ دعائم الاسلام، ج ۱، ص ، الرسائل العشر للشیخ الطوسی، ص ۱۳۳ ، الکافی، ج ۱، ص ۲۸۷
، ۱۴۸ ، ح ۶۸۶ ، ج ۲، ص ۳۳۵ ، حدیث ۱۵۵۸ ، الصلاة فی مسجد غدیر خم؛علل الشرائع، ج ۱ ، ۱۹ ؛ من لایحضره الفقیہ، ج ۱ ۱۶،
،۴۷۹ ،۳۱۱ ،۲۱۹ ، ۲۱۱ ، ۱۶۴ ، ج ۲، ص ۵۸ ؛ الخصال، ص ۶۶ ،۶۴ ، ص ۱۴۳ ، عیون اخبار الرضا علیہ السلام، ج ۱، ص ۵۲
؛۳۳۷ ، ۶۷۰ ؛ کمال الدین و تمام النعمة، ص ۲۷۶ ،۴۲۸ ،۱۸۶ ،۱۸۵ ،۱۸۴ ،۱۴۹ ، ۵۷۸ ؛ الامالی للصدوق، ص ۴۹ ،۴۹۶
۶۷ ؛ المجازات النبویة للشریف الرضی، ص ۲۱۷ ؛ خصائص الائمہ، ص ۴۲ ؛ تہذیب ،۶۶ ، التوحید، ص ۲۱۲ ؛ معانی الاخبار، ۶۵
۵۳۶ ؛ مناقب امیر المومنین علیہ السلام، ، ۳۵۰ ؛ الایضاح، ص ۹۹ ،۱۰۳ ، الاحکام، ج ۳، ص ۲۶۳ ؛ الروضة الواعظین، ص ۹۴
؛۶۳۲ ، ۳۶۲ ، ج ۲، ص ۳۶۵ ؛ اور اس کتاب کے دیگر مقامات، المسترشد، ص ۴۶۸ وغیره، ۶۲۰ ،۱۷۱ ،۱۳۷ ، ج ۱، ص ۱۱۸
۲۶۰ ؛ اور اس کتاب کے ، دلائل الامامة، ص ۱۸ ؛ شرح الاخبار، ج ۱، ص ۹۹ وغیره، ۲۲۸ وغیره، ۲۴۰ وغیره، ج ۲، ص ۲۵۵
۳۵۱ ؛ الاختصاص، ص ۷۹ ؛ امالی شیخ مفید، ، ۴۸۵ ؛ کتاب الغیبة، ص ۶۸ ؛ الارشاد، ج ۱، ص ۱۷۶ ، دیگر موارد، ج ۳، ص ۴۹۶
، ۳۳۳ وغیره، ۳۴۳ ،۳۳۲ ،۲۷۲ ،۲۵۵ ،۲۵۴ ،۲۴۷ ،۲۲۷ ، ۲۲۳ ؛ کنز الفوائد، ص ۲۲۵ وغیره؛ الامالی للطوسی، ص ۹ ،۸۵
۹۲ وغیره، ۲۷۱ ، اور اس ، ۲۰۷ ؛ العمدة، ۸۵ ، ۱۵۵ ؛ الخرائج و الجرائج، ج ۱ ،۹۶ ، ۵۵۵ وغیره؛ الاحتجاج، ج ۱، ص ۷۵ ۵۴۶،
۳۲۰ ؛ تفسیر ،۳۰۷ ،۱۰۰ ،۹۸ ، ۳۳۲ وغیره، ج ۲ ،۳۲۹ ،۳۲۷ ،۳۸۱ ،۲۵۰ ، کتاب کے دیگر موارد، تفسیر العیاشی، ج ۱، ص ۴
۴۹۵ وغیره، ،۴۹۰ ، ۳۴۵ وغیره، ۴۵۱ ،۱۳۰ ،۱۲۴ ،۱۱۰ ، ۲۰۱ ؛ تفسیر فرات الکوفی، ۵۶ ، ۳۰۱ ، ج ۲ ، القمّی، ج ۱، ص ۱۷۴
۱۱۹ اور شیعوں کی بہت سی ،۵۹ ، ۳۸۳ ، ج ۸، ص ۱۲۵ ، ج ۱۰ ،۳۸۲ ، ۵۷۴ ؛ مجمع البیان، ج ۳، ص ۲۷۴ ، ۵۰۳ وغیره، ۵۱۶
دیگر کتابیں۔

۶۷

ھے، بلکہ بزرگا ن اھل لغت نے اس واقعہ کو لغت کی کتابوں میں بھی نقل کیا ھے، مثال کے طور پر ابن درید نے جمهرة اللغة میں کھا ھے :((غدیر معروف وھوالموضع الذی قام فیہ رسول اللّٰہ(ص)خطیبا یفضّل ا مٔیر المو مٔنین علی ابن ابی طالب (ع) ۱

اور تاج العروس میں کلمہ ((ولی))کے ضمن میں کھا کہ :((الذی یلی علیک ا مٔرک...
ومنہ الحدیث : من کنت مولاہ فعلی مولاہ))اور ابن اثیر، ”نھایہ“ میں کلمہ ((ولی))کے ضمن میں کہتا ھے ((وقول عمر لعلیّ: ا صٔبحت مولی کل مومن، ا یٔ ولی کل مومن))

اور حدیث غدیر اھل سنت کے نزدیک صحیح سلسلہ اسناد کے ساتہ نقل ھوئی ھے، اگرچہ سلسلہ ھائے اسناد اتنے زیادہ ھیں کہ صحت سند کی ضرورت باقی نھیں رہتی۔

حافظ سلیمان بن ابراھیم قندوزی حنفی نے ینابیع المودة میں کھا ھے :” مشھور و معروف مو رٔخ جریر طبری نے حدیث غدیر خم کو پچھتر مختلف سلسلہ اسناد کے ساتہ نقل کیا ھے اور اس موضوع پر ((الولایة))کے نام سے مستقل کتاب بھی لکھی ھے۔ اسی طرح حدیث غدیرکو ابوالعباس احمد بن محمد بن سعید بن عقدہ نے بھی روایت کیا ھے اور اس موضوع پر ((الموالاة))کے نام سے مستقل کتاب لکھی ھے اور اس حدیث کو ایک سو پچاس مختلف سلسلہ اسناد کے ساتہ ذکر کیا ھے۔“

اور اس کے بعد لکھا ھے کہ :”علامہ علی بن موسی اور ابو حامد غزالی کے استاد امام الحرمین علی ابن محمد ابی المعالی الجوینی تعجب کرتے ھو ئے کھا کرتے تھے : میں نے بغداد میں ایک جلد ساز کے پاس روایات غدیر کے موضوع پر ایک جلد دیکھی کہ اس پر لکھا تھا :یہ پیغمبر اکرم(ص) کے اس قول ((من کنت مولاہ فعلی مولاہ))کے سلسلہ ھائے اسناد کے سلسلے میں اٹھائیسویں جلد ھے۔ انتیسویں جلد اس کے بعد آئے گی۔“ ۲

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

ابن حجر اپنی کتاب تہذیب التہذیب ۳میں حضرت علی(ع) کے حالات زندگی کا تذکرہ کرتے ہوئے،
ابن عبد البر سے اس حدیث کو حضرت علی(ع)، ابو ھریرہ، جابر، براء بن عازب اور زید ابن ارقم کے
واسطوں سے نقل کرنے کے بعدکہتا ھے:”اس حدیث کے ذکر شدہ سلسلہ ھائے اسناد کے کئی گنا دوسرے
سلسلہ ھائے اسناد، ابن جریر طبری نے اپنی کتاب میں جمع کیے ھیں۔اور ابوالعباس بن عقدہ نے سلسلہ اسناد کو جمع کرنے
میں خاص توجہ کی ھے اور حدیث کو ستّر یا اس سے زیادہ اصحاب سے نقل کیا
ھے۔“
امیر المومنین(ع) کی ولایت اور خلافت بلا فصل پر اس حدیث کی دلالت واضح و روشن ھے۔
اگرچہ لفظ ((مولیٰ)) متعدد معنی میں استعمال ھوا ھے، لیکن جن قرائن سے یہ بات ثابت ھے کہ
اس حدیث میں مولیٰ سے ولایت امر مراد ھے ان میں سے بعض کو ھم یہاں ذکر کرتے ھیں :
۱۔ اس مطلب کوبیان کرنے سے پہلے حضرت رسول خدا(ص) نے اپنی رحلت کی خبر دی اور
قرآن وعترت کی پیروی کی تاکید فرمائی اور فرمایا کہ یہ دونوں ایک دوسرے سے ھر گز جدا نہیں ھوں
گے۔ اس کے بعد اس عنوان کے ساتھ کہ جس جس کامیں مولاھوں علی (ع)اس کے مولاھیں، حضرت
علی(ع) کا تعارف کروانا اس بات کی دلیل ھے کہ اس سے آنحضرت(ص) کا مقصد ایسے شخص کی
پہچان کروانا ھے کہ جس شخص اور قرآن سے تمسک رکھتے ھوئے امت، آپ(ص)کے بعد ضلالت
وگمراھی سے نجات پا سکتی ھے۔
----

1 جمهرة اللغة، جزء اول ص ۱۰۸ .
2 ینابیع المو دة، ج ۱ص ۱۱۳ .
3 تہذیب التہذیب، ج ۷، ص ۲۹۷ .

۲۔اس عظیم اجتماع کو حج سے واپسی کے دوران فقط یہ بتانے کے لئے کہ علی(ع) اھل ایمان کا
دوست، اور مددگار ھے، تپتے ھوئے صحراء میں روکنا اور پالان شتر سے منبر بنانا، آپ(ص) کے مقام
خاتمیت کے ساتھ تناسب نہیں رکھتا، بلکہ یہ خصوصیات اس امر کی نشاندھی کرتی ھیں کہ کوئی اھم
اعلان کرنا مقصود تھا اور لفظ مولا سے ولایت امرھی مراد ھو سکتی ھے۔
۳۔واحدی نے اسباب النزول میں ابی سعید خدری سے نقل کیا ھے کہ
إِلَيْکَ مِنْ رَّبِّکَ وَإِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَہ وَاللهُ يَعْصِمُکَ مِنَ النَّاسِ> ۱ غدیر خم کے روز، علی بن ابی
طالب(ع) کی شان میں نازل ھوئی ۲۔
آیت کریمہ کے شان نزول سے معلوم ھوتاھے کہ جس مطلب کی تبلیغ کے لئے رسول خدا(ص)
مامور تھے اس کی دو خصوصیات تھیں:
اول۔مرتبے کے اعتبار سے اس کی تبلیغ اتنی زیادہ اھمیت کی حامل ھے کہ خداوند متعال فرما
رھا ھے :”اگر اسے انجام نہ دیا تو تبلیغ رسالت ھی کو انجام نہ دیا۔“
دوم۔یہ کہ اس تبلیغ میں خدا تمھیں بچانے والا ھے، یعنی معلوم ھوتا ھے کہ اس اعلان کے بعد
منافقین کی سازشوں کا سلسلہ چل پڑے گاجو آپ(ص)کے ظھور اورتوسیع حکومت کے بارے میں اھل
کتاب سے سن کر اس حکومت کو حاصل کرنے کے لئے آنحضرت(ص) سے آملے تھے، لہٰذا ((مولیٰ))
کے معنی، ولایت امرکے علاوہ اور کچھ نہیں ھوسکتے۔
۴۔خطیب بغدادی نے ابوھریرہ سے روایت نقل کی ھے کہ:”جو اٹھارہ ذی الحجہ کو روزہ رکھے
اس کے لئے ساٹھ ماہ کے روزے لکھے جاتے ھیں اور یہ غدیر خم کا دن ھے، جب نبی اکرم(ص) نے علی
بن ابی طالب(ع) کا ھاتھ پکڑ کر فرمایا : آیا میں مومنین کا مولاھوں ؟سب نے کھا :ھاں، یا رسول الله(ص)،
تو فرمایا: جس جس کا میں مولاھوں علی(ع) بھی اس کے مولاھیں۔
یہ سن کر عمر بن خطاب نے کھا : بخٍ بخٍ یا ابن ابی طالب، آپ میرے اور تمام مسلمانوں کے مولا

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

قرار پائے ، پھر خدا نے یہ آیت نازل فرمائی ٣
وہ چیز جس کے ذریعے اکمال دین واتمام نعمت خدا ھے اور جس کی وجہ سے دین اسلام خدا کے نزدیک پسندیدہ ھے، وہ احکامِ خدا کے معلم اور انھیں عملی جامہ پھنانے والے کا تعین ھے۔
۵۔نور الابصار میں شبلنجی نے لکھاھے ٤:"امام ابو اسحاق ثعلبی اپنی تفسیر میں نقل کرتے ھیں کہ: سفیان بن عیینہ سے پوچھا گیا کہ آیت ١کس کی شان میں نازل ھوئی ھے؟

----

1 سورہ مائدہ ، آیت ٦٧ ۔"اے پیغمبر آپ اس حکم کو پھنچادیں جو آپ کے پروردگار کی طرف سے نازل کیا گیا ھے اور آگر آپ نے یہ نہ کیا تو گویا اس کے پیغام کو نھیں پھنچایا اور خدا آپ کو لوگوں کے شر سے محفوظ رکھے گا"۔
٢٥٧ و ٤٠٢ ، و ج ٢، ص ٣٩١ و ٤٥١ ؛ الدرّ ،٢٥٥، ٢٥۴ ، 2 اسباب النزول ص ١٣٥ ؛ شواھد التنزیل، ج ١، ص ٢٤٩ المنثور، ج ٢، ص ٢٩٨ ؛ الفتح الغدیر، ج ٢، ص ٦٠ ؛ المعیار و الموازنۃ، ص ٢١۴ ، تاریخ مدینۃ دمشق، ج ۴٢ ، ص ٢٣٧ ؛ ینابع ٢٨٥ ، و ج ٣، ص ٢٧٩ ۔ ، المودۃ، ج ١، ص ٣٥٩ ، و ج ٢، ص ٢۴٨
؛ دعائم الاسلام، ج ١، ص ١٥ ؛ رسائل المرتضیٰ، ج ٣، ص ٢٠ ، و ج ۴، ص ١٣٠ ؛ الکافی، ج ١، ص ٢٨٩ ، و ٢٩٠ ؛ الامالی، للصدوق، ص ۴٣٥ ، مجلس نمبر ٥٦ ، ح ١٠ ، و ص ٥٨۴ ؛ کشف الغطاء، ج ١، ص ١٠ ؛ التوحید، ص ٢٥۴ ، و ٢٥٦ ٣٨٢ ؛ المسترشد، ص ، ٩٢ ؛ مناقب امیر المومنین (ع)، ج ١، ص ١۴٠ ، و ١٧١ ، و ج ٢، ص ٣٨٠ ، روضۃ الواعظین، ص ٩٠ ۴٦٥ ، و ۴٧٠ ، و ٦٠٦ ؛ شرح اخبار، ج ١، ص ١٠۴ ، و ج ٢، ص ٢٧٦ ، و ٣٧۴ ؛ الارشاد، ج ١، ص ١٧٥ ؛ الاحتجاج، ج ١، ص ١٥٢ ؛ تفسیر ابی حمزۃ الثمالی، ص ، ٧٠ ؛ مناقب آل ابی طالب، ج ٣، ص ٢١ ، و ٢٣ ؛ العمدۃ، ص ٩٩ ؛ الطرائف، ص ١٢١ و ١۴٩ ١٧۴ ، و ج ٢، ص ٢٠١ ؛ تفسیر ، ٣٣١ وغیرہ، و ج ٢، ص ٩٧ ؛ تفسیر القمّی، ج ١، ص ١٧١ ، ١٦٠ ، تفسیر عیاشی، ج ١، ص ٣٢٨
١٢٩ وغیرہ، إعلام الوری، ج ١، ص ٢٦١ ، اور شیعوں کے دیگر منابع و مدارک۔ ، فرات الکوفی، ص ١٢۴
3 تاریخ بغداد ج ٨ ص ٢٨۴ ؛ شواھد التنزیل، ج ١، ص ٢٠٠ وغیرہ، و ج ٢، ص ٣٩١ ؛ تاریخ مدینۃ دمشق، ج ۴٢ ، ص ٢٣۴ ؛ البدایۃ و النھایۃ، ج ٧، ص ٣٨٦ ، المعیار و الموازنۃ، ص ٢١٢ ، ینابیع المودۃ، ج ٢، ص ٢۴٩ ؛ نیز اھل سنت کے ،٢٣٣ دیگر منابع۔
٢۴۴ ؛ الطرائف، ص ١۴٧ ؛ رسائل المرتضیٰ، ج ۴، ص ١٣١ ؛ الاقتصاد، ص ٢٢٠ ؛ الامالی ، العمدۃ، ص ١٠٦ و ١٧٠ للصدوق، ص ٥٠ ، مجلس نمبر ١، ح ٢؛ روضۃ الواعظین، ص ٣٥٠ ؛ تفسیر فرات کوفی، ص ٥١٦ ؛ خصائص الوحی المبین، ص ٩٧ ؛ اور شیعوں کے دیگر منابع و مآخذ۔
4 نور الابصار، ص ٨٧ ۔(فصل مناقب سیدنا علی بن ابی طالب ابن عم الرسول و سیف اللہ المسلول میں ذکر کیا ھے)
٣٧٠ ، شواھد ، اسی طرح رجوع فرمائی، نظم درر السمطین، ص ٩٣ ، الجامع لاحکام القرآن، ج ١٨ ، ص ٢٧٩ ، ینابع المودۃ، ج ٢ التنزیل، ج ٢، ص ٣٨١ ، اور اھل سنت کے دیگر منابع۔

اس ______نے کھا:مجہ سے تم نے ایسے مسئلے کے بارے میں سوال کیا ھے جسے تم سے پھلے کسی اور نے نھیں پوچھا۔ میرے لئے میرے والد نے جعفر بن محمد اورانھوں نے اپنے اجداد سے حدیث بیان کی ھے کہ غدیر خم کے مقام پر جب رسول خدا(ص) نے لوگوں کو بلایا اور سب جمع ھوچکے تو آپ(ص) نے علی علیہ السلام کا ھاتہ پکڑکر فرمایا:((من کنت مولاہ فَعليّ مولاہ))،اس طرح یہ بات شھروں میں مشھور ھونے لگی اور جب یہ خبر حارث بن نعمان فھری تک پھنچی تو وہ رسول خدا(ص) کے پاس آیا اور کھا: اے محمد(ص)! تو نے حکم دیا تھا کہ خدا کی وحدانیت اور تیری رسالت کااقرار کریں، سو ھم نے اقرار کیا، تو نے حکم دیا کہ پانچ وقت کی نمازیں پڑھیں، ھم نے قبول کیا، زکات دینے کو کھا، ھم نے قبول کیا، حکم دیا کہ رمضان کے روزے رکھیں ھم نے قبول کیا، حج کرنے کا حکم دیا، ھم نے یہ بھی مان لیا، لیکن تم اس پر بھی راضی نہ ھوئے اور اپنے چچا زاد بھائی کا ھاتہ پکڑکر اسے ھم پر فضیلت دینا چاھی اور کھا ((من کنت مولاہ فعليّ مولاہ))،آیا یہ تمھارا فیصلہ ھے یا خداوند عزوجل کا حکم ھے ؟
پیغمبر اکرم(ص) نے فرمایا:والذی لا إلہ إلا ھو، یقینا یہ خداوند عزوجل کا حکم ھے۔
حارث بن نعمان سوار ھونے کے لئے اپنی سواری کی طرف بڑھااور کھا:بار الھا! جو کچہ محمد(ص) کہہ رھا ھے اگر یہ سچ ھے تو ھم پر آسمان سے سنگ یا دردناک عذاب نازل فرما۔
ابھی وہ اپنی سواری تک نہ پھنچا تھا کہ خدا وند عزوجل نے پتھر نازل فرمایا جو اس کے سر پر آیااور دوسری طرف سے نکل گیا او ر وہ وھیں مر گیا۔ اس موقع پرخداوند عزوجل نے یہ آیت نازل فرمائی

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

اس میں کسی قسم کے شک وتردید کی گنجائش نهیں کہ علی(ع) کے بارے میں، لوگوں نے
رسول خدا(ص) سے فضائل سن رکھے تھے۔ وہ بات جو حارث بن نعمان جیسے افراد کے لئے نئی،
شهروں میں منتشر شدہ اور نا قابل یقین فضیلت تھی، وہ رسول خد ا(ص) کی جانب سے، علی(ع) کے
لئے،مولیٰ اور ولی هونے کا اعلان تھا، جو اس جیسے افراد برداشت نہ کر سکتے تھے، نہ یہ کہ مولی کے
کوئی دوسرے معنی هوں۔
۶۔احمد بن حنبل نے مسند میں ٣، فخر رازی نے تفسیرمیں ٤،خطیب بغدادی نے تاریخ بغداد میں ٥
اور ان کے علاوہ دوسروں ٦ نے بھی اس روایت کو نقل کیا هے، لیکن هم فقط مسند احمد کی روایت پر اکتفا
کرتے هیں :
احمد نے براء بن عازب سے نقل کیا هے کہ اس نے کہا: هم رسول خدا(ص) کے ساتھ همسفر
تھے۔ غدیر خم کے مقام پر رکے، نماز جماعت کے لئے بلایا گیا، رسول خدا(ص) کے لئے دو درختوں
کے نیچے جھاڑو دی گئی،آپ(ص) نے نماز ظهر ادا کی اور علی(ع) کا هاتھ پکڑ کر فرمایا: کیا تم لوگ
نهیں جانتے کہ میں مومنین سے ان کی اپنی نسبت اولی هوں؟ سب نے کها:ها ں، فرمایا:کیا تم نهینجانتے
هو کہ مینهر مومن سے خود اس کی نسبت اولی هوں ؟سب نے کها:هاں، پھر آپ نے علی(ع) کا هاتھ بلند
کر کے فرمایا ((من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللّٰهم وال من والاہ وعاد من عاداہ))۔براء بن عازب کهتا هے: اس
کے بعد عمر نے علی (ع)کے ساتھ ملاقات کی اور آپ سے کها((هنیئاً یا ابن ابی طالب، اصحبت وامسیت
مولی کل مومن ومومنة))۔
شرح الاخبار، ج ١، ص ٢٣٠ ؛ مناقب آل ابی طالب، ج ٣، ص ٤٠ ، تفسیر فرات کوفی، ص ٥٠٥ ؛ الطرائف، ص ١٥٢ ؛
مناقب آل
ابی طالب، ج ٣، ص ٤٠ ، اور شیعوں کے دیگر منابع۔
----

1 سورہ معارج، آیت ١۔"ایک مانگنے والے نے واقع هونے والے عذاب کا سوال کیا"۔
2 سورہ معارج، آیت ١،٢،٣ ۔"ایک مانگنے والے نے واقع هونے والے عذاب کا سوال کیا۔جس کا کافروں کے حق میں کوئی واقع کرنے والا نهیں هے۔ بلندیوں والے خدا کی طرف سے هے"۔
3 مسند احمد بن حنبل ، ج ۴، ص ٢٨١ ۔
4 تفسیر کبیر ، ج ١٢ ، ص ۴٩ ،آیہ کی تفسیر کے ذیل میں۔
5 تاریخ بغداد، ج ٨، ص ٢٨۴ ۔
6 نظم درر السمطین، ص ١٠٩ ؛ ذخائر العقبیٰ، ص ۶٧ ؛ تاریخ مدینة دمشق، ج ۴٢ ، ص ٢٢٠ وغیرہ؛ البدایة و النهایة، ٢٨٥ ؛ اور اهل سنت کے دیگر منابع و مآخذ۔ ، ١٠١ ، ج ٢، ص ١٥٨ ، ٩٨ ، ج ٧،ص ٣٨۶ ؛ ینابیع المودة، ج ١ اور شیعہ منابع میں بھی ذکر هے: مناقب امیر المومنین علیہ السلام، ج ١، ص ۴۴٣ ، ج ٢، ص ۴۴١ ؛ المسترشد، ص ۴٥ ؛ الطرائف، ص ١٥٠ ؛ اختیار معرفة الرجال، ج ١، ص ٨٧ ، اور شیعوں کے دیگر منابع و ، ۴٧٢ ؛ مناقب آل ابی طالب، ج ٣ مآخذ۔

عمر جیسے شخص سے اس طرح کی مبارک باد، ایک ایسی چیز کے لئے جس میں حضرت
علی(ع) کے ساتھ دوسرے مومنین بھی شریک هوں، دوستی کے معنی میں نهیں، بلکہ بلا شبہ مبارک باد کا
یہ انداز کسی خاص فضیلت کے لئے هی هوسکتا هے اور وہ فضلیت زعامت امت ومنصب خلافت رسول
خدا(ص) کے سوا کچھ نهیں۔
٧۔اکابر اهل سنت کی ایک جماعت مثلاابن حجر عسقلانی نے الا صابة میں ١، ابن اثیر نےاسد الغابة
میں ٢ اور دیگر علماء نے اس حدیث کو نقل کیا هے۔هم ابن اثیر کی روایت پر اکتفا کرتے هیں :
"ابو اسحاق کهتا هے :میرے لئے اس حدیث کو بیان کرنے والوں کی تعداد اتنی زیادہ هے کہ میں
بیان نهیں کرسکتا، کہ علی(ع) نے رحبہ کے مقام پر رسول خدا(ص) کے اس قول ((من کنت مولاہ فعلی
مولاہ اللّٰهم وال من والاہ وعاد من عاداہ))کو سننے والوں کو طلب کیا، ایک گروہ نے اٹھ کر گواهی دی کہ
انهوں نے اسے رسول خدا(ص) سے سنا هے،جب کہ کچھ لوگوننے اسے چھپایا اور جنهوں نے وهاں

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

گواهی نہ دی تھی،اندھے ہونے اور آفت میں گرفتار ہونے سے پہلے نہ مرے۔"

حضرت علی(ع) کا اس روایت کے ذریعے اتمام حجت کرنا اور گواہی کے لئے لوگوں کو طلب کرنا اس بات کا کھلا ثبوت ہے کہ حدیث میں، منصب ولایت امر اور زعامت امت ہی مراد ہے۔

۸۔ولایت علی ابن ابی طالب(ع) کو بیان کرنے سے پہلے آنحضرت(ص) نے فرمایا: "خدا میر ا مولاہے اور میں ہر مومن کا مولاہوں۔" خدا آپ(ص)کا مولاہے یعنی خدا کے علاوہ کسی اور کو آنحضرت(ص) پر ولایت حاصل نہیں اور جس طرح سے خدا آپ(ص) کا مولاہے، آپ بھی اسی طرح ہر مومن کے مولاہیں اور اہل ایمان پر جو ولایت آنحضرت(ص) کو حاصل ہے حضرت علی(ع) کو بھی وہی ولایت حاصل ہے۔ اور واضح وروشن ہے کہ اس ولایت سے رسول خدا(ص) کی خلافت مراد ہے۔

۹۔حضرت علی(ع) کا اس طرح تعارف کرانے سے پہلے آپ(ص)نے اس جملے کے ذریعے اعتراف واقرار لیا کہ ((ا لَست ا وْلی بکم)) سب نے کہا:ہاں یارسول اللہ، اور یہ وہی اولویت ہے جسے خداوند متعال نے قرآن میں فرمایا ہے ۳

اور اس کے بعد یہ فرمایا: "جس جس کا میں مولاہوں، علی بھی اس کے مولاہیں"،اور جملہ ((ا لَست ا وْلی بکم))کو پہلے ذکر فرما کر کلمہ ولی کے بارے میں تمام شبہات کو برطرف کر دیا، اور اس طرح یہ مطلب واضح کر دیا کہ مومنین کی نسبت جو اولیت آپ(ص) کو حاصل ہے، حضرت علی علیہ السلام کے لئے بھی وہی الوہیت ثابت ہے۔

حدیث چہارم:

چوتھی حدیث جناب ختمی مرتبت(ص) کا وہ فرمان ہے جس میں آپ نے جناب امیرعلیہ السلام سے یوں فرمایا: "انت منی وانا منک" ٤ اس حدیث کو بخاری کے علاوہ دیگر اکابر ائمہ حدیث نے بھی نقل کیا ہے۔

----

1 الاصابہ فی تمییز الصحابہ، ج ۴، ص ۳۰۰ ،پہلی قسم عبد الرحمن بن مد لج.
۱۰۷ ، السنن الکبری ، 2 اسد الغابہ ، ج ۳، ص ۳۲۱ ، مسند احمد بن حنبل، ج ۱، ص ۱۱۹ ، مجمع الزوائد، ج ۹، ص ۱۰۵ ، للنسائی، ج ۵، ص ۱۳۱ وغیرہ، مسند ابی یعلی، ج ۱، ص ۴۲۸ ؛ البدایۃ والنہایۃ، ج ۵، ص ۲۲۹ ؛ السیرۃ النبویۃ، ابن کثیر، ج ۴ ،۱۷۱ ، ۱۰۰ وغیرہ، ۱۳۲ ؛ المعجم الاوسط، ج ۷، ص ۷۰ ، المعجم الکبیر، ج ۵ ، ۴۱۸ ، خصائص امیرالمومنین علیہ السلام، ص ۹۶
شرح نہج البلاغہ لابن ابی الحدید، ج ۱۹ ، ص ۲۱۷ ؛ تاریخ مدینۃ دمشق، ج ۴۲ ، ص ۲۰۵ اور اہل سنت کے دیگر منابع.
۳۳۴ وغیرہ؛ ، ۱۰۰ ؛ الامالی للطوسی، ص ۲۷۲ ، مناقب امیر المومنین علیہ السلام، ج ۲، ص ۳۷۲ ، شرح الاخبار، ج ۱ العمدۃ، ۹۳ ؛ الطرائف، ص ۱۵۱ اور شیعوں کی دیگر کتابیں.
3 سورہ احزاب ، آیت ۶."بے شک نبی تمام مومنین سے ان کے نفس کی بہ نسبت زیادہ اولیٰ ہے".
4 صحیح بخاری ، ج ۳، ص ۱۶۸ ، کتاب الصلح باب کیف یکتب ھذا... وج ۴، ص ۲۰۷ ، باب مناقب علی بن ابی طالب، ج ۵، ص ۸۵ ، باب عمرۃ القضاء؛ مسند احمد بن حنبل ،ج ۱، ص ۹۸ و ۱۱۵ ، وج ۵، ص ۲۰۴ ؛وصحیح ابن حبان، ج ۱۱ ، ص ۲۲۹ و
۲۳۰ ؛ سنن الکبریٰ للبیہقی، ج ۸، ص ۵؛ مجمع الزوائد، ج ۹، ص ۲۷۵ ؛ المنصف لعبد الرزاق، ج ۱۱ ، ص ۲۲۷ ؛ مصنف ابن ابی شیبہ، ج ۷، ص ۴۹۹ ؛ سنن الکبریٰ للنسائی، ج ۵، ص ۱۲۷ و ۱۴۸ و ۱۶۸ و ۱۶۹ ؛ خصائص امیر المومنین علیہ السلام ، ص ۸۸ و ۸۹
و ۱۲۲ و ۱۵۱ ؛ کنز العمال، ج ۵، ص ۵۷۹ ، وج ۱۱ ، ص ۵۹۹ و ۶۳۹ و ۷۵۵ و ج ۱۳ ص ۲۵۵ ،معانی قرآن، ج ۵، ص ۴۰ ، شواھد
التنزیل، ج ۲، ص ۱۴۳ ، الجامع لاحکام القرآن، ج ۱۳ ، ص ۶۰ ، وج ۱۵ ، ص ۲۱۵ ؛ تفسیر ابن کثیر، ج ۳، ص ۴۷۵ و ج ۴ ؛ ص ۲۱۸ ؛تاریخ بغداد، ج ۴، ص ۳۶۴ ؛ تاریخ مدینۃ دمشق، ج ۱۹ ، ص ۳۶۲ ،وج ۴۲ ، ص ۵۳ و ۶۳ و ۱۷۹ ؛تہذیب الکمال، ج ۵، ص ۵۴ البدایۃ االنہایۃ،ج ۴، ص ۲۶۷ ؛ اور اہل سنت کے دوسرے حوالہ جات .
؛ مناقب امیر المومنین علیہ السلام ، ص ۴۷۳ ؛ مناقب آل ابی طالب، ج ۱، س ۳۹۶ ؛ الخصال ، ص ۴۹۶ و ۵۷۳ و ۶۵۲
عیون اخبار الرضا علیہ السلام ،ج ۲، ص ۵۸ ،، باب ۳۱ ، ح ۲۲۴ ؛ الامالی للصدوق، ص ۶۶ المجلس الرابع، ح ۲، ص ۱۵۶ ، المجلس
الحادی والعشرون، ج ۱، ص ۳۴۲ ، المجلس الخامس والاربعون، ح ۲،اس کتاب سے دوسرے مورد ؛ کمال الدین وتمام النعمۃ، ، ص ۲۴۱ ؛ کفایۃ الاثر، ص ۱۵۸ ؛ روضۃ الواعظین، ص ۱۱۲ ،و ۲۹۶ ؛ المسترشد ، ص ۶۲۱ و ۶۳۴ و...شرح الاخبار، ج ۱، ص ۹۳
وج ۲، ص ۲۵۰ ؛ الارشاد، ج ۱، ص ۴۶ ؛ الامالی للمفید، ص ۲۱۳ ؛ الامالی للطوسی، ص ۲۰۰ و ۳۵۱ ؛ العمدۃ ، ص ۱۴۶ و ۲۰۱ ؛

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

اور دوسرے حوالاجات شیعہ۔

۷۱
اس میں کوئی شک نهیں کہ کمال عالم هستی، عقل ،علم، عبودیت اور اپنے اختیار سے اطاعتِ الٰهی کی بنا ء پر هے۔ اور انسان کی خلقت کا امتیازی پهلو بهی اسی عقل اور اپنے اختیار سے اطاعت الٰهی کے سبب هے۔ نیز انسان کی خلقت کا هدف و مقصد بهی یهی هے۔
بنا بر ایں انسان کا کمال عالم غیب سے اس کے مرتبہ اتصال اور نور وحی کے ذریعے اس کی عقل کے نورانی هونے سے وابستہ هے اور یهی مرتبہ نبوت هے۔
اور کمال مرتبہ نبوت، خالق کی جانب سے مخلوق کے لئے سفارت الٰهی کے عهدے پر فائز هوکر، ان کی عقول کو نور حکمت الٰهی سے منور کرنے سے وابستہ هے اور یہ مرتبہ رسالت هے
اور کمال مرتبہ رسالت، مرتبہ خاتمیت تک رسائی هے جو تا ابد زندہ رهنے والی شریعت کے ساته مبعوث هونے کا مقام هے اور انسانی کمال کی آخری حد بهی یهی هے۔ اور اس مرتبے کا مالک خاتم ماسبق اور فاتح مااستقبل ،صاحب اسم اعظم اور مثل اعلی یعنی حضرت محمد مصطفی(ص) هیں ۔
امیر المومنین علیہ السلام اس هستی کے مرتبے پر فائز هیں کہ جن کے بارے میں خداوند تعالی نے فرمایا: ۱
اور اس هستی نے آپ علیہ السلام کے بارے میں فرمایا: ”علیّ منی“ (علی مجه سے هے) یعنی عالم امکان کے اس گوهر یکتا سے علی کا اشتقاق هوا هے جو نفس قدسی بهی هے نیز تخلیق کائنات اور خلافت آدم کی علت غائیہ بهی۔
اور آنحضرت(ص)نے صرف اسی جملے پر اکتفاء نهیں کیا بلکہ اس کے بعد فرمایا: - ” وانا منہ“ تا کہ اس نکتے کو سمجها سکیں کہ ختمی مرتبت کے وجود اور ان کی بعثت کا مقصد و هدف اور اس بعثت کی حفاظت کی بنیاد (یعنی دین قویم و صراط مستقیم کی جانب ابتداء اً و استمراراً هدایت بجز علی اور ان کی معصوم اولاد کے علاوہ کسی اور کے ذریعے ممکن هی نهیں۔
بنا بر ایں یہ کس طرح ممکن هے کہ جو شخص پیغمبر سے اور پیغمبر اس سے هوں اس کے اور پیغمبر کے درمیان کوئی اور خلافت حد فاصل واقع هوجائے ۔

پانچویں حدیث:
فریقین کے اکابر ائمہ حدیث ، اس حدیث کی صحت پر متفق هیں کہ آنحضرت نے فرمایا:
علی مع القرآن والقرآن مع علی لن یتفرقا حتی یردا علی الحوض۔ ۲
اس حدیث کے معنی، قرآن مجید کی شناخت کے بعد هی واضح هوسکتے هیں۔ مندرجہ ذیل سطور میں بطور اختصار چند نکات ذکر کئے جارهے هیں۔
۱۔ آسمانی کتب میں قرآن مجید سے افضل کتاب موجود نهیں
مُتَشَابِہًا> ۳
۱

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

1 سورہ نجم آیت ۳: وہ تو اپنی نفسانی خواہش سے کچھ بولتے نہیں ہیں۔
2 علی(ع) قرآن کے ساتھ ہیں اور قرآن علی(ع) کے ساتھ جو کبھی بھی ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوسکتے، یہاں تک حوض کوثر پر میرے پاس پہنچ جائیں۔
المستدرک علی الصحیحین، ج ۳، ص ۱۲۴ ، نیز اس کتاب کے خلاصہ میں بھی یہ حدیث موجود ہے، المعجم الصغیر، ، ج ۱، ص ۲۵۵ ، المعجم الاوسط، ج ۵، ص ۱۳۵ ، الجامع الصغیر، ج ۲، ص ۱۷۷ ، کنز العمال، ج ۱۱ ، ص ۶۰۳ ، فیض القدیر، ج ۴
ص ۴۷۰ ، سبل الھدیٰ و الرشاد، ج ۱۱ ، ص ۲۹۷ ، ینابیع المودة، ج ۱، ص ۱۲۴ و ۲۶۹ ، نیز اہل سنت کے دیگر منابع۔
، ۲۹۷ ، الطرائف، ص، ۱۰۳ ، الاربعون حدیثاً، ص ۷۳ ، کشف الغمّہ، ج ۱، ص ۱۴۸ ، الاحتجاج، ج ۱، ص ۲۱۴،۲۲۵
الامالی شیخ طوسی، ص ۴۶۰ ، المجلس السادس عشر، ح ۳۴ ، و ص ۴۷۹ ، و ۵۰۶ ، نیز شیعوں کے دیگر منابع۔
3 سورہ زمر آیہ ۲۳ ، خدا نے قرآن کو نازل فرمایا جو کہ بہترین حدیث ہے ایسی کتاب جس کی آیات متشابہ ہیں۔

۲۔ خداوند متعال نے قرآن کریم کو ایسے اوصاف سے متصف فرمایا ہے کہ زبان ان کے بیان سے اور قلم ان کی تحریر سے عاجز ہے ۔
۲
< إِنَّہُ لَقُرْآنٌ کَرِيمٌ فِی کِتَابٍ مَکْنُونٍ > ۳
< وَلَقَدْ آتَيْنَاکَ سَبْعًا مِنْ الْمَثَانِی وَالْقُرْآنَ الْعَظِيمَ > ٤
< يَس وَالْقُرْآنِ الْحَکِيْم> ٥
۳۔ خداوند تعالی نے اپنے آپ کو معلم قرآن قرار دیا ہے۔< اَلرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْآنَ> ٦
۴۔ جبروت الٰہی سے جب امور نے اس کتاب میں تجلی کی ہے ان کی جانب اشارہ کرتے ہوئے ارشاد پروردگار ہے۔ ۷
۵۔ اسراز و رموز کے پردے میں مخفی، خداوند تعالیٰ کے قدرت نے آیات قرآن میں تجلّی کی ہے۔ اس کی نشاندھی کرتے ہوئے خداوند تعالی نے فرمایا:< وَلَوْ ا نَّ قُرْآنًا سُيِّرَتْ بِہِ الْجِبَالُ ا وْ قُطِّعَتْ بِہِ الْا رْضُ ا وْ کُلِّمَ بِہِ الْمَوْتَی> ۸
۶۔ یہ کتاب، مظہر علم و حکمت الٰہی ہے ۹
۱۰
۷۔ اس کتاب کے نازل کرنے پر خداوند تعالی نے خود اپنی تعریف و تمجید فرمائی ہے۔ <اَلْحَمْدُ لِلَّہِ الَّذِی ا نْزَلَ عَلَی عَبْدِہِ الْکِتَابَ وَلَمْ يَجْعَلْ لَہُ عِوَجَا > ۱۱
۸۔ اس کتاب عزیز سے تمسک رکھنے کے سلسلے میں آنحضرت فرماتے ہیں: پس جب بھی فتنے اور آشوب تم پر مشتبہ ہوکر تمھیں اپنی لپیٹ میں لے لیں تو قرآن کا رخ کرو کیونکہ قرآن یقینا ایسا شفیع ہے کہ جس کی شفاعت قبول کرلی گئی ہے، برائیوں کی خبر دینے والا ایسا مخبر ہے جس کی خبر مصدقہ ہے ۔ جو بھی اسے اپنا رہبر بنائے گا یہ جنت کی جانب اس کی رہبری کرے گا جو بھی اسے پس پشت رکھے گا یہ اسے جہنم کی جانب لے جائے گا قرآن بہترین راہوں کی جانب راہنمائی کرنے والا راہنما ہے۔ یہ وہ کتاب ہے جس میں تفصیل و بیان ہے اور حصول حقائق کا طریقہ یہ حق کو باطل سے جدا کرتی ہے اس کا کلام قطعی اور نپا تلا ہے۔ شوخی و مزاح نہیں۔ اس کا ایک ظاہر ہے اور ایک باطن۔ ا س کا ظاہرحکم اور باطن علم ہے۔ اس کے ظاہر حسین و جمیل اور باطن عمیق اور گہرا ہے ۔ اس کی حدود ہیں اور ان حدود کی بھی حدود ہیں۔ اس کی محیّر العقول باتیں نا قابل شمار ہیں اور اس کے عجائب و جدتیں کبھی پرانی نہ ہونگی۔ اس میں ہدایت کے چراغ ہیں۔ نور حکمت کے پرتو اسی سے نکلتے ہیں جو اسے سمجھ لے تو یہ کتاب طریق معرفت کے لئے اس کی دلیل و راہنما ہے۔“۔ ۱۲
----

1 سورہ اسراء آیہ ۹ ، بے شک قرآن اس راستہ کی ہدایت کرتا ہے، جو سب سے زیادہ سیدھی ہے۔
2 سورہ بروج آیہ ۲۰ ۔ ۲۱ ،بلکہ یہ قرآن مجید جو لوح محفوظ میں لکھا ہوا ہے۔
3 سورہ واقعہ آیہ ۷۷ ۔ ۷۸ ،بے شک یہ بڑے رتبہ کا قرآن ہے جو کتا ب (لوح) محفوظ میں لکھا ہوا ہے۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

4 سورہ حجر آیہ ۸۷ ، اور ھم نے تم کو سبع مثانی (سورہ حمد) اور قرآن عظیم عطاء کیا ھے۔
5 سورہ یس ۱۔ ۲، یس (اس) پر از حکمت قرآن کی قسم۔
6 سورہ رحمن۔ ۱۔ ۲،، خدای مھربان۔ تعلیم دی قرآن کی۔
7 سورہ حشر آیہ ۲۱ ، اگر نازل کرتے قرآن کو پھاڑ پر تو تم دیکھتے کہ کس طرح پھاڑ خشیت خدا سے ریزہ ریزہ ھوجاتے۔
8 سورہ رعد۔ آیہ ۳۱ ، ترجمہ: اور اگر کوئی ایسا قرآن (بھی نازل ھوا) ھوتا جس کی برکت سے پھاڑ (اپنی جگہ سے) چل کھڑے ھوتے یا اس کی وجہ سے زمین (کی مسافت) طے کی جاتی اور اس کی برکت سے مردے بول اٹھتے۔
9 سورہ نمل آیہ ۶،۔ اے رسول آیات قرآن عظیم از طرف خدای حکیم و دانا آپ پر وحی القاء ھوتی ھے۔
10 سورہ نحل آیہ ۸۹ ، ھم نے اس قرآن عظیم کو تم پر نازل کیا جو کہ ھر چیز کی حقیقت کو روشن کرتا ھے اور ھدایت و رحمت ھے۔
11 سورہ کھف آیت ۱۔ ھر طرح کی تعریف خدا ھی کو سزاوار ھے جس نے اپنے بندے محمد ((ص)) پر کتاب (قرآن) نازل کی اور اس میں کسی طرح کی کجی (خرابی) نہ رکھی۔
12 الکافی، ج ۲، ص ۵۹۹ ۔

جی ھاں، خداوند متعال نے اس کتاب میں اپنی مخلوق کے لئے تجلی کی ھے۔ جس ذات نے اس کتاب کو نازل کیا ھے اسی نے قرآنی آیات میں اور جس پر یہ کتاب نازل ھوئی ھے اس نے اپنی بالائی سطور میں اس قرآن کی تعریف کی ھے۔ کیا عظیم قدر و منزلت ھے اس شخص کی جسے ختمی مرتبت نے قرآن کے ھمراہ اور قرآن کو اس کے ھمراہ قرار دیا ھے۔

حامل حکمت قرآن ھونے کی بناء پر وہ ظاھر قرآن کے ھمراہ اور علم قرآن کا حامل ھونے کی بناء پر وہ باطن قرآن کے ھمراہ ھے ۔ یہ ھستی شمار نہ کئے جانے والے عجائبات اور کبھی ختم نہ ھونے والے محیّر العقول غرائبات کے ساتھ ھے۔ اور اس معیت و ھمراھی کی بنا ء پر گذشتہ تمام انبیاء پر نازل ھونے والی حکمت و کتاب، اس کے پاس ھے۔

فریقین کے اکابر مفسرین و محدثین ۱سے منقول روایات کے مطابق کلام مجید میں مذکور ”اُذُن واعیہ“ (تمام چیزوں کو اچھی طرح سے سننے والا کان) علی ھی ھے۔ جھاں ارشاد قدرت ھے: ”وَ تَعِیھَا اُذُنٌ وَاعِیَۃٌ“ ۲

وھی جس نے کھا: (سلونی فواللہ لاتسا لُونی عن شی یکون إلی یوم القیامۃ الاَّ حدثتکم بہ و سلونی عن کتاب اللہ، فو اللہ ما من آیۃ إلاَّ و ا نا ا عْلم ا بلیل نزلت ا مْ بنھار۔ ۳

اس ھستی کی کیا عظیم منزلت ھوگی کہ جسے رسول اکرم(ص) نے قرآن کے ھمراہ قرار دیا ھو۔

واضح ھے کہ ھمراھی اور معیت ھمیشہ دو طرفہ ھوا کرتی ھے یعنی جب علی قرآن کے ساتھ ھیں تو قرآن بھی یقینا علی کے ساتھ ھے لیکن اس کے باوجود آنحضرت نے علی مع القرآن فرما نے پر اکتفا ء نہ کیا بلکہ آپ علیہ السلام کی عظمت میں اضافہ کرتے ھوئے فرمایا: والقرآن مع علی، اور اس نکتے کو صرف اولوالالباب ھی درک کرسکتے ھیں۔

اس حدیث کے پھلے جملے میں علی سے کلام کی ابتداء کرنا اور قرآن پر ختم کرنا نیز دوسرے جملے میں قرآن سے ابتداء اور علی پر جملے کا اختتام کرنا وہ بھی فصیح و بلیغ ترین ھستی کی زبان سے، ایسے باریک و دقیق نکات پر مشتمل ھے کہ جس کی تشریح و تفسیر اس مختصر کتاب میں نھیں کی جاسکتی۔

المختصر یہ کہ انبیاء و مرسلین کے درمیان رسول امین سے افضل کوئی نھیں اور کیونکہ علی

1-علیہ السلام آنحضرت(ص)سے اور آنحضرت(ص)علی علیہ السلام سے ھیں (انت منی و انا منک) لہٰذا خدا کی افضل ترین مخلوق کے بعد بلا فصل آپ علیہ السلام ھی کا رتبہ ھے۔
ادھر دوسری طرف تمام آسمانی کتب میں قرآن مبین سے اعلی و ارفع کوئی کتاب نھیں، اور کیونکہ علی قرآن کے اور قرآن علی کے ساتھ ھے (علیّ مع القرآن والقرآن مع علی) لہٰذا قلب علی بن ابی
1 شرح نھج البلاغہ لابن ابی الحدید، ج ۷، ص ۲۲۰ ؛ نظم درر السمطین، ص ۹۲ ؛ کنز العمّال، ج ۱۳ ، ص ۱۳۵ ، ۱۷۷؛ ۳۶۲ وغیرہ؛ الجامع لاحکام القرآن، ج ۱۸ ، جامع البیان، ج ۲۹ ، ص ۶۹ ؛ اسباب النزول، ص ۲۹۴ ؛ شواھد التنزیل، ج ۲، ص ،

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

۳۶۱
، ص ۲۶۴ ؛ تفسیر ابن کثیر، ج ۴، ص ۴۴۱ ؛ الدر المنثور، ج ۶، ص ۲۶۰ ؛ تاریخ مدینة دمشق، ج ۳۸ ، ص ۳۴۹ ، ج ۴۱ ، ص ۴۵۵
ج ۴۲ ، ص ۳۶۱ ، اور اهل سنت کی دیگر کتابیں۔
بصائر الدرجات، ص ۵۳۷ ، الجزء العاشر، باب ۱۷ ، ح ۴۸ ؛ الکافی، ج ۱، ص ۴۲۳ ؛ عیون اخبار الرضا (علیہ السلام)،
ج ۲، ص ۶۲ ، باب ۳۱ ، ح ۲۵۶ ؛ روضة الواعظین، ص ۱۰۵ ؛ مناقب امیر المومنین علیہ السلام، ج ۱، ص ۱۴۲ وغیرہ؛ دلائل الامامة،
ص ۲۳۵ ؛ تفسیر العیاشی، ج ۱، ص ۱۴ ؛ تفسیر فرات الکوفی، ص ۴۹۹ ؛ التبیان، ج ۱۰ ، ص ۹۸ ؛ مجمع البیان، ج ۱۰ ، ص ۱۰۷ اور
شیعوں کی دیگر کتابیں۔
2 سورہ حاقہ، آیت ۱۲ ، اور اسے یاد رکھنے والے کان سن کر یاد رکھیں۔
3 مجه سے سوال کرو، خدا کی قسم مجه سے کوئی چیز نهیں پوچهوگے قیامت تک مگر یہ کہ میں اس کے بارے میں
خبر دوں گا، قرآن کے بارے میں سوال کرو، خدا کی قسم کوئی بهی آیت ایسی نهیں هے جس کے بارے میں میں نہ جانتا هوں کہ
یہ رات میں نازل هوئی هے یا دن میں۔
، فتح الباری، ج ۸، ص ۴۵۹ ، کنز العمال، ج ۳، ص ۵۶۵ ، اور تهوڑے سے فرق کے ساته شواهد التنزیل، ج ۱، ص ۴۲
تفسیر ثعالبی، ج ۱، ص ۵۲ ، الجامع لاحکامِ القرآن، ج ۱، ص ۳۵ ، الجرح و التعدیل، ج ۶، ص ۱۹۲ ، تہذیب الکمال، ج ۲۰ ، ص
، ۴۸۷ ، تہذیب التہذیب، ج ۷، ص ۲۹۷ ، انساب الاشراف، ص ۹۹ ، ینابیع المودة، ج ۲، ص ۱۷۳ ، و ۴۰۸ ، ذخائر العقبیٰ، ص ۸۳
تفسیر القرآن عبد الرزاق، ج ۳، ص ۲۴۱ ، الطبقات الکبری، ج ۲، ص ۳۳۸ ، تاریخ مدینة دمشق، ج ۴۲ ، ص ۳۹۸ میں، اور اهل سنت کے دیگر مصادر۔
مناقب آل ابی طالب، ج ۱، ص ۶۴ ؛ وصول الاخیار الی اصول الاخبار، ص ۴؛ المناقب، ص ۹۴ ؛ کشف الغمة، ج ۱، ص
۱۱۷ ؛ سعد السعود، ص ۲۸۴ ، تفسیر العیّاشی، ج ۲، ص ۲۸۳ ، اور شیعوں کے دیگر منابع و مآخذ۔

طالب علیہ السلام خداوند تعالی کی جانب سے نازل کردہ تمام امور کا آئینہ هے اب خواہ وہ امر هدایت هو،نور هو، حکمت هو یا کوئی بهی اور شئے۔
کیا ان تمام صفات سے متصف هونے کے بعد بهی کوئی شک و شبہ باقی رہ جاتا هے کہ رسول اکرم(ص) کی خلافت اور قرآن عظیم کی تفسیر کے لئے علی علیہ السلام کی ذات شائستہ ترین هے؟
کیا اس بات میں کوئی شک باقی رہ جاتا هے کہ علی علیہ السلام خدا پر ایمان رکھنے والے هر انسان کے مولا هیں کہ جس نے فرمایا: ۱ ۲

حدیث ششم:
وہ حدیث هے جس کی سند کے صحیح هونے کا محدثین اور رجالِ اهل سنت نے اعتراف کیا هے۔
اس کا خلاصہ یہ هے کہ کچه لوگ ابن عباس کے پاس آئے جو امیر المومنین(ع) کے بارے میں ناروا الفاظ استعمال کر رهے تهے، تو ابن عباس نے کها:ایسے شخص کے بارے میں ناروا کہہ رهے هو جو ایسی دس فضیلتوں کا مالک هے کہ اس کے علاوہ کسی اور کے لئے نهیں هیں۔
۱۔جنگ خیبر میں (جب دوسرے گئے اور عاجز هو کر پلٹ آئے تو) رسول خدا(ص) نے فرمایا:
ایسے شخص کو بهیجوں گا جسے خدانے هر گز ذلیل ورسوا نهیں کیا وہ خدا ورسول(ص)سے محبت کرتا هے اور خدا اور رسول(ص) اس سے محبت کرتے هیں۔
سب گردنیں اٹها اٹها کر دیکهنے لگے کہ وہ کون هے ؟ آنحضرت(ص) نے فرمایا: علی(ع) کهاں هیں؟ آپ دکهتی آنکهوں کے ساته آئے، رسول خدا سے شفا پانے کے بعد، آنحضرت(ص)نے علم کو تین مرتبہ لہرانے کے بعد علم علی(ع) کو دیا۔
۲۔فلاں کو رسول خدا(ص) نے سورہ توبہ کے ساته مشرکین کی جانب روانہ کیا، پهر اس کے پیچهے علی(ع) کو بهیجا اور اس سے سورہ لے کر فرمایا: یہ سورہ اس فرد کے علاوہ کوئی نهیں لے جاسکتا جو مجه سے هے اور میں اس سے هوں۔
۳۔رسول خد ا(ص) نے فرمایا: تم میں سے کون هے جو دنیا او رآخرت میں میرا ولی هو؟ کسی نے قبول نہ کیا، علی(ع)سے فرمایا:دنیا وآخرت میں تم میرے ولی هو۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

۴۔ خدیجہ کے بعد علی(ع) سب سے پہلے ایمان لائے۔
۵۔ رسول خدا(ص) نے چار افراد علی و فاطمہ وحسن وحسین علیھم السلام پر اپنی چادر اوڑھا کر فرمایا:
۶۔ علی(ع) وہ ھے جس نے اپنی جان کو رسول خدا(ص) پر فدا کیا، آنحضرت(ص) کا لباس پھن کر رات بھر آپ(ص) کے بستر پر سوئے اور صبح ھونے تک مشرکین آپ(ع) کو پیغمبر سمجھ کر پتھر برساتے رھے۔
۷۔ غروہ تبوک میں علی(ع) کو اپنا نائب بنا کر مدینہ میں رھنے کو کھا۔ جب علی(ع) رسول خدا(ص) کے فراق کی وجہ سے آبدیدہ ھوئے تو آپ(ص) نے فرمایا:آیا تم راضی نھیں ھوکہ تمھاری نسبت مجھ سے وھی ھو، جوھارون کو موسی سے تھی،سوائے اس کے کہ میرے بعد کوئی پیغمبر نھینھے۔
یقینامیرا جانا اسی وقت سزاوار ھے جب تم میرے خلیفہ ھو۔
۸۔رسول خدا(ص) نے علی(ع) سے فرمایا:میرے بعد تم ھر مومن ومومنہ کے ولی ھو۔
۹۔رسول خدا(ص) نے علی(ع) کے گھر کے دروازے کے علاوہ مسجد نبوی میں کھلنے والے تمام دروازوں کو بند کیا۔
۱۰ ۔رسو ل خدا(ص) نے فرمایا :((من کنت مولاہ فعلی مولاہ)) ۳

----

1 سورہ حشر آیہ ۷، اور جو تم کو رسول دے دیں وہ لے لیا کرو۔
2 سورہ نور آیہ ۵۴ ، اور رسول پر رسالت کامل کے ابلاغ کے علاوہ کچھ فرض نھیں ھے۔
3 مستدرک صحیحین، ج ۳، ص ۱۳۲ ،مسند احمد بن حنبل، ج ۱، ص ۳۳۰ ؛ سنن کبریٰ، ج ۵، ص ۱۱۲ ، معجم کبیر، ج ۱۲ ، ص ۷۷ ، فضائل الصحابہ لاحمد بن حنبل، ج ۲، ص ۶۸۲ ، حدیث نمبر ۱۱۶۸ ، اور اھل سنت کی دوسری کتابیں۔ تفسیر فرات الکوفی، ص ۳۴۱ ؛ شرح الاخبار، ج ۲، ص ۲۹۹ ، العمدة، ص ۸۵ و ص ۲۳۸ ، کشف الغمةفی معرفة الائمة، ج ۱، ص ۸۰ اور شیعوں کی دوسری کتابیں۔

آیا پیغمبر(ص) کی اس نص کے باوجود کہ تمام اصحاب کے ھوتے ھوئے فتح کاعلم علی(ع) کو دیا،صرف اس کو خدا اور رسول(ص)کا حبیب و محبوب کھا، خدا کے پیغام کو دوسروں سے لے کراسے دیا کہ ضروری ھے کہ علی(ع) مبلّغ کلام خدا ھو، کیونکہ وہ مجھ سے او رمیں اس سے ھوں، اسی طرح آنحضرت(ص) کی یہ تصریح کہ میرا جانا اس وقت تک سزاوار نھیں جب تک کہ تم میرے خلیفہ نہ ھو، علی(ع) کی ولایت مطلقہ و کلیہ کا بیان ((ا نٔت ولی کل مومن بعدی ومومنة)) اور ((من کنت مولاہ فعلی مولاہ))کیا اس سنت صحیحہ کے باوجود علی(ع) کی خلافت بلا فصل میں اھل نظر وانصاف کے لئے کسی قسم کے شک و تردید کی گنجائش باقی رہ جاتی ھے ؟!
اس مختصر مقدمے میں اس موضوع سے متعلق آیات واحادیث کی گنجائش نھیں، جیسا کہ پانچویں صدی ھجری کے نامور افراد میں سے حسکانی حنفی نے مجاھد جیسے بزرگ تابعین اور اعلامِ مفسرین سے نقل کیا ھے کہ علی(ع) کے لئے ستر فضیلتیں ایسی ھیں جن میں سے کوئی ایک بھی، پیغمبر اکرم(ص) کی کسی صحابی کو حاصل نھیں ھے، جب کہ اصحاب پیغمبر(ص) کے تمام فضائل میں علی(ع) ان کے شریک ھیں۔ ۱
اور ابن عبا س سے روایت کی ھے کہ قرآن کی جیسی تمام آیا ت کے مصادیق میں علی(ع) سب کے سید وسردار ھیں اور اصحاب محمد(ص)میں سے کوئی ایسا نھیں جس پر خدا نے ناراضگی کا اظھار نہ کیا ھو، جب کہ علی(ع) کو اچھائی کے علاوہ یاد نھینکیا۔ ۲
علی(ع) میں اٹھارہ فضیلتیں ایسی ھیں کہ اس امت کے کسی فرد کے پاس اس جیسی ایک فضیلت بھی ھو تو اس کے ذریعے نجات یافتہ ھوجائے اور بارہ فضیلتیں ایسی ھیں جو اس امت میں سے کسی کے پاس بھی نھیں ھیں۔ ۳
ابن ابی الحدید کھتا ھے:”ھمارے استاد ابوالہذیل سے پوچھا گیا:خدا کے نزدیک علی(ع) کا مقام

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

زیادہ بلند ھے یا ابو بکر کا ؟“
جواب دیا:” خدا کی قسم! خندق کے دن علی(ع) کا عمرو سے مقابلہ، تمام مھاجرین وانصار کے اعمال واطاعت کے برابر ھے، تم تنھاابو بکر کی بات کرتے ھو“ ٤
حنبلی مذھب کے امام، احمد کا کھنا ھے:((ماجاء لا حٔد من ا صٔحاب رسول اللّٰہ من الفضائل ماجاء لعلیّ بن ا بٔی طالب)) ٥
لغت وادب کے ماھر اور علم عروض کے بانی، خلیل بن احمد کے بقول:”کسی کے بھی فضائل یا دوستوں کے ذریعہ نشر ھوتے ھیں یا دشمنوں کے ذریعے۔ علی بن ابی طالب(ع) کے فضائل کو دوستوں نے خوف اور دشمنوں نے حسد کی وجہ سے چھپایا، اس کے باوجود آپ کے فضائل اس طرح سے نشر ھوگئے“ ٦
اگر دشمنوں کا حسد اور دوستوں کو خوف نہ ھوتا اور حکومتِ بنو امیہ و بنی عباس کی اندھیری راتوں کی تاریکیاں اس سورج پر پردے نہ ڈالتیں تو علی(ع) کی فضیلتوں کا نور آفاق کو کس طرح روشن و منور کر دیتا؟!
اس مقدس گفتگو کو آپ(ع) کی شان میں دو آیتوں کے ذکر پر ختم کرتے ھیں:
١۔ ٧
اکابر علمائے اھل سنت نے، اس آیت کے امیر المومنین(ع)کی شان میں نازل ھونے کا اعتراف کیا ھے،فخر رازی کی نقل کردہ حدیث کو بطور خلاصہ ملاحظہ فرمائیے:
----

1 شواھد التنزیل، ج ١، ص ٢۴ ۔
2 شواھد التنزیل، ج ١، ص ٣٢ ۔
3 شواھد التنزیل، ج ١، ص ٢٢ ۔
4 شرح نھج البلاغہ ابن ابی الحدید، ج ١٩ ، ص ۶٠ ۔
5 مستدرک صحیحین ،ج ٣، ص ١٠٧ ۔”جیسے فضائل علی کے لئے وارد ھوئے ھیں کسی دوسری صحابی کے لئے نھیں ھیں“۔
6 تنقیح المقال، ج ١، ص ۴٠٢ ۔
7 سورہ مائدہ، آیت ۵۵ ۔”بے شک فقط تمھاراولی خدا ھے اور اس کا رسول اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور نماز کو قائم کرتے ھیں اور حالت رکوع میںزکوة اداء کرتے ھیں“۔

”ابو ذر کہتے ھیں:میں نے ظھر کی نماز رسول خدا(ص) کے ساتھ ادا کی، ایک سائل نے مسجد میں آکر بھیک مانگی۔ کسی نے اسے کچھ نہ دیا، علی(ع) رکوع کی حالت میں تھے، آپ (ع)نے اس انگلی سے، جس میں انگوٹھی تھی،سائل کو اشارہ کیا، سائل نے آپ کے ھاتھ سے وہ انگوٹھی لے لی۔ پیغمبر اکرم(ص) نے خدا سے التجا کی اور فرمایا:خدایا! میرے بھائی موسی پیغمبر نے تجھ سے سوال کیا اور کھا : تو نے اس پر نازل کیا ، بار الھا!
میں محمد تیرا بندہ ھوں، مجھے شرح صدر عطا فرما، میرا کام آسان فرما اور میرے اھل سے علی کو میرا وزیر قرار دے۔اس کے ذریعے میری پشت کومضبوط فرما۔ ابو ذر کہتے ھیں: خدا کی قسم! ابھی رسول خدا(ص) کے کلمات ختم نہ ھوئے تھے کہ جبرئیل اس آیت کے ساتھ نازل ھوئے۔“ ١
رسول خدا(ص) کی دعا کے بعد اس آیت کا نازل ھونا آپ(ص) کی دعا کا اثر ھے،کہ جو مقام ھارون کو موسی کی نسبت حاصل تھا وھی مقام و مرتبہ علی(ع) کو رسول خدا(ص) کی نسبت عطا کیا گیا۔
اور اس آیت میں حرف عطف کی بنا پر جو الٰھی ولایت، رسول خدا(ص) کے لئے ھے، علی(ع) کے لئے بھی ثابت ھے۔اور لفظ ((إنما)) انحصار پر دلالت کی وجہ سے اس بات کو ثابت کرتا ھے کہ اس آیت میں خدا، رسول اور علی کی ولایت ایسی ولایت ھے جو صرف ان تین میں منحصر ھے اور ” ولی“ کے معانی میں سے اس کا معنی، ولایت امر کے علاوہ کچھ نھیں ھوسکتا۔
٢۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

وَا نْفُسَنَا وَ ا نْفُسَكُمْ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَعْنَةَ اللهِ عَلَى الْكَاذِبِيْنَ> ٢

اس آیت کریمہ میں اهل نظر کے لئے چند نکات هیں، جن میں سے تین نکات کی طرف،طویل تشریح سے گریز کرتے هوئے اشاره کرتے هیں۔

رسو ل خدا(ص)کامباهلہ کے لئے دعوت دینا آپ(ص)کی رسالت کی دلیل وبرهان هے، جب کہ نصاریٰ کا مباهلہ سے گریزنصرانیت کے بطلان اور آئین محمدی کی حقانیت کا اعتراف هے۔ لفظ ((ا نٔفسنا))امیر المومنین علی(ع) کی خلافت بلا فصل کی دلیل هے، کیونکہ نص قرآن کے مطابق نفسِ تنزیلی کے هوتے هوئے، جو در حقیقت وجودِ ختمی مرتبت(ص)کا تسلسل هے،کسی اور کی جانشینی هی نهیں۔

تمام جیّد مفسرین ومحدثین کا جس بات پر اتفاق هے وه یہ هے کہ((ا بٔنائنا))سے مراد حسن وحسین علیهما السلام، ((نسائنا))سے مراد فاطمة الزهر اسلام الله علیها اور((ا نٔفسنا))سے مراد علی ابن ابی طالب(ع) هیں۔ اس سلسلے میں ایک حدیث کا مضمون بطور خلاصہ ملاحظہ هو، جسے فخر رازی نے اس آیت کی تفسیر میں نقل کیا هے:

”رسول خدا(ص) نے جب نجران کے نصاریٰ کے سامنے اپنے دلائل پیش کر دئے اور وه اپنی جهالت پر قائم رهے تو آپ(ص) نے فرمایا: ”خدا نے مجهے حکم فرمایا هے کہ اگر تم دلیل نهیں مانتے هو تو میں تمهارے ساتھ مباهلہ کروں۔“ یہ سن کر انهوں نے کها:”اے ابو القاسم! هم جا رهے هیں، اپنے امور میں سوچ بچار کے بعد دوباره لوٹ کر آئیں گے۔“جب وه پلٹ کر گئے تو انهوں نے اپنے صاحب رائے، عاقب سے پوچها:”اے عبد المسیح! تیرا کیا مشوره هے؟“ تو اس نے کها: اے نصاریٰ تم جان چکے هو کہ محمد خد اکے فرستاده نبی هیں اور تمهارے لئے، عیسیٰ کے بارے میں کلامِ حق لائے هیں۔خدا کی قسم! کسی ایسی قوم نے پیغمبر کے ساتھ مباهلہ نهیں جس کے بڑے زنده بچے هوں اور چهوٹے پرورش پاسکے هوں، اگر تم نے اس کام کو انجام دیا تو جڑ سے اکهڑ جاؤگے۔ اگر اپنے دین پر باقی رهنا هی چاهتے هو تو اس سے رخصت هو کر اپنے شهروں کو لوٹ جاؤ۔“

ادهر رسول خدا اس حالت میں باهر آئے کہ حسین کو آغوش میں لئے هیں، حسن کا هاتھ تهامے هوئے هیں، فاطمہ (سلام الله علیها) آنحضرت کے پیچهے اور ان کے پیچهے پیچهے علی علیہ السلام آرهے هیں۔ آنحضرت(ص) نے ان سے فرمایا: ”جب میں دعا کروں، تم آمین کهنا۔“

نجران کے راهب نے کها:”اے گروه نصاریٰ،میں ایسے چهرے دیکھ رها هوں کہ اگر خدا سے چاهیں کہ پهاڑوں کو اپنی جگہ سے هٹا دے تو ان صورتوں اور رخساروں کے لئے پهاڑوں کو اپنی جگہ

----

1 تفسیر کبیر، فخررازی، ج ١٢ ، ص ٢۶ .

2 سوره آل عمران، آیت ۶١ ."پیغمبر علم آجانے کے بعد جو لوگ تم سے کٹ حجتی کریں ان سے کہہ دیجئے کہ آو هم لوگ اپنے اپنے فرزند، اپنی اپنی عورتوں اوراپنے اپنے نفسوں کو بلائیں اور پهر خدا کی بارگاه میں دعاکریں اور جهوٹوں پر خدا کی لعنت قراردیں"۔

سے هٹا دے گا،مباهلہ نہ کرنا کہ هلاک هوجاو گے اور قیامت تک روئے زمین پر ایک بهی نصرانی باقی نهیں رهے گا۔“

مباهلہ سے جان چهڑا کر صلح پر راضی هوگئے، مصالحت کے بعد رسول خدا(ص) نے فرمایا:”اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان هے! هلاکت اهل نجران کے نزدیک تهی۔ اگر مباهلہ وملاعنہ کرتے تو بندر اور سور کی شکلوں میں مسخ هوجاتے، یہ وادی ان کے لئے آگ بن جاتی اور ایک سال کے اندر اندر تمام نصاری هلاک هوجاتے۔“

اورروایت هے کہ جب آنحضر ت(ص) سیاه کساء میں باهر آئے تو سب سے پهلے حسن کو اس کساء میں داخل کیا، پهر اس کے بعد حسین، پهر جناب سیده اور اس کے بعد علی کو اور فرمایا

اللّٰہُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ ا هْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا>

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

اس کے بعد فخر رازی کہتا ھے:((واعلم ا نٔ هذه الروایة کالمتفق علی صحتها بین ا هٔل التفسیر والحدیث)) ١

اگر چہ اس آیت اور مورد اتفاق حدیث کی تشریح کی گنجائش تو نهیں، لیکن صرف دو نکات کی طرف اشاره کرتے هیں :

١۔باهر آتے وقت ان هستیوں کو کساء تلے جمع کرکے یہ ثابت کرنے کے لئے آیت تطهیر کی تلاوت فرمائی کہ ایسی مافوق العاده دعاجو اسباب طبیعی کو ناکاره بنا کر بلا واسطہ طور پر خد ا کے ارادے سے تحقق پیدا کرے، ضروری هے کہ هر رجس سے پاک روح کی جانب سے سبوح وقدوس کی بارگاه تک پهنچے کہ ٢ اور جس طهارت کا پروردگا ر عالم نے اراده کیا هے وه ان هستیوں میں هی پائی جاتی هے۔

٢۔نجران کے نصاری کے ساتہ رسول خدا(ص) کا مباهلہ، اس قوم کے لئے رحمت خدا سے دوری کی درخواست تهی اور وه دعا جس کی قبولیت سے انسان حیوان کی شکل میں منقلب هوجائے،خاک اپنی حالت تبدیل کرکے آگ بن جائے اور ایک امت صفحہ هستی سے مٹ جائے، یَّقُوْلَ لَہ کُنْ فَیَکُوْنُ> ٣ کے ارادے سے متصل هوئے بغیر نا ممکن هے۔ یہ انسان کامل کی منزلت هے کہ اس کی رضا وغضب خدا کی رضا وغضب کا مظهر هو اوریہ مقام حضرت خاتم(ص) اوران کے جانشین کا مقام هے۔وه واحد خاتون جو اس مقام پر فائز هوئیں، صدیقہ کبری کی هستی هے، جس سے یہ بات سامنے آتی هے کہ عصمت کبریٰ جو ولایت کلیہ اورامامت عامہ کی روح هے، فاطمہ زهرا علیها السلام میں موجود هے۔

اور یہ حدیث بهی، کہ علماء اهل سنت جس کے صحیح هونے کے معترف هیں، اسی امر کو بیان کر رهی هے کہ رسول خدا نے فرمایا:((فاطمة بضعة منی فمن ا غٔضبها ا غٔضبنی)) ٤ اورباوجود اس کے کہ قرآن وسنت کے حکم کے مطابق پیغمبر(ص) کا غضب، خدا کا غضب هے،علماء اهل سنت نے یہ حدیث بهی نقل کی هے: قال رسول اللّٰہ لفاطمة: ((إن اللّٰہ یغضب لغضبک ویرضی لرضاک)) ٥

جس کی رضا پر خدا بغیر کسی قید وشرط کے راضی اور جس کے غضب پر غضبناک هو، عقل کا تقاضا یہ هے کہ اس کی رضا وغضب، خطا اور هویٰ وهوس سے پاک هواور یهی عصمت کبریٰ هے۔

----

1 تفسیر کبیر، فخر رازی، ج ٨، ص ٨۵ ۔"جان لوکہ یہ وه روایت هے جس کے صحیح هونے پر اهل تفسیر وحدیث نے اتفاق کیا هے"۔

2 سوره فاطر ، آیت ١٠ ۔"پاکیزه کلمات اسی کی طرف بلند هوتے هیں"۔

3 سوره یس، آیت ٨٢ ۔"اس کا صرف امر یہ هے کہ کسی شئے کے بارے میں یہ کهنے کا اراده کر لے کہ هو جااور وه شئے هو جاتی هے"۔

4 صحیح بخاری باب مناقب فاطمہ سلام الله علیها، ج ۵، ص ٢٩ ۔"فاطمہ میرے بدن کا ٹکڑا هے جس نے اس کو غضبناک کیا اس نے مجہ کو غضبناک کیا۔"

5 مستدرک صحیحین، ج ٣، ص ١۵۴ ومعجم کبیر، ج ١، ص ١٠٨ والاحاد والمثانی، ج ۵، ص ٣۶٣ ۔"رسول خدا(ص)نے جناب فاطمہ زهرا سلام الله علیها کے لئے فرمایا:بے شک خدا وند عالم تمهارے غضب سے غضبناک هوتا هے اور تمهاری رضایت سے راضی هوتا هے"۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

ائمہ اثنا عشر

جو کچھ بیان ہو ا وہ مسئلہ امامت کے سلسلے میں مذہب حقہ کے مختصر دلائل تھے۔ ائمہ معصوم کی تعداد کے بارے میں اثنا عشری شیعوں کا عقیدہ یہ ہے کہ امام بارہ ہیں۔ پہلے: علی ابن ابی طالب ،دوسرے :حسن بن علی ، تیسرے: حسین بن علی ، چوتھے :علی بن الحسین ، پانچویں :محمد بن علی ،چھٹے : جعفر بن محمد ، ساتویں: موسی بن جعفر ، آٹھویں: علی بن موسی ، نویں: محمد بن علی ، دسویں: علی بن محمد ، گیارھویں:حسن بن علی ، بارھویں:حضرت محمد مھدی علیھم السلام۔علم، اجابتِ دعوت اور نصّ معصوم کے اعتبار سے، ان میں سے ہر ایک کی امامت کے تفصیلی دلائل، علیحدہ فرصت کے طلبگار ہیں۔

البتہ اہل سنت کی معتبر و قابل اعتماد کتب میں موجود، بعض ان روایات کی طرف اشارہ ضروری ہے، جن میں خود حضرت رسول خد ا(ص) نے اپنے بارہ خلفاء اور بارہ سربراھوں کا ذکر کیا ہے۔

۱۔صحیح بخاری: ((عن جابر بن سمرة قال:سمعت النبی(ص) یقول:یکون اثنا عشرا مُیرا فقال کلمة لم ا سْمعها، فقال ا بُی:إنہ قال:کلھم من قریش)) ۱

۲۔صحیح مسلم :((عن جابر بن سمرة قال:دخلت مع ا بُی علی النبی(ص) فسمعتہ یقول:إن ھذا الا مٔر لا ینقضی حتی یمضی فیھم اثنا عشر خلیفة، قال:ثم تکلم بکلام خفی علی، قال:فقلت لا بُی:ماقال؟ قال:کلھم من قریش)) ۲

۳۔صحیح مسلم:((عن جابر بن سمرة قال:سمعت النبی(ص) یقول:لایزال ا مُرالناس ماضیا ما ولیھم اثنا عشر رجلا، ثم تکلم النبی(ص) بکلمة خفیت علی، فسئلت ا بُی:ماذا قال رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ و سلم؟ فقال:کلھم من قریش)) ۳

۴۔صحیح ابن حبان :((سمعت رسول اللّٰہ(ص) یقول:یکون بعدی اثنا عشر خلیفة کلھم من قریش)) ٤

۵۔جامع ترمذی:((یکون من بعدی إثنا عشر ا مُیرا، قال :تم تکلم بشی لم ا فْھمہ، فسا لٔت الذی یلینی، فقال: قال: کلھم من قریش)) ٥

۶۔مسند احمد بن حنبل:((یکون بعدی إثنا عشر خلیفة،کلھم من قریش)) ٦

۷۔مسند احمد بن حنبل:((یکون بعدی إثنا عشر ا مُیرا، ثم لا ا دْری ماقال بعد ذلک، فسا لٔت القوم کلھم، فقالوا: قال:کلھم من قریش)) ٧

۸۔مسند احمد بن حنبل :((یکون بعدی إثنا عشر ا مُیرا، فتکلم فخفی علیّ، فسا لٔت الذی یلینی ا وْ إلی جنبی، فقال:کلھم من قریش)) ٨

۹۔مسند احمد بن حنبل :((یکون بعدی إثنا عشر ا مُیرا،قال:ثم تکلم فخفی علیّ ما قال، قال:فسا لٔت بعض القوم ا وْ الذی یلینی ماقال؟ قال:کلھم من قریش)) ٩

۱۰ ۔مسند ابن الجعد:((یکون بعدی اثنا عشر امیرا، غیرا نٔ حصینًا قال فی حدیثہ: ثم تکلم بشی لم ا فْھمہ، وقال بعضھم: فسا لٔت ا بُی، وقال بعضھم: فسا لٔت القوم فقال:کلھم من قریش)) ١٠

۱۱ ۔مسند ابی یعلی:((یقول:لا یزال الدین قائما حتی تقوم الساعة ویکون علیکم إثنا عشر خلیفة کلھم من قریش)) ١

----

1 صحیح بخاری ،کتاب احکام کے آخر میں، ج ۸۹ ص ۱۲۷ ، ومسند احمد حنبل، ج ۵، ص ۹۳ .
2 صحیح مسلم ، ج ۶، ص ۳،(کتاب الامارة، الخلافة فی قریش)
3 صحیح مسلم ، ج ۶، ص ۳،و مسند احمد حنبل، ج ۵، ص ۹۸ .
4 صحیح مسلم ، ج ۱۵ ، ص ۴۳ .
5 صحیح مسلم ، ج ۳، ص ۳۴۰ .
6 صحیح مسلم ، ج ۵، ص ۹۲ .

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

7 صحیح مسلم ، ج ۵، ص ۹۲ .
8 صحیح مسلم ، ج ۵، ص ۹۹ .
9 صحیح مسلم ، ج ۵، ص ۱۰۸ .
10 صحیح مسلم ، ص ۳۹۰ ، نمبر ۲۶۶۰ .

۱۲ ۔مسند احمد بن حنبل :((عن جابر بن سمرة قال: خطبنا رسول اللّٰہ(ص) بعرفات فقال:لا یزال ھذا الا مٔر عزیزا منیعا ظاھرا علی من ناواہ حتی یملک اثنا عشر کلھم، قال:فلم ا فٔھم ما بعد، قال:فقلت لا بٔی ما قال بعد ما قال:کلھم، قال:کلھم من قریش)) ۲
۱۳ ۔مستدرک حاکم :((عن مسروق قال:کنا جلوسا لیلة عند عبد اللّٰہ یقرئنا القرآن فسا لٔہ رجل فقال:یا ا بٔا عبدالرحمن ھل سا لٔتم رسول اللّٰہ(ص) کم یملک ھذہ الا مٔة من خلیفة؟ فقال عبد اللّٰہ:ماسئلنی ھذا ا حٔد منذ قدمت العراق قبلک، قال: سئلناہ، فقال:اثنا عشر عدة نقباء بنی اسرائیل)) ۳
اس موضوع سے متعلق روایات صرف ان مذکورہ کتب میں ذکر نہیں ہوئیں بلکہ ان کتب میں بھی ذکر شدہ روایات سے کہیں زیادہ روایات ذکر ہوئی ہیں،لیکن اختصار کی وجہ سے اس تعداد پر اکتفا کیا گیاھے۔ ٤
بارہ اماموں کے بارے میں رسول خدا(ص) سے منقول نصوص جنھیں عبداللہ بن عباس، عبداللہ بن مسعود، سلمان فارسی،ابی سعید خدری، ابی ذر غفاری، جابر بن سمرۃ،جابر بن عبداللہ،انس بن مالک،زید بن ثابت، زید بن ارقم،ابی عمامہ، واصلة بن اسقع،ابی ایوب انصاری، عمار بن یاسر، حذیفہ بن اسید، عمران بن حصین، سعد بن مالک، حذیفہ بن یمان اور ابی قتادہ انصاری جیسے بزرگ وجلیل القدر اصحاب کے علاوہ دوسرے بزرگان نے بھی روایت کیا ھے، کہ اختصار کے پیش نظر جن کے ذکر سے صرف نظر کیا جاتا ھے۔
اس روایت میں بعض خصوصیات کا تذکرہ ھے ،جیسے :
۱خلفاء کا فقط بارہ افراد پر مشتمل ھونا۔
۲۔ان بارہ افراد کی خلافت کا قیامت تک باقی رھنا۔
۳۔دین کی عزت واستقامت کا ان سے وابستہ ھونا۔
۴۔علمی وعملی اعتبار سے ان کے ذریعے دین کا قائم ھونا،کیونکہ قیامِ دین ان خلفاء کے ذریعے ھی ممکن ھے جو علمی اعتبارسے معارف وحقائقِ دین کو بیان کریں اور عملی اعتبار سے حق و قوانینِ عادلہ کو جاری کرنے والے ھوں اور ان دو اھم اجزاء کا میسر ھونا ان شرائط کے بغیر نا ممکن ھے، جس کے شیعہ، بارہ اماموں کے بارے میں قائل ھیں۔
۵نقباء بنی اسرائیل کی نظیر قرار دینے سے کشف ھوتا ھے کہ منصوب من اللہ ھیں، جیسا کہ اس آیتِ کریمہ میں بیان کیا گیا ھے ۵
۶۔ا ن سب کا قریش سے ھونا۔
آیا یہ خصوصیات رکھنے والے خلفاء طریقہ حقہ اثنا عشری اور بارہ اماموں کے علاوہ کھیں اور قابل انطباق ھیں؟!
----

1 صحیح مسلم ، ج ۱۳ ، ص ۴۵۶ .
2 صحیح مسلم ، ج ۵، ص ۹۳ .
3 صحیح مسلم ، ج ۴، ص ۵۰۱ .
4 مستدرک صحیحین، ج ۳، ص ۶۱۸ ، سنن ابی داو دٔ، ج ۴، ص ۱۰۶ ، نمبر ۴۲۸۰ مسند احمد حنبل، ج ۱، ص ۳۹۸ ، نمبر ۱۰۸ ؛ مسند ابی یعلی، ۱۰۷، ۱۰۶، ۱۰۱، ۹۷،۱۰۰، ۹۵، ۹۴، ۹۰، ۸۹، ۸۸، ۸۷ ، ۳۷۸۱ وص ۴۰۶ ، نمبر ۳۸۵۹ . ج ۵، ص ۸۶
۲۱۵، ۲۱۴، ۲۰۸، ۲۰۷، ۲۰۶، ۱۹۹، ۱۹۷ ، ج ۸، ص ۴۴۴ ، نمبر ۵۰۳۱ وج ۹، ص ۲۲۲ ، نمبر ۵۳۲۲ ، معجم کبیر، ج ۲، ص ۱۹۶

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

، ۱، نمبر ۱۰۳۱۰ وج ۲۲ ، ص ۱۲۰ ،الاحاد المثانی، ج ۳ ۲۵۵ ، وج ۱۰ ، ص ۵۷ ،۲۵۴ ،۲۵۳ ،۲۴۸،۲۴۰ ،۲۲۶ ،۲۲۳ ،۲۱۸ ، ص ۱۲۸ ، التاریخ الکبیر، ج ۳، ص ۱۸۵ ، نمبر ۶۲۷ وج ۸، ص ۴۱۰ ، تہذیب الکمال،ج ۳، ص ۲۲۳ ، ج ۳۳ ، ص ۲۷۲ ، نمبر ۷۳۳۵
الثقات،ج ۷، ص ۲۴۱ ، طبقات المحدثین باصبهان والواردین علیها، ج ۲، ص ۸۹ ، مسند ابی داو دٔ الطیالسی، ص ۱۰۵ ، نمبر ۷۶۷ و ص ۱۸۰ ، نمبر ۱۲۷۸ ، المعجم الاوسط، ج ۱، ص ۲۶۳ ، نمبر ۸۶۳ ، تعجیل المنفعه بزوائد رجال الائمة الاربعة، ص ۵۳۸ ، اور اهل سنت کے دیگر منابع.
کشف الغطاء، ج ۱، ص ۷، عیون الاخبار الرضا علیه السلام، ج ۱، ص ۴۹ ، باب ۶، ح ۹؛ الخصال ، ص ۴۶۷ وغیره؛ الامالی للصدوق، ص ۳۸۶ ، مجلس ۵۱ ، ح ۴، ص ۳۸۷ ، وغیره؛ کمال الدین و تمام النعمة، ص ۶۸ ، وغیره، ۲۷۱ ،وغیره؛ کفایة ؛ ۲۶۲ ، دلائل الامامة، ص ۲۰ ؛ شرح الاخبار ، ج ۳، ص ۳۵۰ و ۴۰۰ ، ۴۹ وغیره، روضة الواعظین، ص ۲۶۱ ، الاثر، ص ۳۵ ۱۲۰ وغیره؛ الغیبة للطوسی، ۱۲۸ وغیره؛ مناقب آل ابی طالب، ج ۱، ص ۲۹۵ ؛ العمدة، ص ، کتاب الغیبة، ص ۱۰۳ وغیره،، ۱۱۸ ۴۱۶ وغیره؛ الطرائف، ص ۱۶۹ وغیره، اور شیعوں کے دیگر منابع.
5 سوره مائده، آیت ۱۲ ۔"اور هم نے ان میں سے باره نقیب بهیجے".

کیا یزید اور یزید جیسوں کی خلافت میں، نقباء بنی اسرائیل جیسی اسلام کی عزت، امت کی نگهداشت اور ویسی حکومت میسر آسکتی هے ؟!
اور اهل سنت کے بعض محققین نے بهی اس بات کا اعتراف کیا هے کہ یہ حدیث نہ تو پیغمبر کے بعد کے خلفاء پر قابل انطباق هے،اس لئے کہ ان کی تعداد باره سے کم هے، نہ سلاطین نبی امیہ پر حمل کی جاسکتی هے، ان کے مظالم اور تعداد میں باره سے زیاده هونے کی وجہ سے،اور نہ هی ملوک بنی عباس پر قابلِ تطبیق هے، کیونکہ ان کی تعداد بهی باره سے زیاده هے اور انهوں نے بهی آیت ا سْٔئَلُکُمْ عَلَیْہِ ا جَْٔرًا إِلاَّ الْمَوَدَّةَ فِی الْقُرْبیٰ> 1 کا حق ادا نهیںکیا۔ یہ احادیث آنحضرت(ص) کی آل وعترت کے علاوه کسی اورمقام پر منطبق نهیں هو سکتیں کیونکہ وه اپنے اپنے زمانے میں باقی تمام بنی نوع انسان سے اعلم، اجل، اورع اور اتقی هونے کے ساته ساته حسب ونسب کے اعتبار سے بهی افضل واعلی اور دوسروں کی نسبت خدا کے نزدیک زیاده صاحب اکرام تهے۔ اهل علم وتحقیق اور اهل کشف وتوفیق نے ان هستیوں کو اسی مقام ومنزلت پر فائز پایا هے۔ ۲
اور سدی نے اپنی تفسیر میں نقل کیا هے :"چونکہ ساره کو هاجره کے ساته رهنا ناپسند تها خداوند کریم نے حضرت ابراهیم(ع) پر وحی نازل کی اور فرمایا: اسماعیل او ران کی والده کو یهاں سے سے "نبی تهامی کے گهر" یعنی مکہ لے جاؤ، میں تمهاری نسل کو پهیلاؤں گا اور میرے بارے میں کفر کرنے والوں پر انهیں قدرت عطا کروں گا اور اس کی نسل سے باره کو عظیم قرار دوں گا۔" ۳
اور یہ بات تورات میں سفر تکوین کے سترهویں باب میں موجو داس عبارت کے موافق هے کہ خدا نے حضرت ابراهیم سے فرمایا:"میں نے تمهاری دعا کو اسماعیل کے بارے میں بطور خاص قبول کیا، اب اپنی برکت سے اسے صاحب اولاد بنا ؤں گا اور اس کو بہت کثرت عطا کروں گا،اس سے باره سردار بنیں گے اور اس سے عظیم امت پیدا کروں گا۔"
اور باره ائمہ کی امامت، صحیح روایات اور معصوم سے مروی متواتر نصوص جو سند کی بحث سے بے نیاز هوتی هیں، کے ذریعہ ثابت هے۔ هم اس مقدمے میں "حدیثِ لوح" پر اکتفا کرتے هیں، جسے متعدد اسناد کے ساته، جن میں سے بعض معتبر هیں، بزرگ محدثین نے نقل کیا هے۔ هم ان میں سے دو روایات کو یهاں ذکر کرتے هیں :

پهلی روایت:
یہ وه روایت هے جسے شیخ صدوق ۺنے پانچویں امام(ع) اور انهوننے جابر بن عبد الله انصاری سے نقل کیا کہ جابر بن عبد الله انصاری نے کها: میں حضرت فاطمہ زهرا علیها السلام کی خدمت میں حاضر هوا، ان کے سامنے ایک لوح رکهی تهی جس پر اوصیا ء کے نام تهےمیں نے انهیں گنا تو باره تهے جن میں سے آخری قائم تهے، تین محمد اور چار علی تهے۔ ٤

دوسری روایت:

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

یہ حدیث اخبار غیبی پر مشتمل ھے اور خود اس کا متن اس کے مقام عصمت سے صادر ہونے پر گواہ ھے۔ اسے شیعہ اکابر محدثین جیسے شیخ مفید، شیخ کلینی،شیخ صدوق اور شیخ طوسی اعلی اللہ مقامھم نے عبد الرحمن بن سالم، انھوننے ابی بصیر اور انھوں نے چھٹے امام (ع)سے نقل کیا ھے اور مضمون روایت تقریباً یہ ھے کہ:

”میرے والد گرامی نے جابر بن عبدا للہ انصاری سے فرمایا: ”مجھے تم سے ایک کام ھے، تمھارے لئے کس وقت آسانی ھے کہ تم سے اکیلے میں ملوں او راس بارے میں سوال کروں ؟“

جابر نے کہا: ”جس وقت آپ پسند فرمائیں ۔“

----

1 سورہ شوریٰ، آیت ۲۳ ۔”تو آپ کہہ دیجئے کہ میں تم سے اس تبلیغ رسالت کا کوئی اجر نہیں چاہتا علاوہ اس کے کہ میرے اقربا سے محبت کرو“.
2 ینابیع المودة، ج ۳،ص ۲۹۲ .
3 کشف الغطاء،ج ۱، ص ۷.
4 کمال الدین وتمام النعمة، ص ۲۶۹ .

پھر ایک دن جابر سے تنھائی میں ملاقات کی اور فرمایا:”اے جابر! جو لوح تم نے میری والد ہ گرامی حضرت فاطمہ بنت رسول اللہ(ص) کے ھاتھ دیکھی تھی اور لوح پر لکھے ھوئے کے بارے میں جو میری مادر گرامی نے بتایا تھا، مجھے اس کے بارے میں بتاؤ۔“

جابر نے کہا:”خدا کو گواہ کر کے کہتا ھوں کہ رسول خدا(ص) کی زندگی میں آپ کی والدہ گرامی فاطمہ زھر ا سلام اللہ علیھا کی خدمت میں حاضر ھو کر میں نے نھیں ولادتِ امامِ حسین(ع) کی مبارک باد دی۔ان کے ھاتھوں میں سبز رنگ کی ایسی لوح دیکھی کہ جس کی بارے میں مجھے گمان ھوا کہ زمرد کی ھے اور اس میں سورج کے رنگ کی مانند سفید لکھائی دیکھی، ان سے کہا: ” میرے ماں باپ آپ پر فدا ھوں، اے دختر رسول خدا(ص) ! یہ لوح کیا ھے ؟“

تو آپ نے فرمایا: ”یہ لوح خدا نے اپنے رسول کو تحفہ دی ھے، اس میں میرے بابا، میرے شوھر،میرے دوبیٹوں اور میری اولاد میں سے اوصیاء کے نام ھیں اور بابانے یہ لوح مجھے عطا فرمائی ھے تاکہ اس کے ذریعے مجھے بشارت دیں۔“

جابر نے کہا:” آپ کی والدہ گرامی حضرت فاطمہ (سلام اللہ علیھا) نے وہ لوح مجھے دی، میں نے اسے پڑھا اور اس سے ایک نسخہ اتارا۔“

میرے والد نے فرمایا:” اے جابر، کیا وہ نسخہ مجھے دکھا سکتے ھو؟“

جابر نے کہا:”ھاں“،پھر میرے والد اس کے ساتھ اس کے گھر گئے، وھاں پھنچ کر نازک کھال پر لکھا ھوا ایک صحیفہ نکالا اور فرمایا: ”اے جابر!جو میں بول رھاھوں تم اپنے نوشتے سے ملاتے جاوٴ۔“

جابر نے اپنے نسخہ پر نظر کی اور میرے والد نے اس کی قرائت کی، کسی ایک حرف میں بھی اختلاف نہ تھا۔ جابر کہتے ھیں:”خدا کو گواہ بنا کر کہتا ھوں کہ لوح میں اس طرح لکھا ھوا دیکھا: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ یہ تحریر خداوند عزیز وحکیم کی طرف سے محمد کے لئے ھے جو اس کا پیغمبر، اس کا نور، اس کا سفیر، اس کا حجاب اور اس کی دلیل ھے، کہ جسے روح الامین نے رب العالمین کی طرف سے نازل کیا ھے۔ اے محمد! میرے ناموں کی تنظیم کرو، میری نعمتوں کا شکر بجا لاؤاور میرے الطاف باطنی کا انکار نہ کرو، بے شک میں وہ خدا ھوں جس کے سوا کوئی دوسرا خدا نھیں،ظالموں کو توڑ دینے والا، مظلوموں کو حکومت عطا کرنے والا، جزا کے دن جزا دینے والا۔ بے شک میں ھی وہ خدا ھوں جس کے سوا کوئی دوسرا خدانھیں ھے، جو کوئی بھی میرے فضل کے علاوہ کسی چیز کا امیدوار ھو یا میرے عدل کے علاوہ کسی چیز کا خوف کھائے اسے ایسا عذاب دوں گا کہ دنیا والوں میں سے کسی کو اس طرح کا عذاب نہ دیا ھوگا۔ بس میری عبادت کرو اور مجھ پر توکل کرو۔ بے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

شک ابھی تک میں نے کوئی پیغمبر نہیں بھیجا کہ اس کے دن پورے ہونے اور مدت گزرنے سے پہلے اس کا وصی مقرر نہ کردیا ہو۔بے شک میں نے تمھیں انبیاء پر اور تمھارے وصی کواوصیاء پر فضیلت دی ہے، حسن اور حسین جیسے دو سبط و شبل عطا کر کے تمھیں احترام بخشا ہے۔
پس حسن کو اس کے والدکی مدت پوری ہونے کے بعد اپنے علم کی معدن قرار دیاہے اور حسین کو میں نے اپنی وحی کا خزینہ دار قرار دیا ہے، اسے شہادت کے ذریعے عزت عطا کی، اس کا اختتام سعادت پرکیا، پس وہ تمام شہیدوں سے افضل ہے اور اس کا درجہ تمام شہداء سے بڑہ کر ہے۔
اپنے کلمہ تامہ کو اس کے ساتھ اور اپنی حجت بالغہ کو اس کے پاس رکھا،اس کی عترت کے وسیلے سے ثواب دوں گا اور عقاب کروں گا۔ ان میں پہلا علی ہے جو سید العابدین اور میرے سابقہ اولیاء کی زینت ہے۔ اس کا فرزند محمد اپنے جد محمود کی شبیہ ہے، باقر، جو میرے علم کو شگافتہ کرنے والاھے اور میری حکمت کا معدن ہے۔ جعفر میں شک وتردید کرنے والے جلد ھی ہلاک ہو جائیں گے اس کی بات ٹھکرانے والا ایسا ہے جیسے میری بات کو ٹھکرائے۔ میرا یہ قول حق ہے کہ جعفرکے مقام کو گرامی رکھتاھوں اوراسے،اس کے پیروکاروں، انصاراور دوستوں کے درمیان مسرور کرونگا۔اس کے بعد موسیٰ ہے کہ اس کے زمانے میں اندھا وتاریک فتنہ چھا جائے گا، چونکہ میرے فرض کا رشتہ منقطع نہیں ہوتا اور میری حجت مخفی نہیں ہوتی، بے شک میرے اولیاء سر شار جام سے سیراب ہوں گے، جو کوئی ان میں سے کسی ایک کا انکار کرے اس نے میری نعمت کا انکار کیا ہے اور جو کوئی میری کتاب میں سے ایک آیت میں بھی رد و بدل کرے اس نے مجھ پر بہتان باندھا ہے۔ میرے عبد، میرے حبیب اور میرے مختار، موسیٰ کی مدت تمام ہونے کے بعد وائے ہو علی کا انکار کرنے والوں اور اس پر بہتان باندھنے والوں پرجو میرا ولی،میرا مددگا ر ہے، نبوت کے سنگین بوجھوں کو اس کے کاندھوں پر رکھوں گا اور اس کی انجام دھی میں شدت وقوت سے آزماؤں گا، اسے ایک مستکبر عفریت قتل کرے گا اور جس شہر

کی بنیاد، عبد صالح نے رکھی ہے اس میں بد ترین مخلوق کے پہلو میں دفن ہو گا۔ میرا یہ قول حق ہے کہ اسے اس کے فرزند محمد کے ذریعے مسرور کروں گا جو اس کے بعد اس کا خلیفہ اور اس کے علم کا وارث ہوگا، پس وہ میرے علم کا معدن، میرا رازداں اور خلق پر میری حجت ہے۔کوئی بھی اس پر ایمان نہیں لائے گا مگر یہ کہ بھشت کو اس کا مسکن بنادونگا۔ اس کی شفاعت اس کے ستر اھل خانہ کے حق میں قبول کروں گا، جو آتش جھنم کے مستحق ہوچکے ہوں گے۔ اور سعادت کے ساتھ ختم کروں گا اس کے فرزند علی کے لئے جو میرا ولی،میرا مددگا ر، خلق کے درمیان میرا گواہ او رمیری وحی میں میرا امین ہے۔ اس سے اپنی راہ کی جانب دعوت دینے والا حَسن نکالوں گا، جو میرے علم کا خزینہ دار ہوگا اور اسے اس کے فرزند م ح م د سے کامل کروں گا ،جو رحمۃ للعالمین ہے، جس میں موسیٰ کا کمال،عیسیٰ کی ہیبت اور صبر ایوب ہے۔ ا س کے زمانے میں میرے اولیاء ذلیل ہوں گے اور ان کے سر، ترک ودیلم کے سروں کی طرح لوگ ایک دوسرے کو تحفے کے طور پر دینگے۔ وہ مارے جائیں گے، جلائے جائیں گے، خوف زدہ، ڈرے ہوئے اور سھمے ہوئے ہوں گے، ان کے خون سے زمین رنگین ہوگی،ان کی عورتوں کی فریاد بلند ہوگی، حقا کہ وہ میرے اولیاء ہیں، ان کے ذریعے ہر اندھے فتنے کی تاریکی وسختی کو دور کروں گا۔ ان کے ذریعے زلزلوں کو کشف کردونگا، بوجھوں اور زنجیروں کو دور کروں گا۔ یہ وہ ہیں جن پر ان کے پروردگا ر کی طرف سے صلوات اور رحمت ہے اور یھی ہدایت پانے والے ہیں۔“ ۱

حدیث مکمل کرنے کے بعد ابو بصیر نے عبد الرحمن بن سالم سے کہا:” اگر ساری زندگی اس کے علاوہ کوئی دوسری حدیث نہ بھی سنو تویھی ایک حدیث تمھارے لئے کافی ہے، اسے نا اھل سے چھپا کر رکھنا۔“

اور ائمہ معصومین کی امامت پر اس سے کھیں زیادہ دلائل موجود ہیں، جنھیں ا س مختصر مقدمے میں نہیں سمویا جا سکتا، لیکن امامت کے اعلیٰ مقام کی معرفت کی غرض سے ایک روایت ذکر کر کے اس بحث کو ختم کرتے ہیںاور یہ روایت وہ ہے جسے شیخ المحدثین محمد بن یعقوب کلینی نے محمد بن یحیی سے (کہ نجاشی جس کی شان بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں: شیخ ا صٔحابنا فی زمانہ، ثقة،عین،اور

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

ان سے چه ہزار کے قریب روایات نقل کی هیں)، انهوں نے احمد بن محمد بن عیسٰی سے (جو شیخ القمیین ووجههم وفقیههم غیر مدافع اور امام رضا، امام تقی وامام نقی علیهم السلام کے صحابی تهے)،انهوں نے حسن بن محبوب سے (جو اپنے زمانے کے ارکان اربعہ میں سے ایک اور ان فقهاء میں سے هیں کہ جن تک صحیح سند اگر پهنچ جائے تو ان کی منقولہ روایت کی صحت پر اجماع هے۔)، انهوں نے اسحاق بن غالب سے (بطور خاص توثیق کے علاوه جن کی شان یہ هے کہ صفوان بن یحیی جیسی عظیم شخصیت نے ان سے روایات نقل کی هیں)، انهوں نے ابی عبد اللہ(ع) کے خطبے سے روایت نقل کی هے، جس میں حضرت نے احوال وصفات ائمہ کو بیان کیا هے۔ چونکہ کلام امام میں موجود خاص لطافت قابل توصیف نهیں هے لہٰذا یهاں پر خود متن کا کچه حصہ ذکر کرتے هیں:

((عن ا بی عبداللّٰہ علیہ السلام فی خطبة لہ یذکر فیها حال الا ئمة علیهم السلام و صفاتهم: إنّ اللّٰہ عز و جل ا وٴضح با ئمة الهدی من ا هٗل بیت نبینا عن دینہ، و ا بٔلج بهم عن سبیل منهاجہ، و فتح بهم عن باطن ینابیع علمہ، فمن عرف من ا مُٔة محمد(ص) واجب حق امامہ، وجد طعم حلاوة ایمانہ، و علم فضل طلاوة اسلامہ، لا نٔ اللّٰہ تبارک و تعالی نصب الامام علماً لخلقہ، و جعلہ حجة علی ا هٔل موادہ و عالمہ، و ا لٔبسہ اللّٰہ تاج الوقار، و غشاہ من نور الجبار، یمد بسبب الی السماء، لا ینقطع عنہ موادہ، و لا ینال ما عند اللّٰہ الا بجهة اسبابہ، و لا یقبل اللّٰہ ا عٔمال العباد إلاّ بمعرفتہ، فهو عالم بما یرد علیہ من ملتبسات الدجی، و معمیّات السنن، و مشبّهات الفتن، فلم یزل اللّٰہ تبارک و تعالی یختارهم لخلقہ من ولد الحسین(ع) من عقب کل إمام یصطفیهم لذلک و یجتبیهم، و یرضی بهم لخلقہ و یرتضیهم، کلّ ما مضی منهم إمام نصب لخلقہ من عقبہ إماماً علما بیّناً، و هادیاً نیّراً و إماماً قیّماً، و حجة عالماً، ا ئمة من اللّٰہ، یهدون بالحق و بہ یعدلون، حجج اللّٰہ و دعاتہ و رعاتہ علی خلقہ، یدین بهدیهم العباد و تستهل بنورهم البلاد، و ینمو ببرکتهم التلاد، جعلهم اللّٰہ حیاة للا نٔام، و مصابیح للظلام، و مفاتیح للکلام، و دعائم للإسلام، جرت بذلک فیهم مقادیر اللّٰہ علی محتومها۔

فالإمام هو المنتجب المرتضی، و الهادی المنتجی، و القائم المرتجی، اصطفاہ اللّٰہ بذلک و اصطنعہ علی عینہ فی الذرّ حین ذرا ۂ، و فی البریة حین برا ۂ، ظلا قبل خلق نسمة عن یمین عرشہ، محبوّاً بالحکمة فی علم الغیب عندہ، اختارہ بعلمہ، و انتجبہ لطهرہ، بقیة من آدم (ع)و خیرة من ذریة نوح، و مصطفی من آل

----

1 اصول کافی، ج ۱، ص ۵۲۷ (ماجاء فی الاثنا عشر)

إبراهیم، و سلالة من إسماعیل، و صفوة من عترةمحمد(ص) لم یزل مرعیّاً بعین اللّٰہ، یحفظہ و یکلئہ بسترہ، مطروداً عنہ حبائل إبلیس و جنودہ، مدفوعاً عنہ وقوب الغواسق و نفوث کل فاسق، مصروفاً عنہ قوارف السوء، مبرّئاً من العاهات، محجوباً عن الآفات، معصوماً من الزّلات، مصوناً عن الفواحش کلها، معروفاً بالحلم و البرّ فی یفاعہ، منسوباً إلی العفاف و العلم و الفضل عند انتهائہ، مسنداً إلیہ ا مٔر والدہ، صامتاً عن المنطق فی حیاتہ۔

فإذا انقضت مدّة والدہ، إلی ا نٔ انتهت بہ مقادیر اللّٰہ إلی مشیئتہ، و جائت الإرادة من اللّٰہ فیہ إلی محبتہ، و بلغ منتهی مدة والدہ(ع) فمضی و صار ا مٔر اللّٰہ إلیہ من بعدہ، و قلدہ دینہ، و جعلہ الحجة علی عبادہ، و قیمہ فی بلادہ، و ا یّٔدہ بروحہ، و آتاہ علمہ، و ا نٔبا ۂ فصل بیانہ، و استودعہ سرّہ، و انتدبہ لعظیم ا مٔرہ، و ا نٔبا ۂ فضل بیان علمہ، و نصبہ علماً لخلقہ، و جعلہ حجة علی ا هٔل عالمہ، و ضیاء لا هٔل دینہ، و القیم علی عبادہ، رضی اللّٰہ بہ إماماً لهم...))۔ ۱

1 اصول کافی، ج ۱، ص ۲۰۳ ، کتاب الحجة، باب نادر جامع فی فضل الامام و صفاتہ، حدیث ۲۔ (بے شک خداوندعالم نے هم اهل بیت میں سے رهبران هدایت کے ذریعہ اپنے دین کو واضح اور اپنی راہ کو روشن کیا هے، اور اپنے علم کے باطنی

چشموں کو ان کے ذریعہ جاری کئے هیں، لہٰذا امت محمدی میں سے جو شخص اپنے امام کے واجب حق کو پهچانے تو ایسا شخص اپنے ایمان کی شیرینی کا مزه حاصل کرے گا، اپنے اسلام کی فضیلت کی مسرت تک پهنچ جائے گا، کیونکہ

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

خداوندعالم
نے امام کو اپنی مخلوق کے لئے نشانی قرار دیا ھے اور اس کو کائنات اور اھل فیض پر حجت قرار دیا ھے، وقار کا تاج ان کے
سر پر رکھا اور اس پر نورِ جبّار کا سایہ کیا ھے۔
وہ ایک سبب کے ذریعہ آسمان کی طرف پرواز کرتا ھے، اس سے فیض و کرم کا سلسلہ ختم نہیں ہوتا، اور
خداوندعالم کے پاس موجود چیزوں کو اس کے وسیلہ کے علاوہ حاصل نہیں کیا جاسکتا، نیز خداوندعالم اپنے بندوں کے اعمال
کو اس کی معرفت کے بغیر قبول نہیں کرتا۔
پس وہ تاریکی کی مشکلات کا عالم ھے اور سنت کے معمّوناور فتنوں کی مشتبہ چیزوں کو جانتا ھے۔
خداوندعالم نے ھمیشہ مخلوق کے لئے امام حسین علیہ السلام کی نسل سے یکے بعد دیگرے امام کو انتخاب کیا ھے،
اور ان کو مخلوق کے امور کے لئے انتخاب کیا ھے نیز خداوندعالم ان کے ذریعہ سے اپنی مخلوق سے راضی اور اپنی مخلوق
کو قبول کرتا ھے۔
جب ان میں سے کوئی ایک رحلت کرتا ھے تو اس امام کی اولاد میں سے ایک بزرگوار امام ظاھر ، نور بخش رھبر،
سرپرست پیشوا اور عالم کو مخلوق کے لئے حجت معین فرماتا ھے، ایسے رھبر جو خدا کی طرف سے حق کی طرف ھدایت
کرنے والے ھیں، اور حق و انصاف کے ساتھ فیصلے کرتے ھیں، اور لوگوں کو صراط مستقیم پر قائم رکھتے ھیں، خدا کی
حجتیں، اس کی طرف دعوت دینے والے اور مخلوق کی تدبیر کرنے والے خدا کی طرف سے معین ھوتے ھیں، خدا کے بندے
ان کی ھدایت کے ذریعہ دیندار ھوتے ھیں اور ان کے نور سے شھر روشن و منور ھوتے ھیں، اور ان کی برکت سے پرانی
دولت رشد و نمو کرتی ھے۔
خداوندعالم نے ان حضرات کو لوگوں کے لئے (باعث) حیات، اندھیروں میں چراغ، کلام کی کنجی، اور اسلام کی
بنیاد قرار دیا ھے، خداوندعالم کے حتمی مقدرات انھیں حضرات کے ذریعہ جاری ھوتے ھیں۔
لہٰذا امام ، وھی پسندیدہ منتخب ، اسرار الٰھی کی طرف ھدایت کرنے والا اور ایسا قائم ھے جس کی طرف امیدیں لگی
ھوئی ھیں، خداوندعالم نے اس کے ذریعہ ان کو منتخب کیا ھے، اور جب خداوندعالم نے اس کو عالم ذرّ میں خلق فرمایا تو اپنی
(خاص) نظر سے خلق فرمایا، اور مخلوق اور جاندار کو خلق کرنے سے پھلے عرش یمین کے زیر سایہ ان کو اس حال میں
خلق فرمایاکہ ان کو اپنے علم غیب کی حکمت سے نوازا، اور ان کو اپنے علم کے لئے اختیار کیا اور ان کی طھارت کی وجہ
سے انتخاب کیا، اس حال میں کہ وہ حضرت آدم کی نسل سے باقی رھنے والا اور ذریت نوح سے انتخاب شدہ اور آل ابراھیم
سے منتخب شدہ نسل اسماعیل سے اور عترت محمد(ص) سے منتخب شدہ ھے۔
ھمیشہ خداوندعالم ان کی حفاظت کرتا ھے، اور اپنے پردہ سے حفاظت کرتا ھے، حالانکہ شیطانی جال اور اس کے
لشکر کو ان سے دور رکھا گیا ھے، ھر فاسق کے خطرہ اور دیگر خطرات سے ان کی حفاظت کی گئی ھے، اور بری نیت
والوں کے ارادوں کو دفع کیا گیا ھے، فتنہ و فساد سے پاک، آفتوں سے دور، خطاؤں سے معصوم اور تمام برائیوں سے محفوظ
ھے۔
امام اپنی جوانی میں حلم اور نیک کام میں مشھور، اور بوڑھاپے میں عفت و علم اور فضیلت سے منسوب ھوتا
ھے،اس کی طرف اس کے والد کی طرف سے مستند اور ان کی حیات میں گفتگو کرنے سے خاموش رہتے ھیں، اور جب ان
کے والد کی امامت کی مدت ختم ھوتی ھے، یھاں تک کہ اس کی نسبت تقدیر الٰھی تمام ھوجائے، اور خدا کا ارادہ ان کو ان کی

محبت کی طرف کھینچتا ھے، اور جب ان کے پدر گرامی کی مدت (امامت) ختم ھوجاتی ھے، اور ان کی رحلت ھوجاتی ھے،
جن کے بعد خدا کا امر اس کی طرف منتقل ھوتا ھے، اور خدا اپنے دین کی باگ ڈور ان کے حوالہ کردیتا ھے، اور اس کو
بندوں پر اپنی حجت اور اپنے ملک پر سرپرست قرار دیتا ھے، اور اپنی روح سے اس کی تائید کرتا ھے، اور اپنا علم اس کو
عطا کرتا ھے، اور اس کو اپنے بیان فصل (جو حق کو باطل سے الگ کردیتا ھے) کی خبر دیتا ھے، اور اپنے اسرار سے آگاہ
کرتا ھے، اور اس کو اپنے عظیم امر کے لئے دعوت دیتا ھے، اور اپنے بیان علم کی فضیلت سے آگاہ کرتا ھے، اور اس کو
اپنی مخلوق کے نشانی قرار دیا ھے، اھل کائنات کے لئے حجت، اپنے دین والوں کے نور، اور اپنے بندوں کا سرپرست قرار دیا
ھے، اور اس کو امت کی امامت کے لئے پسند کرتا ھے۔

۸۴
اگر چہ اس حدیث کا ھر جملہ مفصل تشریح کا طالب ھے، لیکن ھم یھاں بعض جملوں سے متعلق چند نکات ذکر کرتے ھیں:
الف۔پھلے جملے میں امام(ع) نے ائمہ ھدیٰ کو خطبے کا موضوع قرار دیا،کیونکہ امت کے لئے وجود امام کی ضرورت واضح ھے ۱اور امت کے امام کا امامِ ھدایت ھونا
ضروری ھے جیسا کہ خداوند متعال نے فرمایا: ۲،
قَوْمٍ هَادٍ> ۳ اور امامِ ھدایت کی معرفت، معرفتِ ھدایت پر متوقف ھے۔معرفتِ ھدایت کے لئے اس موضوع سے متعلق قرآن مجید میں موجود ان آیات میں تدبر وتفکر ضروری ھے جن کی تعداد تقریبا دو سونوے ھے۔ اس مقدمے میں ان کی تشریح کرنا مشکل ھے، اس لئے کہ ھدایت، کمالِ خلقت ھے
ا عْطیٰ کُلَّ شَیْءٍ خَلْقَہ ثُمَّ هَدیٰ> ٤، ۵ اور
مخلوق میں ھر ایک کی ھدایت اس کی خلقت کے تناسب سے ھے۔ اب چونکہ خلقتِ انسان کی اساس احسن تقویم ھے،لہٰذا اس کی ھدایت بھی عالم امکان کا سب سے بڑا کمال اور اشرف المخلوقات کو عنایت کی جانے والی بزرگترین نعمت ھے۔ ٦امام(ع)نے ((ائمہ ھدی))
فرما کر مقام امامت کی عظمت کو بیان فرمایا، بلکہ اھل نظر کے لئے تو امام کی خصوصیات کو واضح کردیا کہ ایسے ملزوم کے لئے کن لوازم کی ضرورت ھے۔ پھر اس اجمال کے بعد تفصیل بیان کی، دین میں امام کے کردار پر روشنی ڈالی کہ خداوند متعال نے اپنے قانون کی تفسیر کا حق ایسی مخلوق کو عطا نھیں کیا جن کی آراء میں خطا اور اختلاف پایا جاتا ھے، اس لئے کہ ان دو آفتونسے تشریع دین کی غرض نقض ھو جائے گی اور امت، نورِ ھدایت کی بجائے گمراھی کی تاریک وادیوں میں بھٹک جائے گی، بلکہ پروردگا رعالم نے اصول وفروع دین میں، انسان کے لئے پیش آنے والے مبھم نقاط کو ائمہ ھدیٰ کے ذریعے دور کیا ھے ((ا نٔ اللّٰہ عزوجل ا وٴضح با ئمة الھدی من ا ھٔل بیت نبینا عن دینہ))
ب۔چونکہ فطری تقاضے کے مطابق انسان اپنے خالق اورپروردگا ر عالم کی تلاش وجستجو میں ھے اور یہ فطرت راہ خداتک،جوکہ دین خدا ھے، پھنچے اور اس پر ثابت قدم رھے بغیر اپنے مقصد میں کامیاب نھیں ھوسکتی ۷اور چونکہ اشتباھات اور
خواھشاتِ نفسانی جیسے راہ خدا سے منحرف کرنے والے اسباب او ر شیاطینِ جن وانس جیسے لٹیرے، ھر وقت موجود ھیں وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِکُمْ عَنْ سَبِیْلِہ) ۸،
إِنَّهُمْ سَآءَ مَاکَانُوْا یَعْمَلُوْنَ> ۹ لہٰذا تکوین فطرت کی غرض یعنی خدا تک رسائی کے حصول اور دین کی سیدھی راہ، جو خدا تک رسائی کی راہ ھے، کی تشریع کے لئے، ایک ایسے ھادی ورھبر کی ضرورت ھے جس کے نور سے یہ ھدف ومقصد پایہ تکمیل تک پھنچ سکے ((وابلج عن سبیل منھاجہ))۔
----

1 سورہ اسراء، آیت ۷۱ ۔"قیامت کا دن وہ ھوگا جب ھم ھر گروہ انسانی کو اس کے امام کے ساتھ بلائیں گے"۔
2 سورہ سجدہ، آیت ۲۴ ۔"اور ھم نے ان میں سے کچھ لوگوں کو امام اور پیشوا قرار دیا ھے جو ھمارے امر سے لوگوں کی ھدایت کرتے ھیں"۔
3 سورہ رعد، آیت ۷۔"آپ کہہ دیجئے کہ میں صرف ڈرانے والا ھوں اور ھر قوم کے لئے ایک ھادی اور رھبر ھے"۔
4 سورہ طہٰ، آیت ۵۰ ۔"موسیٰ نے کھا کہ ھمارا رب وہ ھے جس نے ھر شئے کو اس کی خلقت عطا کی ھے اور پھر ھدایت بھی دی ھے"۔
5 سورہ اعلیٰ، آیت ۱تا ۳۔"اپنے بلند ترین رب کے نام کی تسبیح کروجس نے پیدا کیا ھے اور درست بنایا ھے ۔ جس نے تقدیر معین کی ھے اور پھر ھدایت دی ھے"۔
6 سورہ فتح، آیت ۲۔"اور آپ پر اپنی نعمت کو تمام کر ے اور آپ کو سیدھے راستہ پر ثابت قدم رکھے"۔
7 سورہ یوسف، آیت ۱۰۸ ۔"آپ کہہ دیجئے کہ یھی میرا راستہ ھے کہ میں بصیرت کے ساتھ خدا کی طرف دعوت دیتا ھوں میں اور میری اتباع کرنے والا"۔
8 سورہ انعام، آیت ۱۵۳ ۔"اور دوسرے راستوں کے پیچھے نہ جاو کہ راہ خدا سے الگ ھو جاو گے"۔
9 سورہ توبہ، آیت ۹۔"انھوں نے آیات الٰھیہ کے بدلے بہت تھوڑی سی منفعت کو لے لیا ھے اور اب راہ خدا سے روک رھے ھیں۔ یہ بہت براکام کر رھے ھیں"۔

ج۔انسان میں خلقتِ عقل کی غرض، علم ومعرفت کی حقیقت تک پهنچنا ھے اور ذاتِ انسان کی، خالقِ عقل وادراک سے یہ استدعا ھے کہ پروردگارا! ھر چیز کی حقیقت کو جیسی ھے ویسی ھی مجه پر نمایاں کر دے۔ وہ یہ جاننا چاہتا ھے کہ کهاں سے آیا ھے ؟ کهاں ھے؟ کس طرف جارھا ھے؟ اس کے وجود اور کائنات کا آغاز وانجام کیا ھے؟اور ادراکِ انسان کی یہ پیاس، علمِ الٰهی جیسے آبِ حیات کو حاصل کئے بغیر نہیں بجه سکتی، ور نہ حکمت کا آخری مرحلہ بهی جو حیرۃالکمل(کامل ترین افراد کے لئے مقام تحیر ھے) کا مقام ھے،اس کے سوا کچه نہینھے کہ انسان یہ جان لے کہ میننهیں جانتا۔یهی وجہ ھے کہ ایک ایسے الٰهی انسان کے وجود کی ضرورت ھے جو علومِ الٰهی کے سرچشموں کا وارث ھو، تاکہ تشنگانِ حقیقت اس کے هاتهوں سیراب ھوں اور خلقتِ عقل وادراک کی غرض حاصل ھو، جیسا کہ امام نے ایک معتبر نص میں فرمایا ھے :((من زعم ا نٔ اللّٰہ یحتج بعبد فی بلادہ ثم یستر عنہ جمیع ما یحتاج إلیہ فقد افتری علی اللّٰہ)) ۱

یقینا یہ سمجهنا کہ خداوند متعال کسی کو اپنے بندے پرحجت قرار دے اوروہ تمام چیزیں جن کی اسے ضرورت ھے، اپنی حجت سے چهپالے اور ان کا علم اسے عطا نہ کرے تو یہ ایک ایسی تهمت ھے جو لامتناھی علم،قدرت اور حکمت کی عدم شناخت کی بنا پر لگائی گئی ھے ۔ اسی لئے فرمایا:((و فتح بهم عن باطن ینا بیع علمہ))۔

د۔((والبسہ تاج الوقار))علم اور قدرت ھے جو امام کے سر پر وقار کا تاج ھے،((فدلالة الامام فیما هی؟ قال:فی العلم واستجابة الدعوة)) ۲ اس لئے کہ انسان کے اضطراب اور پستی کی وجہ اس کا عجز اور اس کی جهالت ھے اور چونکہ امام، کتاب خدا کا معلم ھے، جب کہ حدیث ثقلین کی صریح نص کے مطابق، کتاب خدا اور امام ایک دوسرے سے کبهی جدا نہیں ھو سکتے اور اس آیت تِبْیَانًا لِکُلِّ شَیْءٍ> ۳ کے مطابق، قرآن ھر چیز کو بیان کرنے والا ھے،لہٰذا ممکن ھی نہیں ھے کہ وہ قرآن میں موجود تمام علوم پر احاطہ نہ رکهتا ھو اور یہ بات اس معتبر حدیث سے ثابت ھے ((عن ابن بکیر عن ابی عبد اللّٰہ(ع) قال:کنت عندہ فذکرواسلیمان وما ا عُطی من العلم وما ا وُتی من الملک، فقال(ع) لی:وما ا عُطی سلیمان ابن داود إنما کان عندہ حرف واحد من الإسم الا عُظم، وصا حبکم الذی قال اللّٰہ قل کفی باللّٰہ شهیدا بینی وبینکم ومن عندہ علم الکتاب، وکان واللّٰہ عند علیٍّ علم الکتاب، فقلت:صدقت واللّٰہ، جعلت فداک))امر اللہ سے مرتبط ھونے کی بنا پر امام ٤مستجاب الدعوہ ھے اوراسی علم وقدرت کی وجہ سے تاجِ وقا ر، امام کے سر مبارک کی زینت ھے۔

ہ۔((وغشاہ من نور الجبار)) لفظ نور،اسم مقدس جبار کی طرف اضافہ هواھے۔اسماء الٰهی کی جانب اضافہ ھونے والا ھر اسم اضافے کی وجہ سے اسی اسم کی خصوصیات کسب کرلیتاھے اور خداوند عالم جبار ھونے کے ناطے ھر ٹوٹ پهوٹ کا مداوا کرنے والا ھے ((یا جابر العظم الکسیر)) ۵، امام کے وجود

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

کو نورِ جبار کے نور سے منور کیا گیا ھے تاکہ پیکرِ اسلام ومسلمین میں پڑنے والی دراڑوں کا اس نور کے ذریعے مداوا و ازالہ کرسکے۔
و۔((ائمة من اللّٰہ یھدون بالحق وبہ یعدلون)) امام وہ ھے جو خدا کے اختیار سے مختار، اس کے برگزیدہ کرنے سے مصطفی اور اس کے انتخاب سے امامت ورھبری کے لئے مجتبی ھے۔ اسی لئے ضروری ھے کہ ایک امام کی رحلت کے بعد پروردگار عالم دوسرا امام نصب کرے جو واضح علامت، راہِ دین کو روشن کرنے والا ھادی، سرپرستی کرنے والا رھبر اور صاحب علم حجت ھو تاکہ خلقتِ انسان اور بعثتِ انبیاء کی غرض جو دو کلمونمیں خلاصہ ھوتی ھے، حاصل ھوسکے اور وہ دو کلمے،حق کی جانب ھدایت اور حق کے ساتہ عدالت کا برقرار کرنا ھے جو نظری اور عملی حکمت کا لب لباب اور انسان کے ارادے وعقل کا نقطہ کمال ھے اور ان دو کا تحقق سوائے ایسی عقل، جو ھر چیز کو اس کی

----

1 بحار الانوار، ج ۲۶ ، ص ۱۳۹ .
2 بحار الانوار، ج ۲۵ ، ص ۱۲۴ ۔"امام کی پہچان کس چیز میں ھے فرمایا:علم اور دوسروں کی مشکل کو حل کرنے میں"۔
3 سورہ نحل، آیت ۸۹ ۔"اور ھم نے آپ پر کتاب نازل کی جس میں ھر شئے کی وضاحت موجود ھے"۔
4 بحار الانوار، ج ۲۶ ، ص ۱۷۰ ۔"ابن بکیر سے روایت ھے کہ میں چھٹے امام کے پاس تھا کہ سلیمان پیغمبر اور ان کو عطا شدہ علم وملک کا تذکرہ نکل آیا تو حضرت نے فرمایا جو کچہ ان کو عطا ھوا تھا وہ صرف اسم اعظم کا ایک حرف تھا اور تمھارے مولا کے بارے میں خدا فرماتا ھے خدا کی قسم علی علیہ السلام کے پاس پوری کتاب کا علم تھا۔ میں نے جواب دیا خدا کی قسم سچ فرمایا میری جان فدا ھو آپ پر"۔
5 بحار الانوار، ج ۱۲ ، ص ۳۱۹ ۔"وہ ٹوٹی ھوئی ہڈی کو جوڑنے والے"۔

حقیقت کے ساتہ جان لے، اور ایسے ارادے، جو ھر کام کو اس کی اصل وحقیقت کے مطابق انجام دے، کے بغیر نا ممکن ھے جو علمی اور عملی عصمت کا منصب ھے، لہٰذا فرمایا((ا ئمة من اللّٰہ یھدون بالحق وبہ یعدلون))
ز۔((اصطفاہ اللّٰہ بذلک واصطنعہ علی عینہ فی الذرحین ذرا ۂ))امام وہ ھے جس کے گوھرِ وجود کو خود پروردگار عالم نے عالم ذرّ میں عرش کے دائیں بنایا، اپنی نگرانی میں اس کی تربیت فرمائی اور علم غیب کے ذریعے جو اس ذات مقدس کے علاوہ کسی اور کے پاس نھیں
رَّسُوْلٍ> ۱اسے حکمت عطا کی ھے۔خلقت میں نسب کے اعتبار سے ذریت نوح کا بہترین، آل ابراھیم کا برگزیدہ، سلالہ اسماعیل اور عترت محمد سے منتخب شدہ ھے۔
اس کا جسم تمام عیوب سے منزہ، جب کہ روح ھر قسم کی لغزش سے معصوم اور ھر گناہ سے محفوظ ھے۔
ابلیس، جس نے کھا تھا کہ ۲ امام کی
مقدس ذات سے اس قدرت کی وجہ سے دور ھے کہ ۳
((وصار ا مٔر اللّٰہ إلیہ من بعد))،وہ امر اللہ کو جو ایک امام کے بعد دوسرے کو نصیب ھوتا ھے،
چھٹے امام (ع)نے حدیث صحیحہ میں یوں بیان فرمایاھے :((إن اللّٰہ واحد متوحد بالواحدانیة، متفرد بامرہ فخلق خلقا فقدرہ لذلک الامر، فنحن ھم یابن ابی یعفور، فنحن حجج اللّٰہ فی عبادہ وخزانہ علی علمہ والقائمون بذلک)) ٤
ح۔((وا یٔدہ بروحہ)) جس روح کے ساتہ خدا نے امام کی تائید فرمائی ھے یہ وہ روح ھے جسے ابو بصیر نے حدیث صحیحہ میں بیان کیا ھے :"میں نے ابی عبد اللہ(ع) کو یہ فرماتے ھوئے سنا:
٥جو جبرئیل ومکائیل سے بھی اعظم مخلوق ھے۔ گذشتگان میں سے محمد(ص) کے علاوہ کسی اور کو عطانھیں کی گئی اور وہ روح اب ائمہ کے پاس ھے جو استقامت وثابت قدمی میں ان کی مدد کرتی ھے...۔" ٦
((وآتاہ علمہ))اور اسے اپنا علم عطا فرمایا ھے۔امام محمد باقر(ع) سے مروی صحیح نص کے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

مطابق خدا کے دو علم ھیں، ایک علم وہ ھے جسے اس کی ذات کے علاوہ کوئی دوسرا نھیں جانتا اور دوسرا علم وہ ھے جسے اس ذات اقدس نے ملائکہ وپیغمبران علیھم السلام کو تعلیم فرمایا ھے اور جس علم کی ملائکہ وانبیاء علیھم السلام کو تعلیم دی ھے، امام اس سے آگاہ ھے۔ ۷

----

1 سورہ جن ، آیت ۲۷ ۔"مگر جس کو پیغمبر پسند فرمائے"۔
2 سورہ ص، آیت ۸۲ ۔ ۸۳ ۔"اس نے کھا تو پھر تیری عزت کی قسم ، ان میں سے تیرے خالص بندوں کے سوا سب کو ضرور گمراہ کروں گا۔
3 سورہ حجر، آیت ۴۲ ۔"میرے بندوں پر تیرا کوئی اختیار نھیں ھے"۔
4 کافی ج ۱ ص ۱۹۳ ۔(چھٹے امام ایک حدیث میں فرماتے ھیں خدا ایک ھے اپنی وحدانیت کے ساتھ اپنے امر وحکم کے سبب تک و تنھا ھے تو اس نے خلق کیا ایک مخلوق کو پھر اپنے امر کی خاطر ان کو معین کیا اب ھم لوگ وھی لوگ ھیں اے ابن ابی یعفور !ھم خدا کی حجت ھیں ھم اس کے بندوں کے درمیان اور ھم اس کے علم کے خزانہ دار ھیں اور ھمارا قیام و ثبات اسی کی ذات پر ھے ۔
5 سورہ اسراء، آیت ۸۵ ۔ "اور پیغمبر یہ آپ سے روح کے بارے میں دریافت کرتے ھیں تو کہہ دیجئے کہ یہ میرے پروردگار کا ایک امر ھے"۔
6 اصول کافی،ج ۱، ص ۲۷۳ ۔
7 بحار الانوار، ج ۲۶ ، ص ۱۶۳ ۔

((واستودعہ سرہ))اور اپنا راز اس کے سپرد کیا ھے۔ صحیح حدیث کے مطابق امام ابوالحسن (ع)نے فرمایا:"خدا نے اپنا راز جبرئیل(ع) کے سپرد کیا، جبرئیل نے محمد(ص) کے سپرد کیا اور محمد(ص)نے اس کے سپرد کیا جس کے بارے میں خود خدا نے چاھا۔" ۱

ط((رضی اللّٰہ بہ إماما لھم))اس میں کسی قسم کے شک وتردید کی گنجائش نھیں کہ امت کو امام کی ضرورت ھے اور امت کے امام کا خدا کا مورد پسند ھونا ضروری ھے۔ وہ خدا جو علم وجھل میں سے علم کو پسند فرماتا ھے ۲،سلامتی وآفت میں سے سلامتی کو پسند فرماتا ھے ۳، حکمت وسفاہت میں سے حکمت کو پسند فرماتا ھے ٤، عدل وفسق مینسے عدل کو پسند فرماتا ھے ۵، حق وباطل میں سے حق کو پسند فرماتا ھے الْحَقُّ وَ زَھَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ کَانَ زَھُوْقاً> ٦، اورصواب وخطا میں سے صواب کو پسند فرماتا ھے<لاَ یَتَکَلَّمُوْنَ إِلاَّ مَنْ ا ذُنَ لَہُ الرَّحْمٰنُ وَقَالَ صَوَابًا> ۷، امت کی اطاعت کے لئے بھی یقینا اس کو پسند فرمائے گا جس کی امامت علم، عدل، سلامتی، حکمت، صواب، حق او رھدایت کی امامت ھو۔ ساتھ اس کے کہ بہترین کا انتخاب کرنا خدا کے نزدیک پسندیدہ ھے ۸، بہترین کو ھی حاصل کرنے کاحکم فرمایاھے ۹اور بہترین قول کا حکم دیا ھے الَّتِیْ ھِیَ ا حْسَنُ> ۱۰ اور مجادلے کے وقت بہترین طریقے سے گفتگو کرنے کا حکم فرمایا ھے <وَجَادِلْھُمْ بِالَّتِیْ ھِیَ ا حْسَنُ> ۱۱ اور رد کرتے وقت، بہترین طریقے سے رد کرنے کی تلقین فرمائی ھے ا حْسَنُ> ۱۲ اور جو خود ھی احسن جزا دینے والا ھے ۱۳ اور جو خود بہترین حدیث نازل کرنے والا ھے ١٤ ، کیا ممکن ھے امت کی امامت کے لئے اکمل، افضل، اعلم،اعدل اوراس احسن حدیث میں موجود تمام صفات کے مالک کے علاوہ کسی او ر کو پسند فرمائے؟!

جب احسن کی اتباع کے حکم کا لازمہ یہ ھے کہ احسن کی پیروی ھو تو کیسے ممکن ھے کہ پروردگار عالم کسی غیر احسن کی امامت وپیروی سے راضی ھوجائے ؟!

۱۵ اور اسی لئے فرمایا:((وانتدبہ بعظیم ا مرہ وا نبا ۂ فضل بیان علمہ ونصبہ علما لخلقہ وجعلہ حجة علی ا ھٔل عالمہ وضیاء لا ھٔل دینہ والقیم علی عبادہ رضی اللّٰہ بہ إماما لھم))۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

----

1 بحار الانوار، ج ۲، ص ۱۷۵ .
2 سورہ زمر، آیت ۹."کہہ دیجئے کہ کیا وہ لوگ جو جانتے ھیں ان کے برابر ھو جائیں گے جو نہیں جانتے ھیں".
3 سورہ مائدہ، آیت ۱۶ ."جس کے ذریعہ خدا پنی خوشنودی کا اتباع کرنے والوں کو سلامتی کے راستہ کی ھدایت کرتا ھے".
4 سورہ بقرہ، آیت ۲۶۹ ."وہ جس کو بھی چاہتا ھے حکمت عطا کر دیتا ھے اور جسے حکمت عطا کر دی جائے اسے خیر کثیر عطا کر دیا گیا".
5 سورہ نحل، آیت ۹۰ ."بے شک اللہ عدل اور احسان کا حکم دیتا ھے".
6 سورہ اسراء، آیت ۸۱ ."اور کہہ دیجئے کہ حق آگیا اور باطل فنا ھو گیا کہ باطل بھر حال فنا ھونے والا ھے".
7 سورہ نباء، آیت ۳۸ ."اور کوئی بات بھی نہ کر سکے گا علاوہ اس کے جسے رحمان اجازت دیدے اور صحیح بات کرے".
8 سورہ زمر، آیت ۱۸ ."جو باتوں کو سنتے ھیں اور جو بات اچھی ھوتی ھے اس کا اتباع کرتے ھیں".
9 سورہ اعراف، آیت ۱۴۵ ."اور اپنی قوم کو حکم دو کہ اس کی اچھی اچھی باتوں کو لے لیں".
10 سورہ اسراء، آیت ۵۳ ."اور میرے بندوں سے کہہ دیجئے کہ صرف اچھی باتیں کیا کریں".
11 سورہ نحل، آیت ۱۲۵ .اور ان سے اس طریقہ سے بحث کریں جو بہترین طریقہ ھے".
12 سورہ مومنون، آیت ۹۶ ."اور آپ برائی کو اچھائی کے ذریعہ دفع کیجئے".
13 سورہ نحل، آیت ۹۷ ."اور انھیں ان عمال سے بہتر جزادیں گے جو وہ زندگی میں انجام دے رھے تھے".
14 سورہ زمر، آیت ۲۳ ."اس نے بہترین کلام اس کتاب کی شکل میں نازل کیا ھے".
15 سورہ مائدہ، آیت ۵۰ ."جب کہ صاحبان یقین کے لئے اللہ کے فیصلہ سے بہتر کس کا فیصلہ ھو سکتا ھے".

امام زمانہ(عجل اللہ تعالی فرجہ الشریف)

رسول خدا(ص) کی فریقین سے مروی اس روایت کے مطابق کہ جو شخص اس دنیا میں اپنے زمانے کے امام کو پہچانے بغیر مر جائے اس کی موت جاھلیت کی موت ھے ۱، اگر چہ امام زمانہ(ع) کی تفصیلی معرفت تو میسر نہیں ھے لیکن اجمالی معرفت کو اختصار کے ساتھ بیان کیا جارھا ھے۔

ھر زمانے میں امامِ معصوم کی ضرورت، عقلی ونقلی دلائل کے ذریعہ بحث امامت میں ثابت ھو چکی ھے۔

عقلی نقطہ نگاہ سے

عقلی دلائل کا اجمالی طور پر خلاصہ یہ ھے کہ نبوت ورسالت کا دروازہ پیغمبر خاتم(ص) کے بعدھمیشہ ھمیشہ کے لئے بند ھو چکا ھے۔ لیکن قرآن کو سمجھنے کے لئے، جو آ نحضرت(ص) پر نازل ھوا ھے اور ھمیشہ کے لئے انسان کی تعلیم وتربیت کا دستور العمل ھے، معلم ومربی کی ضرورت ھے۔ وہ قرآن، جس کے قوانین مدنی البطع انسان کے حقوق کے ضامن تو ھیں لیکن ایک مفسراور ان قوانین کو عملی جامہ پہنانے والے کے محتاج ھیں۔

بعثت کی غرض اس وقت تک متحقق نہیں ھو سکتی جب تک کہ تمام علوم قرآنی کا معلم موجود

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

نہ ہو۔ایسے بلند مرتبہ اخلاقی فضائل سے آراستہ ہو کہ جو ((انما بعثت لا تُمم مکارم الا خُلاق)) ۲ کا مقصد ہے۔نیز ہر خطا و خواھشات نفسانی سے پاک ومنزہ ہو جس کے سائے میں انسان اس علمی و عملی کما ل تک پہنچے جو خدا وند تعالیٰ کی غرض ہے۔ ۳

مختصر یہ کہ قرآن ایسی کتاب ھے جو تمام انسانوں کو فکری، اخلاقی اور عملی ظلمات سے نکال کر عالم نور کی جانب ھدایت کرنے کے لئے نازل ھوئی ھے

الظُّلُمَاتِ اِلَی النُّوْرِ> ٤

اس غرض کا حصول فقط ایسے انسان کے ذریعے ممکن ھے جو خود ظلمات سے دور ھو اور اس کے افکار، اخلاق و اعمال سراپا نور ھوں اور اسی کو امام معصوم کہتے ھیں۔

اور اگر ایسا انسان موجود نہ ھوتو تعلیم کتاب وحکمت اور امت کے درمیان عدل کا قیام کیسے میسر ھو سکتا ھے ؟ اور خود یھی قرآن جو اختلافات کو ختم کرنے کے لئے نازل ھوا ھے، خطاکار افکار اور ھویٰ و ھوس کے اسیر نفوس کی وجہ سے، اختلافات کا وسیلہ وآلہ بن کر رہ جائے گا۔

آیا وہ خداجو خلقت انسان میں احسن تقویم کو مدنظر رکھتے ھوئے انسان کی ظاھری خوبصورتی کے لئے بھنوں تک کا خیال رکھ سکتا ھے، کیا ممکن ھے کہ مذکورہ ھدف ومقصد کے لئے کتاب تو بھیج دے لیکن بعثت انبیاء اور کتب نازل کرنے کی اصلی غرض، جو سیرت انسان کو احسن تقویم تک پہچانا ھے، باطل کر دے ؟!

اب تک کی گفتگو سے رسول خدا ا(ص) کے اس کلام کا نکتہ واضح وروشن ھو جاتا ھے کہ جسے اھل سنت کی کتابوں نے نقل کیا ھے ((من مات بغیر إمام مات میتة جاھلیة)) ٥اور کلام معصومین علیھم السلام کا نکتہ بھی کہ جسے متعدد مضامین کے ساتہ شیعی کتب میں نقل کیا گیا ھے۔مثال کے طور پر حضرت امام علی بن موسی الرضا(ع) نے شرائع دین سے متعلق، مامون کو جو خط لکھا اس کا مضمون

----

1 رجوع کریں آئندہ صفحہ حاشیہ نمبر ۲۔
2 بحار الانوار ج ۱۶ ص ۲۱۰ (فقط مبعوث ھوا ھوں اس لئے کہ مکارم الاخلاق کو پایہ تکمیل تک پھنچا سکوں۔
3 سورہ فاطر، آیت ۱۰ ۔" پاکیزہ کلمات اسی کی طرف بلند ھوتے ھیں اور عمل صالح انھیں بلند کرتا ھے"۔
4 سورہ ابراھیم، آیت ۱۔"الٓر یہ کتاب ھے جسے آپ کی طرف نازل کیا ھے تاکہ آپ لوگوں کو حکم خدا سے تاریکیوں سے نکال کر نور کی طرف لے آئیں"۔
5 "جواس حال میں مر جائے کہ اپنے زمانہ کے امام کو نہ پہچانے تو وہ جھالت کی موت مرے گا"۔مسند الشامیین، ج ۲، ص ۴۳۷ ، المعجم الکبیر، ج ۱۹ ، ص ۳۸۸ .
مسند احمد بن حنبل، ج ۴، ص ۹۶ اور دوسری کتابیں۔

یہ ھے ((وإن الارض لا تخلو من حجة اللّٰہ تعالی علی خلقه فی کل عصر وا وٴان و إنهم العروة الوثقیٰ))یھاں تک کہ آپ(ع) نے فرمایا ((ومن مات ولم یعرفهم مات میتة جاهلیة)) ۱

اب جب کہ اکمال دین واتمام نعمت ھدایت میں ایسی شخصیت کے وجود کی تاثیر واضح ھو چکی، اگر اس کی عدم موجودگی سے خدا اپنے دین کو ناقص رکھے تو اس عمل کی وجہ یا تویہ ھو گی کہ ایسی شخصیت کا وجود ناممکن ھو یا خدا اس پر قادر نھیں اور یا پھر خدا حکیم نھیں ھے اور ان تینوں کے واضح بطلان سے امام کے وجود کی ضرورت ثابت ھے۔

حدیث ثقلین جس پر فریقین کا اتفاق ھے، ایسی شخصیت کے وجود کی دلیل ھے جو قرآن سے اور قرآن جس سے، ھر گز جدا نہ ھوں گے اور چونکہ مخلوق پر خدا کی حجت، حجت بالغہ ھے، ابن حجر ھیثمی جس کا شیعوں کی نسبت تعصب ڈھکاچھپا نھیں، کہتا ھے((والحاصل ا نٔ الحث وقع علی التمسک بالکتاب وبالسنة وبالعلماء بهما من ا هٔل البیت ویستفاد من مجموع ذلک بقاء الا مٔور الثلاثة إلی قیام الساعة، ثم اعلم ا نٔ لحدیث التمسک بذلک طرقاً کثیرةً وردت عن نیف وعشرین صحابیا)) ۲

ابن حجر اعتراف کر رھا ھے کہ حدیث ثقلین کے مطابق، جسے بیس سے زیادہ اصحاب نے

پیغمبر اکرم(ص) سے نقل کیا ھے، پوری امت کو کتاب، سنت اور علماء اھل بیت سے تمسک کا حکم دیا گیا ھے اور ان سب سے یہ نتیجہ نکلتا ھے کہ یہ تینوں قیامت کے دن تک باقی رھیں گے۔
اور مذھب حق یھی ھے کہ قرآن کے همراہ اھل بیت علیھم السلام سے ایسے عالم کا ھونا ضروری ھے جو قرآن میں موجود تمام علوم سے واقف ھو، کیونکہ پوری امت مسلمہ کو، بغیر کسی استثناء کے، کتاب،سنت او راس کی پیروی کا حکم دیا گیا ھے، اور ھر ایک کی ھدایت کا دارومدار اسی تمسک پر ھے۔

روائی نقطہ نگاہ سے:
بارھویں امام(ع) کے متعلق شیعوں کا اعتقاد اور آپ کا ظھور معصومین علیھم السلام سے روایت شدہ متواتر نصوص سے ثابت ھے، جواثبات امامت کے طریقوں میں سے ایک ھے۔
قرآن مجید میں ایسی آیات موجود ھیں، جنھیں شیعہ وسنی کتب میں امام مهدی (ع)کی حکومت کے ظھور سے تفسیر کیا گیا ھے۔ ان میں سے بعض کو ھم یھاں ذکر کرتے ھیں :
۱۔ ۳
ابو عبد اللہ گنجی کتاب ”البیان فی اخبار صاحب الزمان(ع) “ میں کہتا ھے کہ :”اور بالتحقیق، مهدی کی بقا کا تذکرہ قرآن وسنت میں ھوا ھے۔ قرآن میں یوں کہ سعید بن جبیر قرآن میں خداوند متعال کے اس فرمان کی تفسیر میں کہتے ھیں:((ھو المهدی من عترة فاطمہ علیھا السلام))“ ٤
۲۔ ٥
فخر رازی کہتا ھے:”بعض شیعوں کے عقیدے کے مطابق غیب سے مراد مهدی منتظر (ع)ھے، کہ جس کا وعدہ خدا نے قرآن اور حدیث میں کیا ھے۔ قرآن میں یہ کہہ کر
الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِی اْلا رْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ > اورحدیث میں قول پیغمبر اکرم(ص) کے اس قول کے مطابق ((لو لم یبق من الدنیا إلا یوم واحد لطول اللّٰہ ذلک الیوم حتی یخرج رجل من ا ھٔل بیتی یواطی

----

1 عیون اخبار الرضاعلیہ السلام،ج ۲، ص ۱۲۲ ۔”زمین حجت خدا سے کسی زمانہ میں خالی نہ ھوگی اور یہ حجت مستحکم وسیلہ ھیں یھاں تک کہ فرمایا جو مرجائے اور ان کو نہ پہچانتا ھو وہ جھالت کی موت مرتا ھے“۔
2 صواعق محرقہ، ص ۱۵۰ ۔
3 سورہ توبہ، آیت ۳۳ ۔”وہ خدا وہ ھے جس نے اپنے رسول کو ھدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا تاکہ اپنے دین کو تمام ادیان پر غالب بنائے چاھے مشرکین کو کتنا ھی ناگوار کیوں نہ ھو“۔
4 البیان فی اخبار صاحب الزمان عجل اللہ فرجہ الشریف،ص ۵۲۸ (کتاب کفایة الطالب میں)
5 سورہ بقرہ، آیت ۳۔”جوغیب پر ایمان رکھتے ھیں ۔پابندی سے پورے اہتمام کے ساتھ نماز ادا کرتے ھیں اور جو کچھ ھم نے رزق دیا ھے اس میں سے ھماری راہ میں خرچ بھی کرتے ھیں“۔

اسمہ اسمی وکنیتہ کنیتی، یملا الا رٔض عدلا وقسطا کما ملئت جورا وظلما)) ۱، اس کے بعد یہ اشکال کرتا ھے کہ بغیر دلیل کے مطلق کو تخصیص دینا باطل ھے۔“ ۲
فخر رازی نے ، حضرت مهدی موعود(ع) کے بارے میں قرآن وحدیث پیغمبر خدا(ص) کی دلالت کو تسلیم کرنے اور آپ(ع) کی غیب میں شمولیت کے اعتراف کے بعد، یہ سمجھا ھے کہ شیعہ، غیب کو فقط حضرت مهدی(ع) سے اختصاص دینے کے قائل ھیں، جب کہ فخر رازی اس بات سے غافل ھے کہ شیعہ امام مهدی(ع) کو مصادیقِ غیب میں سے ایک مصداق مانتے ھیں۔
۳۔ ۳
ابن حجر کے بقول :”مقاتل بن سلیمان اور اس کے پیروکار مفسر ین کہتے ھیں کہ یہ آیت مهدی کے بارے میں نازل ھوئی ھے۔“ ٤
۔۴

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

وَلَیُمَکِّنَنَّ لَهُمْ دِیْنَهُمُ الَّذِی ارْتَضیٰ لَهُمْ وَلَیُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ ا مْناً یَّعْبُدُوْنَنِی لَایُشْرِکُوْنَ بِیْ شَیْئاً وَّمَنْ کَفَرَ بَعْدَ ذٰلِکَ فَا وُلٰئِکَ هُمُ الْفَاسِقُوْنَ> ۵

اس آیت کو امام مهدی(ع) او رآپ کی حکومت سے تفسیر کیا گیا ہے۔ ٦

۵۔ ۷

اس آیت میں لفظِ((آیة)) کی تفسیر، حضرت مهدی(ع) کے ظهور کے وقت دی جانے والی ندا کو بتلایا گیا ہے، جسے تمام اهل زمین سنیں گے اور وه ند ایہ هوگی ((ا لٴا إن حجة اللّٰه قد ظهر عند بیت اللّٰه فاتبعوه فإن الحق معہ وفیہ)) ۸

۶۔ ۹

امیر المومنین(ع) فرماتے ہیں :" یہ دنیا منہ زوری دکھانے کے بعد پهر هماری طرف جهکے گی جس طرح کاٹنے والی اونٹنی اپنے بچے کی طرف جهکتی ہے۔" اس کے بعد مذکوره آیت کی تلاوت فرمائی۔ ۱۰

۷۔ ۱۱

اس آیت کو امام مهدی(ع) اور آپ (ع)کے اصحاب کے بارے میں تفسیر کیاگیا ہے۔ ۱اور اس آیت کا مضمون، یعنی زمین پر صالح افراد کی حکومت، زبور حضرت داود(ع) میں موجود ہے :

----

1 " اگر دنیا کے ختم هو جانے میں ایک دن بهی باقی ره جائے تو خدا اس کو اتنا طولانی کر دے گا کہ میرے اهل بیت(ع) میں سے ایک شخص قیام کرے جو میرا هم نام اور اس کی کنیت میری کنیت هوگی جو زمین کو عدل وانصاف سے ویسا بهر دے گا جیسے ظلم و جور سے بهری هوگی"۔

2 تفسیر کبیر، فخر رازی،ج ۲، ص ۲۸ ۔

3 سوره زخرف، آیت ۶۱ ۔"اور بے شک یہ قیامت کی واضح دلیل ہے لہٰذا اس میں شک نہ کرو اور میرا اتباع کرو کہ یهی سیدها راستہ ہے"۔

4 صواعق محرقہ، ص ۱۶۲ ۔

5 سوره نور، آیت ۵۵ ۔"اللہ نے تم میں سے صاحبان ایمان وعمل صالح سے وعده کیا ہے کہ انهیں روئے زمین میں اس طرح اپنا خلیفہ بنائے گا جس طرح پهلے والوں کو بنایا ہے اور ان کے لئے اس دین کو غالب بنائے جسے ان کے لئے پسندیده قرار دیا ہے اور ان کے خوف کو امن سے تبدیل کر دے گا وه سب صرف میری عبادت کریں گے اور کسی طرح کا شرک نہ کریں گے اور اس کے بعد بهی کوئی کافر هوجائے تو درحقیقت وهی لوگ فاسق اور بدکردار ہیں"۔

6 تفسیر کبیر،، فخر رازی، ج ۲، ص ۲۸ .غیبة نعمانی، شیخ طوسی ، ص ۱۷۷ ؛ تفسیر القمی، ج ۱، ص ۱۴ ، اور دیگر منابع۔

7 سوره شعراء، آیت ۴۔"اگر هم چاهتے تو آسمان سے ایسی آیت نازل کردیتے کہ ان کی گردنیں خضوع کے ساته جهک جاتیں"۔

8 ینابیع المودة، ج ۳، ص ۲۹۷ . "آگاه هو جاو کہ خدا کی حجت کا ظهور خانہ خدا میں هوگیا ہے تو اس کی پیروی کرو کیونکہ حق اس کے ساته ہے اس کی ذات کے اندر ضم ہے"۔

9 سوره قصص، آیت ۵۔"اور هم یہ چاهتے ہیں کہ جن لوگوں کو زمین میں کمزور بنادیاگیا ہے ان پر احسان کریں اور انهیں لوگوں کا پیشوا بنائیں اور زمین کا وارث قرا ر دیدیں"۔

10 نهج البلاغہ،شماره ۲۰۹ ،از حکمت امیر المومنین علیہ السلام۔

11 سوره انبیاء، آیت ۱۰۵ ۔"اور هم نے ذکر کے بعد زبور میں لکه دیا ہے کہ هماری زمین کے وارث همارے نیک بندے هی هوں گے"۔

کتاب مزامیر۔ زبور حضرت داود (ع)،سینتیسویں مزمور کی انتیسویں آیت میں ہے:"اور نسل شریر منقطع هوجائے گی اور صالح افراد زمین کے وارث هوں گے اور اس میں ابد تک رهیں گے، صالح دهان حکمت کو بیان کرے گا اور اس کی زبان انصاف کا تذکره کرے گی۔ اس کے خدا کی شریعت اس کے دل میں هو گی۔ لہٰذا اس کے قدم نہ لڑکهڑائیں گے۔"

کتاب مزامیر کے بہترویں مزمور کی پهلی آیت:"اے خدا بادشاه کو اپنا انصاف اور اس کے فرزند کو اپنی عدالت عطا کر اور وه تیری قوم کے درمیان عدالت سے فیصلہ کرے گا اور تیرے مساکین کے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

ساتھ انصاف کرے گا۔ اس وقت پھاڑ، قوم کے لئے سلامتی کا سامان مھیا کریں گے اور ٹیلے بھی۔ قوم کے مساکین کے درمیان عدالت برقرار کرے گا، فقراء کی اولاد کو نجات دلائے گا او ر ظالموں کو سرنگوں کرے گا اور جب تک سورج اور چاند اپنے سارے طبقات کے ساتھ باقی ھیں وہ تجہ سے ڈریں گے۔ وہ کٹے ھوئے سبزہ زار وں پر برسنے والی بارش کی طرح برسے گا اور زمین کو سیراب کرنے والی بارشوں کی طرح اس کے دور میں صالح افراد خوب پھلے پھولیں گے اور سلامتی ھی سلامتی ھو گی، یھاں تک کہ چاند نابود ھو جائے گا، ایک سمندر سے دوسرے سمندر اور نھر سے دنیا کے آخری کونے تک اس کی حکومت ھو گی، اس کے سامنے صحرا نشین گردنیں جھکائیں گے اور اس کے دشمن خاک چاٹیں گے۔“

آپ(ع) کے بارے میں فریقین کی کتابوں میں تواتر کی حد تک روایات موجود ھیں۔ ابوالحسن ابری،جو اھل سنت کے بزرگ علماء میں سے ھے، کا کھنا ھے :”راویوں کی کثیر تعداد نے حضرت محمد مصطفی(ص) سے مھدی کے بارے میں روایت کی ھے جو متواتر ومستفیض ھیں اور یہ کہ وہ اھل بیت پیغمبر(ص) سے ھے، سات سال حکومت کرے گا، زمین کو عدل سے پر کر دے گا، حضرت عیسی(ع) خروج کریں گے اور دجال کو قتل کرنے میں آپ(ع) کی مدد کریں گے۔ امت کی امامت مھدی(ع) کرائیں گے جب کہ عیسیٰ(ع) آپ کے پیچھے نماز پڑھیں گے ۔“ ۲

شبلنجی نور الابصار میں کھتا ھے:”پیغمبر اکرم(ص) سے متواتر احادیث ھیں کہ مھدی(ع) آنحضرت(ص) کے اھل بیت سے ھے اور زمین کو عدل سے پر کر دے گا۔“ ۳

ابن ابی حدید معتزلی کہتا ھے :”فرقہ ھائے مسلمین کا اس بات پر اتفاق ھے کہ دنیا اور دینی ذمہ داریاں حضرت مھدی(ع) پر ختم ھوں گی ۔“ ٤

زینی دحلان کے بقول :”جن احادیث میں مھدی(ع) کے ظھور کا ذکر ھوا ھے وہ بہت زیادہ اور متواتر ھیں۔“ ٥

آپ(ع) کی خصوصیات اور شمائل کو تو اس مختصر مقدمے میں تحریر نھیں کیا جاسکتا، لیکن پھر بھی شیعہ اور سنی کتب میں مذکور چند خصوصیات کی طرف اشارہ کرتے ھیں :

۱۔نماز جماعت میں افضل کو تقدم حاصل ھے، جیسا کہ یہ مطلب سنی اور شیعہ روایات میں ذکر ھوا ھے : ((امام القوم وافدھم فقدموا ا فضلکم)) ٦ آپ(ع) کے ظھور اور حکومت حقہ کے قیام کے وقت عیسیٰ بن مریم(ع) آسمان سے زمین پر تشریف لائیں گے اور سنی اور شیعہ روایات کے مطابق آپ(ع) کی امامت میں نماز ادا کریں گے۔ ۷

وہ ایسی ھستی ھیں کہ کلمة اللہ، روح اللہ اور مردوں کو حکم خدا سے زندہ کرنے والے اولوالعزم رسول سے افضل ھیں اور آپ کی وجاہت اور قرب، خدائے ذوالجلال کے نزدیک زیادہ ھے ۔وقت نماز،

----

1 بحار الانوار، ج ۵۱ ، ص ۴۷ ، نمبر ۶.
2 تہذیب التہذیب، ج ۹،ص ۱۲۶ ، (محمد بن خالد جندی کے ترجمہ میں)
3 نو ر الابصار، ص ۱۸۹ .
4 شرح نہج البلاغہ ابن ابی الحدید، ج ۱۰ ، ص ۹۶ .
5 الفتوحات الاسلامیہ، ج ۲، ص ۳۳۸ .
6 ”ھر قوم کا امام وہ ھوتا ھے جو سب سے پھلے خدا پر وارد ھوتا ھے تو تم لوگ بھی افضل کو آگے کرو“. بغیة الباحث عن زوائد مسند الحارث، ص ۵۶ ، نمبر ۱۳۹ . وسائل الشیعہ، کتاب الصلاة، ابواب الجماعة، باب ۲۶ ، ج ۸، ص ۳۴۷ .
7 الصواعق المحرقہ، ص ۱۶۴ ، فتح الباری، ج ۶، ص ۳۵۸ ،اور اسی کے مشابہ صحیح بخاری، ج ۴، ص ۱۴۳ ؛ صحیح مسلم، ج ۱، ص ۹۴ ؛سنن ابن ماجہ، ج ۲، ص ۱۳۶۱ ؛عقد الدرر، دسواں حصہ،اور اھل سنت کی دوسری کتابیں. الغیبة نعمانی، ص ۷۵ ۔بحار الانوار، ج ۳۶ ، ص ۲۷۲ اور شیعوں کی دوسری کتابیں.

جو خدا کی طرف عروج کا وقت ھے، عیسیٰ بن مریم آپ کی اقتداء کریں گے اور آپ کی زبان مبارک کے ذریعے خدا سے ھم کلام ھوں گے۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

گنجی نے البیان میں نماز وجهاد میں آپ کی امامت کے بارے میں مروی روایات کے صحیح
هونے اور اس تقدم وامامت کے اجماعی هونے کی تصدیق کے بعد، مفصل بیان کے ذریعے ثابت کیا هے
کہ اس امامت کو معیار قرار دیتے هوئے آپ (ع)، عیسی سے افضل هیں۔ ١
عقدالدرر، باب اول میں سالم اشل سے روایت نقل کی هے کہ وه کہتا هے: ”میں نے ابی جعفر
محمد بن علی الباقر (علیهما السلام) کو فرماتے سنا کہ: موسی (ع)نے نظر کی تو پهلی نظر میں وه کچه
دیکها جو قائم آل محمد(صلی الله علیہ وآلہ وسلم) کو عطا هونا تها، پس موسیٰ نے کها: اے پروردگار
!مجهے قائم آل محمد (صلی الله علیہ وآلہ وسلم) قرار دے۔ ان سے کها گیا : کہ وه محمد(صلی الله علیہ وآلہ
وسلم) کی ذریت سے هے۔ دوسری بار بهی اس کی مانند دیکها اور دوباره وهی درخواست کی اور وهی
جواب سنا، تیسری بار بهی اسی کو دیکها اور سوال کیا تو تیسری بار بهی وهی جواب ملا۔“ ٢
باوجود اس کے کہ حضرت موسی بن عمران(ع) خدا کے اولوالعزم پیغمبر وکلیم الله هیں <وَکَلَّمَ
اللهُ مُوْسیٰ تَکْلِیْماً> ٣ اور خدا نے انهیں نو آیات کے ساته مبعوث فرمایا ٤
اور مقرب درگاه باری تعالی هیں ٥۔ حضرت مهدی(ع) کے
لئے وه کیا مقام و منزلت تهی جسے دیکهنے کے بعد پانے کی آرزو میں حضرت موسی(ع) نے خدا سے
تین مرتبہ درخواست کی۔
حضرت موسی بن عمران کا آپ(ع) کے مقام کو پانے کی آرزو کرنا ایسی حقیقت هے جس کے
لئے کسی اور حدیث وروایت کی ضرورت نهیں، اس لئے کہ حضرت عیسیٰ (ع)جیسے اولو العزم پیغمبر
کا آپ(ع) کی
اقتدا میں نماز پڑهنا اس مقام کی حسرت وآرزو کے لئے کافی هے۔ اس کے علاوه عالم وآدم کی
خلقت کا نتیجہ اور آدم سے لے کر خاتم تک تمام انبیاء(ع) کی بعثت کا خلاصہ ان چار نکات میں مضمر
هے:
الف۔ معرفت وعبادت خدا کے نور کا ظهور، جو ساری دنیا کو منور کردے
بِنُوْرِ رَبِّهَا> ٦
ب۔ کائنات کو علم وایمان سے بهر پور زندگی عطا هونا جو
مَوْتِهَا> ٧ کا بیان هے۔
ج ۔باطل کے زوال او رحق کی حکومت کا قائم هونا جو
کَانَ زَهُوْقاً> ٨کی تجلّی هے۔
د۔تمام انسانوں کا عدل وانصاف کو اپنانا،جو تمام انبیاء ورسل کے ارسال اور کتب کے نزول کی
علت غائی هے ٩
ان تمام آثار کا ظهور قائم آل محمد(ص)کے هاتهوں هوگا ((یملا اللّٰہ بہ الا رٔض قسطا وعدلا بعد ما
ملئت جورا وظلما)) ١ اور یہ وه مقام هے جس کی حسرت و آرزو آدم سے لے کر عیسیٰ تک تمام انبیاء نے
کی هے۔

----

1 البیان فی اخبار صاحب الزمان عجل الله تعالیٰ فرجہ الشریف، ص ۴۹۸ .
2 عقد الدرر، پهلا حصہ،ص ۲۶ ، الغیبة نعمانی، ص ۲۴۰ .
3 سوره نساء، آیت ۱۶۴ . ”اور موسی سے خدا نے کلام کیا جو حق کلام کرنے کا تها“.
4 سوره اسراء، آیت ۱۰۱ .”اور هم نے موسیٰ کو نو کهلی هوئی نشانیاں دی تهیں
5 سوره مریم، آیت ۵۲ .”اور هم نے انهیںکوه طور کے داهنے طرف سے آواز دی اور راز ونیاز کے لئے اپنے سے قریب بلا لیا“.
6 سوره زمر، آیت ۶۹ .”اور زمین اپنے رب کے نور سے جگمگااٹهے گی“.
7 سوره حدید، آیت ۱۷ .”یاد رکهو کہ خدازنده کرتا هے زمین کو اس کی موت کے بعد“.
8 سوره اسراء، آیت ۸۱ .”اورکہہ دیجئے کہ حق آگیا اور باطل فنا هو گیا کہ باطل هر حال فنا هونے والا هے“.
9 سوره حدید، آیت ۲۵ .”بے شک هم نے اپنے رسولوں کو واضح دلائل کے ساته بهیجا هے اور ان کے ساته کتاب اور میزان کو نازل کیا تاکہ لوگ انصاف کے ساته قیام کریں“.

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

۲۔سنی اور شیعہ روایات میں آپ(ع) کو خلیفة اللہ کے عنوان سے یاد کیا گیا ھے ((یخرج المھدی وعلی را سہٖ غمامة فیھا مناد ینادی: ھذا المھدی خلیفة اللّٰہ فاتبعوہ)) ۲ اللہ جیسے مقدس اسم کی طرف اضافے کا تقاضا یہ ھے کہ آپ(ع) کا وجود تمام اسماء حسنی کی آیت ھے۔

۳۔آپ(ع) کے مقام کی عظمت وبلندی آپ کے اصحاب کے مقام ومنزلت سے روشن ھوتی ھے، جس کا ایک نمونہ روایات اھل تشیع میں یہ ھے کہ :”آپ(ع) کے اصحاب کی مقدار، اھل بدر کی تعداد کے برابر ھے ۳اور ان پر تلواریں ھیں کہ ھر تلوار پر ایک کلمہ لکھا ھوا ھے جو ہزار کلمات کی کنجی ھے ۔“ ٤ اور روایات اھل سنت میں بخاری ومسلم کی شرائط کے مطابق ایک صحیح روایت کا کچھ مربوط حصہ، جسے حاکم نیشاپوری نے مستدرک اور ذھبی نے تلخیص میں نقل کیا ھے، یہ ھے((لا یستوحشون إلی ا حُد ولا یفرحون با حُد یدخل فیھم علی عدة ا صُحاب بدر لم یسبقھم الا وٴلون ولا یدرکھم الآخرون وعلی عدة ا صُحاب طالوت الذین جاوزوا معہ النھر)) ۵

۴۔رسول اکرم(ص)اور حضرت مھدی میں خاتمیت کی مشترکہ خصوصیت اس بات کی متقاضی ھے کہ جس طرح نبوت آپ(ص)پر ختم ھو ئی اسی طرح امامت حضرت مھدی پر ختم ھوگی ۔نیز کار دین کا آغاز آنحضرت(ص)کے دست مبارک سے ھوا اور اختتام حضرت مھدی کے ھاتھوں ھوگا۔اسی نکتے کی جانب شیعہ اور سنی روایات میں اشارہ کیا گیا ھے کہ آنحضور(ص)نے فرمایا:((المھدی منا یختم الدین بنا کما فتح بنا)) 6 آپ(ع) میں خاتم کی جسمانی، روحانی اور اسمی تمام خصوصیات جلوہ گر ھیں۔

دو مختلف شخصیات، یعنی خاتم النبین وخاتم الوصیین کا کنیت، اسم، سیرت وصورت کے اعتبار سے ایک ھونا یعنی ابوالقاسم محمد پر دین کا افتتاح واختتام، اھل نظر کے لئے ایسے مافوق ادراک مقام ومرتبے کی حکایت کرتا ھے جو ناقابل بیان ھے۔

اس بارے میں بطور خاص وارد شدہ بعض روایات ملاحظہ ھوں :

الف۔رسول خدا(ص) سے روایت ھے کہ آپ(ص)نے فرمایا:”میری امت میں ایسا فرد ظھور کرے گا کہ اس کا نام میرا نام اور اس کا اخلاق میرا اخلاق ھے، زمین کو عدل وانصاف سے اس طرح پر کر دے گا جس طرح ظلم وجور سے بھر چکی ھو گی۔“ ۷

ب۔ایک صحیح روایت کے مطابق جسے جعفر بن محمد علیھما السلام نے اپنے آباء واجداد اور انھوں نے رسول خد ا(ص) سے نقل کیا ھے کہ آپ(ص) نے فرمایا: ” مھدی میری اولاد سے ھے جس کا نام میرا نام اور اس کی کنیت میری کنیت ھے۔ خَلق وخُلق میں مجہ سے سب سے زیادہ شباہت رکھتا ھے۔

، 1 ”خدا زمین کو اس کے ذریعہ عدل وانصاف سے بھر دے گا جیسے ظلم و جور سے پر تھی“. بحار الانوار، ج ۳۸ ص ۱۲۶ ۔اسی مضمون سے ملتی ھوئی عبارت البیان فی اخبار صاحب الزمان عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف، ص ۵۰۵ ،(کتاب کفایة الطالب)
صحیح ابن حبان، ج ۱۵ ، ص ۲۳۸ . مستدرک صحیحین، ج ۴، ص ۵۱۴ ۔مسند احمد بن حنبل، ج ۳، ص ۳۶ ، مسند ابی یعلی، ج ۲، ص ۲۷۴ نمبر ۹۸۷ اور دوسری کتابیں۔
2 بحار الانوار، ج ۵۱ ، ص ۸۱ . ”مھدی اس حال میں خروج کرے گا کہ اس کے سر پر ایک ابر ھوگا جس میں ایک منادی ندا دے گا یہ مھدی ھے جو خدا کا خلیفہ ھے بس اس کی اتباع کرو“۔
عنوان خلیفة اللہ مستدرک صحیحین ، ج ۴، ص ۴۶۴ میں
سنن ابن ماجہ، ج ۲، ص ۱۳۶۷ مسند احمد بن حنبل، ج ۵، ص ۲۷۷ نور الابصار،ص ۱۸۸ .
عقد الدرر الباب الخامس، ص ۱۲۵ اور دوسری کتابوں میں آیاھے۔
3 بحار الانوار، ج ۵۱ ، ص ۱۵۷ .
4 بحار الانوار، ج ۵۲ ، ص ۲۸۶ .
5 مستدرک صحیحین ، ج ۴، ص ۵۵۴ (ان کو خوف نھیں کہ کسی سے مدد حاصل کریں اور نہ کسی سے خوش ھوتے ھیں کہ ان میں داخل ھوجائیں ان کی تعداد اصحاب بدر کے برابر ھیں نہ ان سے کوئی سبقت لے پایا ھے اور نہ ھوئی ان تک پھونچ سکتا ھے ان کی تعداد طالوت کے اس لشکر کے جتنی ھے جس نے طالوت کے ساتہ نھر کو پار کیا تھا۔
6 صواعق محرقہ، ص ۱۶۳ ۔اسی مضمون سے ملتی ھوئی عبارت المعجم الاوسط میں، ج ۱، ص ۵۶ میں ھے۔
عقد الدرر الباب السابع، ص ۱۴۵ ، اور اھل سنت کی دوسری کتابیں۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

بحار الانوار، ۵۱ ، ص ۹۳ اور شیعوں کی دوسری کتابیں میں آیاھے۔
7 صحیح ابن حبان، ج ۸، ص ۲۹۱ ،ح ۶۷۸۶ اور دوسری کتابیں۔

اس کے لئے ایسی غیبت اور حیرت ھے کہ لوگ دین سے گمراہ ھوجائیں گے، پھر اس کے بعد وہ شھاب ثاقب کی مانند ظھور کرے گا اور زمین کو عدل وانصاف سے اس طرح پر کردے گا جس طرح ظلم وجور سے بھر چکی ھوگی ۔" ۱

ج۔ صحیح نص کے مطابق چھٹے امام جعفر بن محمد علیھما السلام نے اپنے آبا ء اور انھوں نے رسول خدا(ص) سے نقل کیا ھے کہ آپ(ص) نے فرمایا:"جو میری اولاد میں سے قائم کا انکار کرے، یقینا اس نے میرا انکار کیا ھے۔" ۲

د۔شیخ صدوق ا علی اللہ مقامہ نے دو واسطوں سے احمد بن اسحاق بن سعد الاشعری سے، جو نھایت ھی بزرگ ثقہ افراد میں سے ھیں، نقل کیا ھے کہ انھوں نے کھا:"میں حسن بن علی علیھما السلام کی خدمت میں ان کے بعد ان کے جانشین کے متعلق سوال کرنے کی غرض سے حاضر ھوا۔ اس سے پھلے کہ میں سوال کرتاآپ(ع) نے فرمایا :"اے احمد بن اسحاق !خداوند تبارک وتعالیٰ نے جب سے آدم کو خلق کیا ھے زمین کو اپنی حجت سے خالی نھیں رکھا اور نہ ھی اسے قیامت تک اپنی حجت سے خالی رکھے گا۔ وہ اپنی حجت کے ذریعے اھل زمین سے بلاو ٔں کو دور کرتا ھے، اس کے وسیلے سے بارش برساتا ھے اور اس کے وجود کی بدولت زمین سے برکات نکالتا ھے۔"

احمد بن اسحاق کہتے ھیں، میں نے پوچھا : "یا بن رسول اللہ ! آپ کے بعد امام وخلیفہ کون ھے؟"

حضرت امام حسن عسکری(ع) اٹھے، تیزی سے گھر میں داخل ھوئے اور جب باھر تشریف لائے تو آپ(ع) اپنے شانے پر ایک تین سالہ بچے کو لئے ھوئے تھے جس کا چھرہ چودھویں کے چاند کی طرح دمک رھا تھا، اس کے بعد آپ(ع) نے فرمایا :"اے احمد بن اسحاق !اگر تم خدا اور اس کی حجتوں کے لئے محترم نہ ھوتے تو تمھیں اپنے بیٹے کی زیارت نہ کراتا، یہ پیغمبر خدا(ص) کا ھمنام اور ھم کنیت ھے۔ یہ وہ ھے جو زمین کو عدل وانصاف سے اس طرح پر کر دے گا جس طرح ظلم وجور سے بھر چکی ھوگی۔

اے احمد بن اسحاق !اس امت میں اس کی مثال خضر وذوالقرنین کی ھے۔ خدا کی قسم، اس کی غیبت ایسی ھوگی کہ ھلاکت سے اس کے سوا کوئی نہ بچ سکے گا جسے خدا اس فرزند کی امامت پر ثابت قدم رکھے اور جسے خدا نے دعائے تعجیل فرج کی توفیق عنایت کی ھو۔"

پھر احمد بن اسحاق کہتے ھیں کہ میں نے پوچھا:"اے میرے آقا !کیا کوئی علامت ھے جس سے میرا دل مطمئن ھو جائے ؟ "

اس بچے نے فصیح عربی میں کھا :((ا ناْ بقیۃ اللّٰہ فی ا رْضہ والمنتقم من اعدائہ)) میں اس زمین پر بقیۃاللہ اور دشمنان خدا سے انتقام لینے والا ھوں۔ اے احمد بن اسحاق! دیکھنے کے بعد طلب اثر نہ کرو۔"

احمد بن اسحاق کہتا ھے کہ میں مسرور وخوشحال باھر آیا اور اگلے دن امام(ع) کی خدمت میں جا کر عرض کی:"یابن رسول اللہ! آپ(ع) نے مجہ پر جو احسان فرمایا اس سے میری خوشی میں بے انتھا اضافہ ھوا ھے۔ اس بچے میں خضر وذوالقرنین کی صفت کو بھی میرے لئے بیان فرمائیے ؟"

امام(ع) نے فرمایا:"غیبت کا طولانی ھونا، اے احمد۔"

عرض کی :"یا بن رسول اللہ !اس بچے کی غیبت طولانی ھوگی ؟"

امام(ع) نے فرمایا : ھاں، خدا کی قسم ایسا ھی ھوگا۔ غیبت اتنی طولانی ھوگی کہ اکثر غیبت کے ماننے والے بھی انکار کرنے لگیں گے اور سوائے ان کے کوئی نہ بچے گا جن سے خداوند متعال ھماری ولایت کا اقرار لے چکا ھے او رجن کے دلوں میں ایمان کو لکہ دیا ھے اور اپنی روح کے ساتہ جن کی تائید فرمائی ھے۔اے احمد بن اسحاق! یہ امر خدا میں سے ایک امر، رازِ خدا میں سے ایک راز اور غیب خدا میں سے ایک غیب ھے۔

میں نے جو کچہ دیا ھے اسے لے لو، اسے چھپا کر رکھو اور شاکرین میں سے ھوجاو تاکہ

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

قیامت کے دن همارے ساته علیین میں سے هوسکو۔“ ۳
۴سنی اور شیعہ روایت کے مطابق آپ(ع) کا ظهور خانہ کعبہ سے هوگا۔آپ(ع) کے ________دائیں جبرئیل
اور بائیں میکائیل هوں گے۔ چونکہ حضرت جبرئیل(ع) انسان کے حوائج معنوی یعنی افاضہ علوم اور
----

1 كمال الدين وتمام النعمة، باب ۲۵ ، رقم ۴، ص ۲۸۷ .
2 كمال الدين وتمام النعمة، باب ۳۹ ، رقم ۸، ص ۴۱۲ .
3 كمال الدين وتمام النعمة، ص ۳۸۴ و ينابيع المودة،ص ۴۵۸ .

معارف الهیہ کا واسطہ، اور حضرت میکائیل(ع) مادی ضروریات یعنی افاضہ ارزاق کا واسطہ هیں، بنا بر این علوم وارزاق کے خزائن کی کلید آپ(ع) کے اختیار میں هے۔ ۱سنی او رشیعہ روایت میں ظهور کے وقت آپ(ع) کی صورت مبارک کو کوکب درّی سے تشبیہ دی گئی هے ۲ اور ((لہ هيبة موسیٰ وبهاء عيسى وحكم داوود وصبر ايوب)) ۳،امام علی رضا(ع) کی حدیث کے مطابق ایسے لباس میں ملبوس هوں گے کہ ((عليہ جيوب النور تتوقد من شعاع ضياء القدس)) ٤
۵۔الغیبة میں شیخ طوسی اور صاحب عقدالدرر کی روایت کے مطابق آپ(ع) عاشور کے دن
ظهور فرمائیں گے ۵ تاکہ 6 کی تفسیر
ظاهر هو۔ اور امام حسین علیہ السلام کے پاکیزہ خون سے آبیاری شدہ اسلام کا شجرہ طیبہ آپ کی برکت سے ثمر بخش بنے اور یہ آیت کریمہ ۷اپنے عالی ترین مصداق
سے منطبق هو۔

امام زمانہ (علیہ السلام) کی طولانی عمر
ممکن هے کہ طول عمر، سادہ لوح افراد کے اذهان میں شبهات ایجاد کرنے کا سبب هو لیکن یہ
جاننا ضروری هے کہ ایک انسان کی عمر کا ہزاروں سال تک طولانی هونا، نہ تو عقلی طور پر محال هے او رنہ هی عادی اعتبار سے، کیونکہ محال عقلی یہ هے کہ دو نقیضین کے اجتماع یا ارتفاع کا سبب هو، مثا ل کے طورپر جیسا کہ هم کهیں کہ کوئی بهی چیز یا هے یا نهیں هے، یا مثلاًعدد یا جفت هے یا طاق، کہ ان کا اجتماع یا ارتفاع عقلا محال هے اور محال عادی یہ هے کہ عقلی اعتبار سے تو ممکن هو، لیکن قوانینِ طبیعت کے مخالف هو مثال کے طور پر انسان آگ میں گر کر بهی نہ جلے۔
انسان کا ہزار ها سال طول عمر پانا، اور اس کے بدن کے خلیات کا جوان باقی رهنا نہ تو محال عقلی هے اور نہ محال عادی، لہٰذا اگر حضرت نوح علی نبینا وآلہ وعلیہ السلام کی عمر اگر نو سو پچاس سال یا اس سے زیادہ واقع هوئی هے تواس سے زیادہ بهی ممکن هے اور سائنسدان اسی لئے بقاء حیات ونشاط جوانی کے راز کی جستجو میں تهے اور هیں۔ جس طرح علمی قوانین وقواعد کے ذریعے مختلف دهاتوں کے خلیات کی ترکیب میں تبدیلی سے انهیں آفات اور نابود هونے سے بچایا جاسکتا هے اور لوهے کو کہ جسے زنگ لگ جاتا هے اور تیزاب جسے نابود کر دیتا هے، آفت نا پذیر طلائے ناب بنایاجا سکتا هے، اسی طرح علمی قوانین وقواعد کے ذریعے ایک انسان کی طولانی عمر بهی عقلی وعملی اعتبار سے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

ممکن ھے، چاھے ابھی تک اس راز سے پردے نہ اٹھے ھوں۔
اس بحث سے قطع نظر کہ امام زمان(ع) پر اعتقاد، خداوند متعال کی قدرت مطلقہ، انبیاء کی نبوت اور معجزات کے تحقق پر ایمان لانے کے بعد کا مرحلہ ھے، اسی لئے جو قدرت ابراھیم(ع) کے لئے آگ کوسرد اور سالم قرا ر دے سکتی ھے، جادوگروں کے جادو کو عصائے موسی کے دھن کے ذریعے نابود کر سکتی ھے، مردوں کو عیسیٰ کے ذریعے زندہ کر سکتی ھے اور اصحاب کہف کو صدیوں تک بغیر کھائے پیئے نیند کی حالت میں باقی رکہ سکتی ھے ، اس قدرت کے لئے ایک انسان کو ہزاروں سال تک جوانی کے نشاط کے ساتہ اس حکمت کے تحت سنبھال کر رکھنا نہایت ھی سھل اور آسان ھے کہ زمین پر

----

1 عقدالدرر الباب الخامس وفصل اول الباب الرابع،ص ۶۵ ؛ الامالی للمفید، ص ۴۵ .
2 فیض القدیر، ج ۶، ص ۳۶۲ ، نمبر ۹۲۴۵ ،کنزالعمال، ج ۱۴ ، ص ۲۶۴ ، نمبر ۳۸۶۶۶ .
ینابیع المودة، ج ۲، ص ۱۰۴ ، ج ۳، ص ۲۶۳ ، اور اھل سنت کی دوسری کتابیں
۲۲۲ وج ۵۱ ،ص ۸۰ اور دوسرے موارد اور شیعوں کی دوسری کتابیں۔ ، بحار الانوار، ج ۳۶ ، ص ۲۱۷
3 بحار الانوار،ج ۳۶ ، ص ۳۰۳ .
4 بحار الانوار، ج ۵۱ ، ص ۱۵۲ ۔"اس پر نور کے اس طرح لباس ھیں جو قدس کی روشنی سے روشن رہتے ھیں"۔
5 الغیبة، ص ۴۵۲ و ۴۵۳ ، عقدالدرر الباب الرابع، فصل اول ، ص ۶۵ .
6 سورہ صف، آیت ۸۔"یہ لوگ چاہتے ھیں کہ نور خدا کو اپنے منہ سے بجھا دیں اور اللہ اپنے نور کو مکمل کرنے والا ھے چاھے یہ بات کفار کو کتنی ناگوار کیوں نہ ھو"۔
7 سورہ اسراء، آیت ۳۳ ۔"جو مظلوم قتل ھوتا ھے ھم اس کے ولی کو بدلہ کا اختیار دے دیتے ھیں"۔

حجت باقی رھے اور باطل پر حق کے غلبہ پانے کی مشیت نافذ ھو کر رھے
یَقُوْلَ لَہ کُنْ فَیَکُوْنُ> ۱
اس واقعے کو زیادہ عرصہ نھیں گزرا کہ شھرری میں شیخ صدوق کی قبر ٹوٹی اور آپ کے تر وتازہ بدن کے نمایاں ھونے سے یہ بات ثابت ھوئی کہ آ پ کے جسم پر قوانین طبیعت کا کوئی اثر نھیں ھوا اور بدن کو فاسد کرنے والے تمام اسباب وعوامل بے کار ھو کر رہ گئے۔ اگر طبیعت کا عمومی قانون امام زمانہ(ع) کی دعا سے پیدا ھونے والے شخص کے بارے میں ٹوٹ سکتا ھے، جس نے آپ(ع) کے عنوان سے "کمال الدین وتمام النعمة " جیسی کتاب لکھی ھے، تو خود اس امام(ع) کے بارے میں قانون کا ٹوٹناجو نائب خدا اور تمام انبیاء واوصیاء کا وارث ھے، باعثِ تعجب نھیں ھونا چاہئے۔

امام زمانہ (علیہ السلام) کے کچھ معجزات
شیخ الطائفہ اپنی کتاب "الغیبة" میں فرماتے ھیں:"غیبت کے زمانے میں آپ(ع) کی امامت کو ثابت کرنے والے معجزات قابل شمارش نھیں" ۲۔ اگر شیخ طوسی کے زمانے تک، جنھوں نے ۴۶۰ ھجری میں وفات پائی ھے، معجزات کی تعداد کا اندازہ لگانا مشکل تھا تو موجودہ زمانے تک معجزات میں کتنا اضافہ ھو چکاھو گا؟!
لیکن اس مقدمے میں ھم، دو مشھور روایتیں پیش کرتے ھیں، جن کا خلاصہ علی بن عیسی اربلی، ۳جو فریقین کے نزدیک ثقہ ھیں، کی روایت کے مطابق یہ ھے کہ :"امام مھدی(ع) کے متعلق لوگ ما فوق العادة خبریں اور قصے نقل کرتے ھیں جن کی شرح طولانی ھے۔ میں اپنے زمانے میں واقع ھونے والے دو واقعات، جنھیں میرے دوسرے ثقہ بھائیوں کے ایک گروہ نے بھی نقل کیا ھے، ذکر کرتا ھوں:
۱۔حلہ میں فرات او ردجلہ کے درمیان آبادی میں اسماعیل بن حسن نامی شخص رہتا تھا، اس کی بائیں ران پر انسان کی مٹھی کے برابر پھوڑا نکل آیا۔ حلّہ اور بغداد کے اطباء اسے دیکھنے کے بعد لا علاج قرار دے چکے تھے۔ لہٰذاوہ سامرہ آگیا اور دو ائمہ حضرت امام ھادی اور امام عسکری علیھما السلام کی زیارت کرنے کے بعد اس نے سرداب میں جاکر خدا کی بارگاہ میں دعا و گر یہ وزاری کی اور امام زمانہ(ع) کی خدمت میں استغاثہ کیا، اس کے بعد دجلہ کی طرف جاکر غسل کیا اور اپنا لباس پھنا۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

معاًاس نے دیکھا کہ چار گھڑسوار شہر کے دروازے سے باھر آئے۔ ان میں سے ایک بوڑھا تھا جس کے
ھاتھ میں نیزہ تھا، ایک جوان رنگین قبا پھنے ھوئے تھا، وہ بوڑھا راستے کی دائیں جانب اور دوسرے دو
جوان راستے کی بائیں جانب اور وہ جوان جس نے رنگین قبا پھن رکھی تھی ان کے درمیان راستے پر تھا۔
رنگین قبا والے نے پوچھا :"تم کل اپنے گھر روانہ ھو جاو گے ؟"
میں نے کھا:"ھاں۔" اس نے کھا:"نزدیک آو ذرا دیکھوں تو تمھیں کیا تکلیف ھے ؟"
اسماعیل آگے بڑھا، اس جوان نے اس پھوڑے کو ھاتھ سے دبایا اور دوبارہ زین پر سوار ھوگیا۔
بوڑھے نے کھا:"اے اسماعیل ! تم فلاح پا گئے، یہ امام(ع) تھے۔"
وہ روانہ ھوئے تو اسماعیل بھی ان کے ساتھ ساتھ چلنے لگا، امام(ع) نے فرمایا:"پلٹ جاو ٔ۔"
اسماعیل نے کھا:" آپ سے ھر گز جدا نھیں ھوں گا۔" امام(ع) نے فرمایا:"تمھارے پلٹ جانے میں
مصلحت ھے۔" اسماعیل نے دوبارہ کھا:"آپ سے ھر گز جدا نھیں ھوسکتا۔" بوڑھے نے کھا:"اسماعیل
!تمھیں شرم نھیں آتی، دو مرتبہ امام نے فرمایا، پلٹ جاو او رتم مخالفت کرتے ھو؟"
اسماعیل وھیں رک گیا، امام چند قدم آگے جانے کے بعد اس کی طرف متوجہ ھوئے اور فرمایا:
"جب بغداد پھنچو گے، ابو جعفر یعنی خلیفہ مستنصر باللہ، تمھیں طلب کرے گا۔ جب اس کے پا س جاو اور تمھیں کوئی چیز
دے، اس سے نہ لینا اور ھمارے فرزند رضا سے کھنا علی بن عوض کو خط لکھیں،
میں اس تک پیغام پھنچا دوں گا کہ جو تم چاھو گے تمھیں عطا کر ے گا۔"
اس کے بعد اصحاب کے ساتھ روانہ ھو گئے اور نظروں سے اوجھل ھونے تک اسماعیل انھیں
دیکھتا رھا۔ غم وحزن اور افسوس کے ساتھ کچھ دیر زمین پر بیٹھ کر ان سے جدائی پر روتا رھا۔ا س کے

----

1 سورہ یس، آیت ۸۲ ۔"اس کا صرف امر یہ ھے کہ کسی شئے کے بارے میں یہ کھنے کا ارادہ کر لے کہ ھو جااور وہ شئے ھوجاتی ھے"۔
2 الغیبۃشیخ طوسی، ص ۲۸۱ ۔
3 کشف الغمۃ، ج ۲، ص ۴۹۳ ۔

۹۷

بعد سامرہ آیا تو لوگ اس کے ارد گرد جمع ھوکر پوچھنے لگے کہ تمھارے چھرے کا رنگ متغیر کیوں
ھے ؟ اس نے کھا: کیا تم لوگوں نے شھر سے خارج ھونے والے سوارونکو پھچانا کہ وہ کون تھے ؟
انھوں نے جواب دیا: وہ باشرافت افراد ھیں، جو بھیڑوں کے مالک ھیں۔ اسماعیل نے کھا: وہ امام(ع) اور
آپ (ع)کے اصحاب تھے اور امام (ع)نے میری بیماری پر دست شفا پھیردیا ھے۔
جب لوگوں نے دیکھا کہ زخم کی جگہ کوئی نشان تک باقی نھیں رھا، اس کے لباس کو بطور
تبرک پھاڑ ڈالا۔ یہ خبر خلیفہ تک پھنچی، خلیفہ نے تحقیق کے لئے ایک شخص کو بھیجا۔
اسماعیل نے رات سرداب میں گزاری اور صبح کی نماز کے بعد لوگوں کے ھمراہ سامراء سے
باھر آیا، لوگوں سے خدا حافظی کے بعد وہ چل دیا، جب قنطرہ عتیقہ پھنچا تو اس نے دیکھا کہ لوگوں کا
ھجوم جمع ھے اور ھر آنے والے سے اس کا نام ونسب پوچھ رھے ھیں،نشانیوں کی وجہ سے اسے
پھچاننے کے بعد لوگ بعنوان تبرک اس کا لباس پھاڑ کر لے گئے۔
تحقیق پر مامور شخص نے خلیفہ کو تمام واقعہ لکھا۔ اس خبر کی تصدیق کے لئے وزیر نے
اسماعیل کے رضی الدین نامی ایک دوست کو طلب کیا۔ جب دوست نے اسماعیل کے پاس پھنچ کر دیکھا کہ
اس کی ران پر پھوڑے کا اثر تک باقی نھیں ھے، وہ بے ھوش ھوگیا اور ھوش میں آنے کے بعد اسماعیل
کو وزیر کو پاس لے گیا، وزیر نے اس کے معالج اطباء کو بلوایا اور جب انھوں نے بھی معائنہ کیا او
رپھوڑے کا اثر تک نہ پایا تو کھنے لگے :"یہ حضرت مسیح کا کام ھے"، وزیر نے کھا : "ھم جانتے ھیں
کہ کس کا کام ھے۔"
وزیر اسے خلیفہ کے پاس لے گیا، خلیفہ نے اس سے حقیقت حال کے متعلق پوچھا، جب واقعہ
بیان کیا تو اسے ہزار دینار دئیے، اسماعیل نے کھا: میں ان سے ایک ذرے کو لینے کی جرا تٔ نھیں

کرسکتا۔ خلیفہ نے پوچھا: کس کا ڈر ھے ؟ اس نے کہا: ”اس کا جس نے مجھے شفا دی ھے، اس نے مجھ سے کہا ھے کہ ابو جعفر سے کچھ نہ لینا۔“ یہ سن کر خلیفہ رونے لگا۔
علی بن عیسیٰ کہتے ھیں: میں یہ واقعہ کچھ لوگوں کے لئے نقل کر رھا تھا، اسماعیل کا فرزند شمس الدین بھی اس محفل میں موجود تھا جسے میں نہیں پہچانتا تھا، اس نے کہا: ”میں اس کا بیٹا ھوں۔“ میں نے اس سے پوچھا :” کیا تم نے اپنے والد کی ران دیکھی تھی جب اس پر پھوڑا تھا؟“ اس نے کہا:”میں اس وقت چھوٹا تھا لیکن اس واقعے کو اپنے والدین، رشتہ داروں او رھمسایوں سے سنا ھے اور جب میں نے اپنے والد کی ران کو دیکھا تو زخم کی جگہ بال بھی آچکے تھے۔“
اور علی بن عیسیٰ کہتے ھیں :”اسماعیل کے بیٹے نے بتایا کہ صحت یابی کے بعد میرے والد چالیس مرتبہ سامراء گئے کہ شاید دوبارہ ان کی زیارت کر سکیں۔“
۲۔علی بن عیسیٰ کہتے ھیں:” میرے لئے سید باقی بن عطوہ علوی حسنی نے حکایت بیان کی کہ ان کے والد عطوہ امام مہدی(ع) کے وجود مبارک پر ایمان نہ رکھتے تھے اور کہا کرتے تھے :”اگر آئے اور مجھے بیماری سے شفا دے تو تصدیق کروں گا۔“ اور مسلسل یہ بات کہا کرتے تھے۔
ایک مرتبہ نماز عشاء کے وقت سب گھر والے جمع تھے کہ والد کے چیخنے کی آواز سنی، تیزی سے ان کے پاس گئے۔ انھوں نے کہا:”امام(ع) کی خدمت میں پھنچو کہ ابھی ابھی میرے پاس سے باھر گئے ھیں۔“
باھر آئے تو ھمیں کوئی نظر نہیں آیا، دوبارہ والد کے پاس پلٹ کر آئے تو انھوں نے کہا: ”ایک شخص میرے پاس آیا اور کہا: اے عطوہ، میں نے کہا: لبیک، اس نے کہا : میں ھوں مھدی، تمھیں اس بیماری سے شفا دینے آیا ھوں اس کے بعد اپنا دست مبارک بڑھا کر میری ران کو دبایا او ر واپس چلے گئے۔“
اس واقعہ کے بعد عطوہ ھرن کی طرح چلتے تھے ۔
زمانہ غیبت میں امام زمانہ (علیہ السلام) سے بھرہ مند ھونے کا طریقہ:
اگر چہ امام زمانہ(ع) ھماری نظروں سے غائب ھیں اور اس غیبت کی وجہ سے امت اسلامی آپ(ع) کے وجود کی ان برکات سے محروم ھے جو آپ(ع) کے ظھور پر متوقف ھیں، لیکن بعض فیوضات ظھور سے وابستہ نہیں ھیں۔
آپ(ع) کی مثال آفتاب کی سی ھے، کہ غیبت کے بادل پاکیزہ دلوں میں آپ(ع) کے وجود کی تاثیر میں رکاوٹ نہیں بن سکتے، اسی طرح جیسے سورج کی شعاوٴں سے اعماق زمین میں موجود نفیس جواھر

پروان چڑھتے ھیں اور سنگ و خاک کے ضخیم پردے اس گوھر کو آفتاب سے استفادہ کرنے سے نہیں روک سکتے۔
جیسا کہ خداوند متعال کے الطاف خاصّہ سے بھرہ مند ھونا دوطریقوں سے میسر ھے۔
اول۔جھاد فی اللہ کے ذریعے، یعنی خدا کے نور عنایت کے انعکاس میں رکاوٹ بننے والی کدورتوں سے نفس کوپاک کرنے سے۔
دوم۔اضطرار کے ذریعے جو فطرت اور مبدء فیض کے درمیان موجود پردوں کو ہٹاتا ھے
ےُجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَ یَکْشِفُ السُّوْءَ> ۱
اسی طرح فیض الٰھی کے وسیلے سے استفادہ کرنا جو اسم اعظم ومَثَلِ اعلیٰ ھے، دو طریقوں سے ممکن ھے :
اول۔فکری،ا خلاقی اور عملی تزکیہ کہ ((ا مّا تعلم ا نَّ ا مْرنا ھذا لاینال إلا بالورع)) ۲
دوم۔اضطرار اوراسباب مادی سے قطع تعلق کے ذریعے کہ اس طریقے سے بہت سے افراد جن کے لئے کوئی چارہ کار نہ بچا تھا اور جو بالکل بے دست وپا ھو کر رہ گئے تھے، امام(ع) سے استغاثہ کرنے کے بعد نتیجہ حاصل کرنے میں کامیاب ھو گئے۔
آخر میں ھم ساحت مقدس امام زمانہ(ع) کے حضور میں اپنے قصور وتقصیر کا اعتراف کرتے ھیں۔آپ(ع) وہ ھیں جس کے وسیلے سے خدا نے اپنے نور اور آپ(ع) ھی کے وجودِ مبارک سے اپنے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

کلمے کو پایہ تکمیل تک پہنچایا ھے، کمالِ دین امامت سے ھے اور کمال امامت آپ(ع) سے ھے اور آپ (ع)کی ولادت کی شب یہ دعا وارد ھوئی ھے ((اللّٰھم بحق لیلتنا ھذہ ومولودھا وحجتک وموعودھا التی قرنت إلی فضلھا فضلک، فتمّت کلمتک صدقاً و عدلاً، لا مبدّل لکلماتک و لا معقّب لآیاتک، و نورک المتعلق و ضیائک المشرق و العلم النور فی طخیاء الدیجور الغائب المستور جلّ مولدہ و کرم محتدہ، و الملائکة شہّدہ واللّٰہ ناصرہ و مو یِّدہ إذا آن میعادہ، والملائکة امدادہ، سیف اللّٰہ الذی لا ینبو، و نورہ الذی لا یخبو، و ذو الحلم الذی لا یصبو...))۔ ۳

اصول دین سے آشنائی

فروع دین

اس مقدمے میں فروع دین کے اسرار اور حکمتوں کو بیان کرنے کی گنجائش نھیں، اس لئے کہ فروع دین، انسان کے ذاتی اور اجتماعی احوال سے مربوط قوانین اور خالق و مخلوق کے ساتہ، اس کے رابطے کا نام ھے، کہ اس سے متعلق فقہ کا ایک حصہ اڑتالیس ابواب پر مشتمل ھے، لیکن اس مجموعے میں سے ھم نماز و زکات کی حکمت کو مختصر طور پر بیان کرتے ھیں:

الف۔ نماز

نماز چند اجزا، شرائط اور موانع پر مشتمل ھے۔ ان میں سے بعض کی حکمت ذکر کرتے ھیں:

نماز ادا کرنے کی جگہ مباح ھونے کی شرط انسان کو متوجہ کرتی ھے کہ کسی کے حق سے تجاوز نہ کرے اور نماز میں خبث و حدث سے پاکیزہ ھونے کی شرط اسے اس بات کی طرف متوجہ کرتی ھے کہ پانی سے دھل جانے والی نجاست یا مثال کے طور پر روح کے آئینے میں بے اختیار جنابت سے پیدا ھونے والی کدورت، نماز کے باطل ھونے کا سبب اور ذوالجلال و الاکرام کی بارگاہ میں جانے سے مانع ھے، لہٰذا جھوٹ، خیانت، ظلم، جنایت اور اخلاق رذیلہ جیسے قبیح اعمال، انسان کو حقیقتِ نماز سے محروم کرنے میں، جو مومن کی معراج ھے، کتنی تا ثیر رکھتے ھوں گے۔

اذان، جو خدا کے حضور حاضر ھونے کا اعلان ھے اور اقامت جو مقام قرب کی طرف روح کی پرواز کے لئے ایک مقدماتی عمل ھے، معارفِ دین کا خلاصہ ھیں۔

----

1 سورہ نمل، آیت ۶۲ ۔"بھلا وہ کون ھے جو مضطر کی فریا د کو سنتا ھے جب وہ اس کو آواز دیتا ھے اور اس کی مصیبت کو دور کردیتا ھے"۔
2 بحار الانوار، ج ۴۷ ، ص ۷۱ ۔"کیا تم نھیں جانتے کہ ھمارے امر تک نائل نھیں ھوسکتے مگر تقویٰ کے ذریعہ"۔
3 مصباح متھجد، ص ۸۴۲ ۔

اسلام کی تعلیم و تربیت بیان کرنے کے لئے فقط اذان و اقامت میں یہ تا مل اور تفکر ھی کافی ھے کہ ان دونوں میں تکبیر سے ابتداء اور تھلیل پر اختتام ھوتا ھے اور چونکہ تکبیر کی ابتداء اور تھلیل کی انتھا ((اللّٰہ)) ھے، لہٰذا اس مکتب نماز سے نماز گذار یہ سیکھتا ھے کہ ۱
اذان و اقامت کی ابتداء و انتھاء میں لفظ ((اللّٰہ)) کا ھونا، بچے کے دائیں کان میں اذان اور بائیں

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

کان میں اقامت اورمحتضر کے لئے کلمہ توحید کی تلقین کا مستحب ہونا، اس بات کا اعلان ہے کہ انسان کی زندگی کی ابتداء و انتہاء خدا کے نام پر ہونا چاہیے۔

تکبیر کے بعد ((لاإلہ إلا اللّٰہ)) کی دو بار گواہی دیئے جانے کے بعد آخر میں اس جملے کو تکرار کرنا انسان کے علمی و عملی کمال میں اس کلمہ طیبّہ کے کردار کی وضاحت کرتا ہے۔

لفظ و معنی کے اعتبار سے اس جملے میں یہ خصوصیات موجود ہیں:

اس جملے کے حروف بھی وہی کلمہ ((اللّٰہ)) والے حروف ہیں اور چونکہ اظہار کئے بغیر اسے زبان سے ادا کیا جاسکتا ہے، لہٰذا اس میں ریاکاری کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔

نفی و اثبات پر مشتمل ہے، لہٰذا اس پر راسخ اعتقاد انسان کو اعتقادات، اخلاق اور اعمال میں باطل کی نفی اور اثباتِ حق تک پہنچاتا ہے اور حدیث سلسلة الذھب کے معانی آشکار و واضح ہوتے ہیں کہ ((کلمة لاإلہ إلا اللّٰہ حصنی فمن دخل حصنی ا مٔن من عذابی)) ۲

اور بشریت، رسولِ اکرم(ص) کے بیان کی گھرائی کو درک کرسکتی ہے کہ آپ(ص) نے فرمایا:

((قولوا لاإلہ إلا اللّٰہ تفلحوا)) ۳ اور یہی منفی و مثبت ہیں جو انسان کی جان کو مرکز وجود کے جوھر سے متصل کر کے فلاح و رستگاری کے نور سے منور کرتے ہیں۔

((لاإلہ إلا اللّٰہ)) میں تدّبر کے وسیلے سے، روحِ نماز گزار میں پاکیزگی آنے پر وہ اس مقام تک رسائی حاصل کرلیتا ہے کہ کھے :

الْمُشْرِکِیْنَ> ٤ اور فاطر السماوات والارض کی طرف توجہ کے ذریعے زمین و آسمان سے گذر کر، سات تکبیروں کی مدد سے سات حجابوں سے بھی گذر جاتا ہے اور ھاتھوں کو کانوں تک بلند کر کے خدا کے سوا باقی سب کو پیٹھ پیچھے ڈال دیتا ہے۔ اس کی ہر حدّو وصف سے کبریائی کا اعلان کر کے اس کی عظمت کے سامنے سے اوھام و افکار کے پردے ہٹا دیتا ہے ((اللّٰہ ا کٔبر من ا نٔ یوصف)) اور خدا سے کلام کے لئے تیار ہو جاتا ہے، کیونکہ نماز، خدا کے ساتہ انسان کی گفتگو ہے اور قرآن، انسان کے ساتہ خدا کی گفتگو ہے۔ لیکن خدا کے ساتہ انسان کی گفتگو کلام خدا ہی سے شروع ہوتی ہے، اس لئے کہ انسان نے غیر خدا سے جو کچہ سیکھا ہے اس کے ذریعے خدا کی حمد و تعریف ممکن ہی نہیں ہے اور کلام خدا کی عزت و حرمت کی بدولت اس کی گفتگو سننے جانے کے قابل ہوتی ہے ((سمع اللّٰہ لمن حمدہ))۔

((لا صلاة لہ إلّا ا نٔ یقرا بھا)) ٥ کے تقاضے کے مطابق نماز کا حمد پر مشتمل ہونا ضروری ہے اور جس طرح قرآن جو خالق کی مخلوق کے ساتہ گفتگو ہے، سورہ حمد سے شروع ہوا ہے، نماز بھی چونکہ مخلوق کی خالق کے ساتہ گفتگو ہے، سورہ حمد سے شروع ہوتی ہے۔

نماز گزار کے لئے ضروری ہے کہ وہ حمد و سورہ کو کلام خدا کی قرائت کی نیت سے پڑھے لیکن روحِ نماز، نماز کے اقوال و افعال میں موجود معانی، اشارات اور لطیف نکات کی طرف توجہ دینے سے حاصل ہوتی ہے، لہٰذا ہم سورہ حمد کی بعض خصوصیات کی طرف اشارہ کرتے ہیں:

اس سورہ مبارکہ میں مبدا و معاد کی معرفت، اسماء و صفات خداوندمتعال، خدا کا انسان اور انسان کا خدا سے عھد اور بعض روایات ٦ کے مطابق اس سورے میں اللہ کے اسم اعظم کو اجزاء میں تقسیم

----

1 سورہ حدید، آیت ۳۔"وھی اول ہے وھی آخر"۔
2 بحار الانوار، ج ٤٩ ، ص ١٢٣ ۔"کلمہ لا الہ الااللہ میرا قلعہ ہے جو اس میں داخل ہو گیا وہ میرے عذاب سے بچ جائے گا"۔
3 بحار الانوار، ج ١٨ ، ص ٢٠٢ ۔"لا الہ الا اللہ کھوتاکہ فلاح و بھبودی پاسکو"۔
4 سورہ انعام، آیت ٧٩ ۔ "میں تو سچے دل اور اطاعت گزاری کے لئے صرف اس کی طرف اپنا رخ کرتا ہوں جس نے آسمانوں کو اوز زمین کو پیدا کیا ہے اور میں مشرکین میں سے نہیں ہوں"۔
5 وسائل الشیعہ، ج ٦، ص ٣٧ ، با ب اول از ابواب قرائت حدیث ١۔"اس کی نماز نہ ہو گی مگر سورہ حمد کے ساتہ"۔
6 وسائل الشیعہ، باب اول از ابواب قرائت حدیث ٥، ج ٦، ص ٣٨ ۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

کرکے سمو دیا گیا ھے۔ اس سورہ مبارکہ کا ایک امتیاز یہ بھی ھے کہ اس کا نصف یعنی
الدِّیْنِ> تک خدا کے لئے اور بقیہ حصہ یعنی سے آخر تک انسان کے لئے اور
درمیانی آیت خدا و عبد کے درمیان اس طرح تقسیم ھوئی ھے کہ عبادت خدا کے لئے اور استعانت انسان
کے لئے ھے۔
سورے کی ابتداء((بِسْمِ اللّٰہِ)) سے ھے کہ صبحِ رسالت بھی اسی سے طلوع ھوئی تھی
رَبِّکَ> ١
اسم اللہ کی خصوصیت یہ ھے کہ یہ وہ اسمِ ذات ھے جس میں تمام اسماء حسنیٰ جمع ھیں <وَلِلّٰہِ
الْاَ سْمَاءُ الْحُسْنیٰ فَادْعُوْہُ بِھَا> ٢
اور اس سے مراد ایسا معبود ھے جس کے بارے میں مخلوق متحیّر اور اس کی پناہ چاہتے ھیں
((عن علی (ع): اللّٰہ معناہ المعبود الذی یا لہ فیہ الخلق و یولہ إلیہ)) ٣ اور خدا کی نسبت انسان کے لئے جو
کمال معرفت ممکن ھے وہ یہ ھے کہ اس کی معرفت کو نہ پاسکنے کا ادراک رکھتا ھو۔
((اللّٰہ)) کی صفات ((رحمٰن و رحیم)) بیان کی گئی ھیں اس کی رحمتِ رحمانیّہ و رحیمیّہ کی شرح
اس مقدمے میں بیان کرنا ناممکن ھے۔ بس فقط یہ بات مورد توجہ رھے کہ خداوندمتعال نے انسان سے
اپنے کلام اور اپنے ساتھ انسان کے کلام کو سے شروع فرمایا، اس آسمانی
جملے کو مسلمانوں کے قول وفعل کا سرچشمہ قرار دیا اور پانچ واجب نمازوں میں صبح و شام اس جملے
کو تکرار کرنے کا حکم فرمایا ھے اور انسان کو یہ تعلیم دی کہ نظام آفرنیش کا دارومدار رحمت پر ھے
اور کتاب تکوین و تشریع رحمت سے شروع ھوتی ھے۔
اس کی رحمتِ رحمانیّہ کی بارش ھر مومن و کافر اور متقی و فاجر پر ھوتی ھے۔ جس طرح اس
کی رحمت رحیمیہ کی شعاع سے ھر پاک دل روشن ھوتا ھے ٤
دین خدا، دین رحمت اور اس کا رسول ٥ ھے اور دین میں موجود حدود و
تعزیرات بھی رحمت ھیں۔ یہ مطلب مراتبِ امر بہ معروف و نھی از منکر کے ذریعے واضح ھو جاتا ھے
کہ اگر پیکر اجتماع کا ایک عضو، فرد و معاشرے کی مصلحت کے برخلاف عمل کرے یا فردی و نوعی
فساد کا مرتکب ھو، تو سب سے پھلے ملائمت و نرمی کے ساتھ اس کے علاج کی کوشش کرنا ضروری
ھے، جیسا کہ حضرت موسیٰ بن عمران (ع)، نو معجزات کے ھوتے ھوئے جب فرعون جیسے طاغوت
کے زمانے میں مبعوث ھوئے تو خداوندمتعال نے آپ اور آپ کے بھائی ھارون کو حکم دیا کہ اس کے
ساتھ نرمی سے پیش آئیں کیونکہ بعثت کا مقصد تسلّط و قدرت نھیں بلکہ تذکر، خشیت اور ھدایت ھے
6 اور جب تک طبابت کے ذریعے علاج ممکن ھو اس عضو کو
نشتر نھیں لگانا چاھیے اور اگر دوا سے علاج ممکن نہ ھو تو معاشرے کے جسمانی نظام میں خلل ڈالنے
والے فاسدمادے کو نشتر کے ذریعے نکال دینا چاہئے اورجھاں تک ممکن ھو اس عضو کی حفاظت
ضروری ھے اور اگر نشتر کے ذریعے بھی اس کی اصلاح نہ ھو تو معاشرے کی سلامتی کے لئے اسے
پیکر اجتماع سے جدا کردینا ضروری ھے۔
اسی لئے نظامِ تکوین اورقوانین دین کی تفسیر ھے۔ اس تعلیم و تربیت
کے ساتھ خدا کے بندوں کے لئے ھر مسلمان کو رحمت کا پیام آور ھونا چاھیے۔
خدا کے نام سے شروع کرنے کے بعد نماز گذار کے جملے کی طرف
متوجہ ھوتا ھے کہ تمام تعریفیں خدا کے لئے ھیں، اس لئے کہ وہ رب العالمین ھے اور ھر کمال و جمال
اسی کی تربیت کا مظھر ھے۔ یہ جملہ کہتے وقت اس کی ربوبیت کے آثار کو اپنے وجود اور کائنات میں
دیکھنے کے بعد، آسمان، زمین، جمادات، نباتات، حیوانات اور انسان، تمام تعریفوں کوفقط اسی کی ذات سے
منسوب کرتے ھیں۔ اور چونکہ پست ترین موجودات سے لے کر کائنات کے اعلیٰ ترین وجود تک میں،

----

1 سورہ علق، آیت ١۔"اپنے پروردگار کے نام سے پڑھو"۔
2 سورہ اعراف، آیت ١٨٠ ۔"خدا کے اسماء حسنیٰ ھیں پس اس کو ان کے وسیلہ سے پکارو"۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

3 بحار الانوار، ج ۳، ص ۲۲۱ ."حضرت علی علیہ السلام سے نقل ھوا ھے کہ آپ نے فرمایا: اللہ کا معنی ایسا معبود ھے کہ مخلوق جس میں متحیر و حیران ھے اور اس کی پناہ میں رہتی ھے".
4 سورہ انعام، آیت ۵۴ ."تمھارے پروردگار نے اپنے اوپر رحمت لازم قرار دے لی ھے".
5 سورہ انبیاء، آیت ۱۰۷ ."رحمت ھے عالمین کے لئے ".
6 سورہ طٰہ، آیت ۴۴ ."اس کے ساتھ نرمی کے ساتھ بات کرو شاید پند ونصیحت قبول کرے یا خوف کھائے".

خدا کی تربیت کے آثار اس کی عمومی و خصوصی رحمت کا ظھور ھیں، لہٰذا دوبارہ کو
اپنی زبان پر جاری کرتا ھے۔
فضل و رحمتِ خدا میں مستغرق ھوتے ھوئے اس غرض سے کہ کھیں عدلِ خدا سے غافل نہ ھو
جائے کہتا ھے: اس لئے کہ معصیت، خدا کی ہتک حرمت ھے اور لامتناھی عظمت کی
حرمت لامتناھی ھوتی ھے اور لامتناھی کی ہتک حرمت کسی بھی ہتک حرمت کے ساتھ قابل قیاس نہیں
ھے اور انسان کے بارے میں جس ھستی کے حق اور نعمتوں کا اندازہ نہیں لگایا جاسکتا، اس ھستی کی
نافرمانی کی سزا بھی اس عمل کے تناسب سے ھوگی۔
اور ھر گناہ میں صرف ھونے والی قوت و قدرت اسی دنیا سے حاصل شدہ ھے، اس لئے کہ
انسان کی زندگی اس دنیا سے وابستہ ھے۔ انسان جو گناہ انجام دیتا ھے وہ زمین و آسمان کی نعمتوں کے
ساتھ خیانت ھے اور اسے حساب و کتاب اور روز جزاء درپیش ھیں، کہ خدا نے فرمایا ھے
اتَّقُوْا رَبَّكُمْ إِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَیْءٌ عَظِیْمٌ ة یَوْمَ تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّا ا رُ ْضَعَتْ وَ تَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ
حَمْلَهَا وَ تَرَی النَّاسَ سُكَارٰیٰ وَ مَا هُمْ بِسُكَارٰیٰ وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِیْدٌ> 1 ،اسی لئے پر توجہ
عرفاء کو لرزہ بر اندام کر دیتی ھے، کہ امام العارفین حضرت زین العابدین(ع) جب اس جملے پر پھنچتے
تھے تو اتنا دھراتے تھے کہ((کاد ا نٔ یموت)) ۲
اور نماز گذار کو خوف و رجا کے بال و پر عطا کرتے
اور خدا کی رحمت و عزت سے آشنا کرتے ھیں۔ پھلے جملے میں انسان کی نظر مغفرت و ثواب اور
دوسرے جملے میں سزا و عقاب پر ھوتی ھے۔
اور اس وقت الوہیّت، ربوبیت، رحمانیت، رحیمیت، فضل اور عدل خدا کی عظمت اس کے دل کو
تسخیر کر لیتی ھیں اور وہ صیغہ غائب سے خطاب کی طرف اس ادراک کے ساتھ متوجہ ھوتا ھے کہ اس
کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، لہٰذا کہتا ھے: اور اس توجہ کے ساتھ کہ یہ عبادت بھی
اسی کی ھدایت اور حول و قوت سے ھے، کہتا ھے: ۔
میں دیکھتا ھے کہ عبادت عبد کی جانب سے ھے اور میں اسے نظر آتا ھے
کہ مدد خدا کی جانب سے ھے کہ ((لاحول ولاقوة الّا باللّٰہ))
میں نظریہ جبر اور میں نظریہ تفویض کی نفی ھے اور انھیں اس
لئے صیغہ جمع کے ساتھ بیان کیا گیا ھے تا کہ خود کو مسلمانوں سے جدا نہ سمجھے اور
وَإِیَّاکَ نَسْتَعِیْن> میں کلمہ توحید اور توحیدِ کلمہ، دونوں کو جامہ عمل پھناتا ھے۔
فریضہ عبودیت انجام دینے کے بعد عبد کی مولا سے دعا و درخواست کی باری ھے، لہٰذا کہتا
ھے: ، انسانیت کی علوّھمت اور الوھیّت کے جلال و اکرام کا تقاضا یہ ھے کہ اس
سے قیمتی ترین گوھر کی درخواست کی جائے اور وہ گوھر صراط مستقیم کی ھدایت ھے جو ھر طرح کی
افراط و تفریط سے دور ھے اور راہ مستقیم متعدد نہیں ھیں۔ خدا ایک ھے اور اس کی راہ بھی ایک اور
اس راستے کی ابتداء انسان کے نقطہ نقص سے ھوتی ھے
شَیْئاً> 3 اور کمالِ مطلق اس کی انتھا قرار پاتی ھے کہ ((ماذا وجد من فقدک، ومالذی فقدمن وجدک)) ٤ اور
5
راہ مستقیم ان کا راستہ ھے جن پر خداوندعالم نے اپنی نعمتیں نازل
فرمائی ھیں
وَالصَّالِحِیْنَ وَ حَسُنَ ا وُ ْلٰئِکَ رَفِیْقاً> 6

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

----

1 سورہ حج، آیت ۱،۲ ۔"لوگو! اپنے پروردگار سے ڈرو کہ قیامت کا زلزلہ بہت بڑی شئے ھے۔ جس دن تم دیکھو گے کہ دودہ پلانے والی عورتیں اپنے دودہ پیتے بچوں سے غافل ھو جائیں گی اور حاملہ عورتیں اپنے حمل کو گرادیں گی اور لوگ نشہ کی حالت میں نظر آئیں گے حالانکہ وہ مست نھیں ھوں گے بلکہ اللہ کا عذاب ھی بڑا سخت ھوگا"۔
2 بحار الانوار، ج ۴۶ ، ص ۱۰۷ ۔"نزدیک تھا کہ مرجائے"۔
3 سورہ نحل، آیت ۷۸ ۔"خدا نے تم کو تمھارے ماو ٴں کے پیٹ سے با ھر نکالا حالانکہ تم کچھ نھیں جانتے تھے"۔
4 بحار الانوار، ج ۹۵ ، ص ۲۲۶ ۔"جس نے تجھے کھودیا اس کیا ملا ؟اور وہ جس نے تجھے پالیا اس نے کیا کھویا"۔
5 سورہ نجم، آیت ۴۲ ۔"بس ھر امر کی انتھا تمھارے پروردگار کی طرف ھے"۔
6 سورہ نساء، آیت ۶۹ ۔"اور جو بھی اللہ اور رسول کی اطاعت کرے گا وہ ان لوگوں کے ساتھ رھے گاجن پر خدا نے نعمتیں نازل کی ھیں انبیاء صدیقین،شھداء اور صالحین اور یھی بہترین رفقاء ھیں"۔

مسلمان اپنے خدا سے انبیا، مرسلین، شھدا اور صدیقین کی صف میں شامل ھونے کی دعا اور غضبِ الٰھی میں گرفتار و گمراہ لوگوں سے دوری کی درخواست کرتا ھے۔ اس دعا کا تقاضہ یہ ھے کہ انسان خود کو اخلاقِ انبیاء سے آراستہ اور اھل غضب و اضلال کے روےّے سے اجتناب کرے اور <اَللّٰہُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ آمَنُوْا یُخْرِجُھُمْ مِنَ الظُّلُمَاتِ اِلیَ النُّوْرِ> 1 کا تقاضا یہ ھے کہ ذات قدوس جو <نُوْرُالسَّمَاوَاتِ وَالْا رْضِ> 2 ھے کی طرف متوجہ رھے اور حقیقت ایمان سے منور دل کی آنکھوں سے اس کی عظمت کو جانے اور حکمِ 3 کو بجالاتے ھوئے اس کے سامنے سرتسلیم خم کرے اور
کھے ((سبحان ربی العظیم و بحمدہ))
رکوع سے سر اٹھائے اور سجدے کے ذریعے حاصل ھونے والے مقام قرب کے لئے تیار ھو اور حکمِ ٤ کی اطاعت کرتے ھوئے خاک پر سجدہ ریز ھو جائے اور پیشانی خاک پر
رکہ کر اس عنایت کو یاد کرے کہ اس ناچیز خاک سے خلق کرنے کے با وجود اس کے دل کو چراغِ عقل سے روشن و منور فرمایا، خاک پر سر رکھنے سے 5 پر نظر
کرے اور کھے ((سبحان ربی الاعلیٰ وبحمدہ)) اور سر اٹھاتے وقت
ا حْسَنُ الْخَالِقِیْنَ> ٦
اور اپنی حیات دنیوی پر نظر ڈالے اور کھے ((اللّٰہ ا کبر))۔ دوبارہ خاک پر گر کر اس دن کو یاد کرے جب اس کی منزل اس تاریک و اندھیری خا ک میں ھوگی۔ زندگی کے بعد موت پر نظر کرے اور دوبارہ سر اٹھا کر موت کے بعد کی زندگی کو دیکھے اور دو سجدوں میں
مِنْہَا نُخْرِجُکُمْ تَارَةً ا خْریٰ> ٧کے معنی کو سمجھے اور اپنے وجود کے مراحل کی معرفت کو طے کرے۔
جو کچھ بیان کیا گیا ھے وہ نماز میں موجود حکمت و ھدایت کے انوارِ خورشید میں سے ایک شعاع کی مانند ھے اور سورہ حمد کے بعد پڑھی جانے والی سورہ، اذکار، قیام، قعود، قنوت، تسبیحات اربعہ، تشھد، سلام اور آداب نماز کے اسرار کو اختصار کی غرض سے بیان نھیں کیا گیا ھے۔
یہ تھا اسلام میں عبادت کا نمونہ، اس کے مدمقابل عیسائیوں کی عبادت یہ ھے:"اور عبادت کرتے ھوئے سابقہ امتوں کی طرح بے کار میں تکرار نہ کرو، چونکہ وہ گمان کرتے تھے کہ زیادہ کھنے کے سبب ان کی عبادت قبول ھوگی، پس ان کی طرح نہ ھونا، کیونکہ تمھارا باپ، اس سے پھلے کہ تم سوال کرو، تمھاری حاجات سے واقف ھے، پس تم اس طرح سے دعا مانگو: اے ھمارے پدر! کہ تیرا نام آسمان پر مقدس رھے۔ تیرا ملکوت آجائے، جس طرح تیرا ارادہ آسمان میں ھے زمین میں ویسے انجام پائے۔ ھمیں آج کے دن کافی ھو جانے والی روٹی دے دے اور ھمارے قرضے معاف فرما دے جیسا کہ ھم بھی اپنے قرض داروں کو بخش دیتے ھیں۔ ھمیں امتحان میں نہ ڈال، بلکہ ھمیں شریر سے نجات دے، کیونکہ ملکوت، قوت و جلال ابدالآباد تک تیرے لئے ھے۔ آمین" ٨
ھم اس عبادت میں بعض نکات کی طرف اشارہ کرتے ھیں:
١۔ "اے ھمارے پدر!" خدا پر باپ کا اطلاق یا حقیقی ھے یا مجازی، اگر حقیقی ھو تو خدا کو

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

تولید کی نسبت دینا، درحقیقت اس کے لئے مخلوق کی صفت ثابت کرنا اور خالق کو مخلوق تصور کرنا ھے اور اگر مجازی ھو تو تشبیہ ھے اور خالق کی مخلوق سے تشبیہ، مخلوق کی صفت کو خالق کے لئے ثابت کرنا ھے۔ اور ایسی عبادت مخلوق کے لئے ھوسکتی ھے، خالق کی نھیں، جبکہ اسلام میں عبادت، ایسے خداوندمتعال کی عبادت ھے جس کی معرفت سے عقول کو رھائی نھیں اور غیر سے تشبیہ دینے کی اجازت نھیں ھے۔

----

1 سورہ بقرہ، آیت ۲۵۷ ۔"اللہ صاحبان ایمان کا ولی ھے وہ انھیں تاریکیوں سے نکال کر روشنی میں لے آتا ھے"۔
2 سورہ نور، آیت ۳۵ ۔"آسمان اورزمین کا نور ھے"۔
3 سورہ واقعہ، آیت ۷۴ ۔"اب آپ اپنے عظیم پرور دگار کے نام کی تسبیح کریں"۔
4 سورہ اعلیٰ ، آیت ۱۔"اپنے بلند ترین رب کے نام سے تسبیح کرو"۔
5 سورہ مومنون، آیت ۱۲ ۔"اور ھم نے انسان کو گیلی مٹی سے پیدا کیا ھے"۔
6 سورہ مومنون، آیت ۱۴ ۔"پھر ھم نے اسے ایک دوسری صورت میں پیدا کیا تو کس قدر بابرکت ھے وہ خدا جو سب سے بہترخلق کرنے والا ھے"۔
7 سورہ طہ، آیت ۵۵ ۔"تم کو اس سے پیدا کیا اور اسی میں واپس لے جائیں گے اور دوبارہ پھر اس سے نکالینگے"۔
8 انجیل متیٰ باب ششم۔

۲۔ ثناء پروردگار کے بعد ان کی خدا سے درخواست، اس دن کفایت کرنے والی روٹی ھے۔
عیسائی نماز میں پیٹ کی روٹی چاہتا ھے کہ جو انسان کے جسم کے لئے ایسے ھی ھے جیسے حیوان کے لئے گھاس۔ جب کہ مسلمان، صراط مستقیم کی ھدایت جیسی پسندیدہ راہ کی درخواست کرتا ھے، جو عقل کی آنکہ کا نور اور جس کا مقصد خدا ھے،کہ نہ تو ھدایت سے بڑہ کر،کہ جو کمال انسانیت ھے،کوئی قیمتی گوھر ھے۔ اور نہ ھی خداوند عز و جل سے بڑہ کر کوئی موجود ھے۔
۳۔"ھمارے قرض معاف فرما دے، جیسا کہ ھم اپنے قرض داروں کو بخش دیتے ھیں۔" جھوٹ، خدا کی نافرمانی و معصیت ھے اور معصیت کے ساتہ عبادت کرنا ممکن نھیں، کیا عیسائی اپنے قرض داروں کا قرضہ معاف کرتے ھیں جو اپنے خدا سے اس طرح کہتے ھیں؟!
اختصار کے پیش نظر، بقیہ ادیان کی عبادتوں کے ساتہ مقایسے سے صرف نظر کرتے ھیں۔

ب۔ زکات:
نماز انسان کا خالق سے اور زکات انسان کا مخلوق سے رابطہ ھے۔ قرآن مجید کی بہت سی آیات میںزکات کا تذکرہ نماز کے ساتہ کیا گیا ھے ((عن ا بی جعفر و ا بی عبداللّٰہ علیھما السلام قالا:فرض اللّٰہ الزکاة مع الصّلاة)) ۱
انسان مدنی الطبع ھے۔ مال، مقام، علم و کمال میں سے جو کچہ بھی اس کے پاس ھے، سب معاشرتی روابط کی بدولت ھے اور کیونکہ جس معاشرے میں زندگی بسر کر رھا ھے وہ اس کی مادی و معنوی کمائی میں حقدار ھے، لہٰذا ضروری ھے کہ معاشرے کا قرض ادا کرے۔
اور اسلام کے زکات و صدقات سے متعلق قوانین پر عمل کے ذریعے، ھر فرد معاشرے کا قرض ادا کرسکتا ھے۔
اسلام میں زکات، صدقات و انفاقات کا سلسلہ اتنا وسیع ھے کہ اگر اس پر صحیح عمل ھو تو معاشرے میں کوئی ضرورت مند باقی نہ رھے، جس کے نتیجے میں دنیا آباد ھو جائے اور ضرورت مندوں و بھوکوں کی سرکشی و طغیان کے وجود سے مطمئن ھوکر امن و امان کے تمدن کا گھوارہ بن جائے۔
امام جعفر صادق(ع) فرماتے ھیں: ((إن اللّٰہ عزوجل فرض للفقراء فی مال الا غنیاء مایسعھم، ولوعلم ا نٔ ذلک لایسعھم لزادھم ا نھم لم یؤتوا من قبل فریضة اللّٰہ عزّوجلّ لکن ا ؤتوا من منع من منعھم حقّھم لا ممّا فرض اللّٰہ لھم ولوا نّٔ الناس ا دّٔواحقوقھم لکانوا عائشین بخیرٍ)) ۲

اور محتاجوں کو نہ ملنے کے مفسدہ کی اھمیت کے پیش نظر فرمایا
وَالْفِضَّةَ وَلاَ يُنْفِقُوْنَهَا فِی سَبِيْلِ اللّٰهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ ا لَ ِيْم> ۳
عطا و بخشش کے اثر کے ذریعے معاشرے سے فقر کی بنیادوں کو نابود کرنے، انسان کے سخاوت و کرم سے آراستہ ھونے اور فرد و معاشرے کی سعادت میں اس کے کردار کی اھمیت کے باعث رسول اکرم(ص) نے سخاوت مند مشرک کو امان عطا کر دی ٤ اور اسی سخاوت کی بدولت اسے اسلام کی ھدایت نصیب ھوئی۔ روایت میں ھے کہ حضرت موسیٰ(ع) کو پروردگار عالم نے وحی فرمائی کہ سامری کو قتل نہ کرو ٥کیونکہ وہ سخاوتمند ھے۔

----

1 وسائل الشیعہ،ج ۹، ص ۱۳ ، کتاب الزکاة، ابواب ماتجب فیہ الزکاة، باب ۱، حدیث ۸۔"خدا نے زکوٰة کو نماز کے ساته واجب کیا ھے"۔
2 وسائل ج ۹ ص ۱۰ ، کتاب الزکاة ابواب ماتجب فیہ الزکاة، باب اول ح ۲۔خدا نے مالداروں کے مال میں فقراء کا اتنا حصہ معین کردیا ھے جس سے وہ اپنی زندگی بسر کر سکیں اور اگر اس کے علم میں اس سے زیادہ ان کے لئے ضروری ھو تاتو اس کو معین کر دیتا لیکن فقیروں کا یہ حال ان مالداروں کی وجہ سے جو ان کا مال روکیں ھیں نہ کہ خدا کی طرف سے اور اگر لوگ فقراء کے حقوق کو ادا کریں تو ان کی مشیعت با خیر (اچھی) ھوگی۔
3 سورہ توبہ، آیت ۳۴ ۔"وہ لوگ جو سونا چاندی جمع کرتے ھیں اور راہ خدا میں خرچ نھیں کرتے ان کو دردناک عذاب کی بشارت دیدو"۔
4 وسائل الشیعہ ج ۹ ص ۱۷ ، کتاب الزکاة، ابواب ماتجب فیہ الزکاة، باب ۲، حدیث ۴۔
5 وسائل الشیعہ ج ۹ ص ۱۷ ، کتاب الزکاة، ابواب ماتجب فیہ الزکاة، باب ۲، حدیث ۶۔

فقراء کی دیکه بهال کی اھمیت اتنی زیادہ ھے کہ کسی فقیر کو پیٹ بهر کر کهلانے، لباس پهنانے اور ایک خاندان کو سوال کی شرمندگی سے بچا کر ان کی آبرو کی حفاظت کرنے کو ستر بار حج بیت اللہ سے افضل قرار دیا گیا ھے ۔ ۱
صدقہ و احسان کا دائرہ اتنا زیادہ وسیع ھے کہ امام محمد باقر(ع) نے فرمایا:((إن اللّٰہ تبارک و تعالیٰ یحّب إبراد الکبدالحرّی و من سقی کبداً حرّی من بھیمة وغیرھا ا ظلّہ اللّٰہ یوم لاظل إلّاظلہ)) ۲
اسلام میں صدقات کے آداب معین ھیں۔ ان میں سے ایک ادب، صدقے کو چهپا کر دینا ھے، تا کہ صدقہ لینے والے کی حیثیت و آبرو محفوظ رھے، ۳ جتنا بهی زیادہ ھو اسے کم جانے ٤ کیونکہ صدقہ و احسان جتنا بهی زیادہ ھو، لینے والا ان سے زیادہ بڑا ھے ٥۔
اس پرا حسان نہ جتائے ٦ بلکہ اس کا شکر گذار ھو کہ وہ اس کے مال و جان کی طھارت کا وسیلہ بنا ھے۔ اس کے سوال و درخواست کرنے سے پھلے عطا کرنے میں جلدی کرے، کہ امام جعفر صادق(ع) فرماتے ھیں:"کسی کے سوال کرنے کے بعد جو تم نے اسے عطا کیا ھے وہ اس کی عزت و آبرو کے مقابلے میں ھے۔" ۷، اپنے چھرے کو اس سے مخفی رکھے ۸ صدقہ لینے والے سے التماس دعا کھے ۹اور جس ھاته میں صدقہ دے اس ھاته کا بوسہ لے اس لئے کہ بظاھر لینے والے کو صدقہ دے رھا ھے اور حقیقت میں لینے والا خدا ھے 10 ۱۱
اور ضرورتمندوں کی ضرورت پوری کرنے کے لئے اتنی توجہ کی کہ ایثار کا دروازہ کهول دیا اور ارشاد ھوا: 12 اور ایثار کو کمال کے اس درجے تک پھنچاتے ھوئے کہ جس کے بعد کوئی اور درجہ قابل تصور نھیں ،فرمایا:
مِسْکِيْناً وَّيَتِيْماً وَّ ا سَ ِيْراَة إِنَّمَا نُطْعِمُکُمْ لِوَجْہِ اللّٰهِ لاَ نُرِيْدُ مِنْکُمْ جَزَآءَ وَّلَاشَکُوْرًا> 13
دین اسلام نے انفاق و صدقے کو فقط مال تک محدود نھیں کیا بلکہ کمزور کی مدد اور نابینا کی راھنمائی کو بهی صدقہ قرار دیا ھے۔ اعتبار و حیثیت کی بدولت کسی کی مشکلات حل کرنے کو جاہ و مقام کی زکات قرار دیا۔ فقط حوائج مادی پوری کرنے پر اکتفا نہ کیا بلکہ فرمایا: 14 اور ھر وہ چیز انسان کا رزق ھے جس پر زندگی کا دارومدار ھو اسی لئے فرمایا:((و ممّا علمناھم ینبثون)) ۱۵ ۔
جو کچه بیان کیا گیا وہ زکات و صدقات سے متعلق مختصر طور پر اسلام کی حکمت کا تذکرہ تھا۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

اسلام نے اس مقدس قانون کے ذریعے اغنیاء کے نفوس کو بخل، حرص اور طمع کی کدورت اور زنگ سے بچایا اور ان کے اموال کو فقراء کے حقوق، جو ان کے خون کے مترادف ھیں، کی آلودگی سے پاک

----

1 وسائل الشیعہ ج ۹ ص ۱۷ ، کتاب الزکاۃ، ابواب صدقہ، باب ۲، حدیث ۱.
2 وسائل الشیعہ ج ۹ ص ۴۰۹ کتاب الزکاۃ ابواب صدقہ باب ۱۹ حدیث ۲.(بے شک خدا وند تبارک تعالیٰ دوست رکھتا ھے کہ کسی مصیبت زدہ کو خوش کیا جائے اور جو شخص ایسے شخص کو سیراب کرے (مدد کرے)چھارپا جانور یا کسی اور چیز کو خدااس دن سایہ دے گا جس دن اس کے ساتہ کے علاوہ کوئی سایہ نہ ھوگا،اس کا ساتہ دے گا جب اس کے علاوہ کوئی اور ساتہ دینے والا نہ ھوگا.
3 وسائل الشیعہ، ج ۹، ص ۴۵۷ ، کتاب الزکوٰۃ، ابواب الصدقہ، باب ۳۹ ، حدیث ۳.
4 من لایحضرہ الفقیہ،ج ۲، ص ۳۱ ، ح ۱۲ .
5 وسائل الشیعہ، ج ۹، ص ۴۳۳ ، کتاب الزکوٰۃ، ابواب الصدقہ، باب ۲۹ .
6 وسائل الشیعہ، ج ۹، ص ۴۵۱ ، کتاب الزکوٰۃ، ابواب الصدقہ، باب ۳۷ .
7 وسائل الشیعہ، ج ۹، ص ۴۵۶ ، کتاب الزکوٰۃ، ابواب الصدقہ، باب ۳۹ . حدیث ۱.
8 وسائل الشیعہ، ج ۹، ص ۴۵۶ ، کتاب الزکوٰۃ، ابواب الصدقہ، باب ۳۹ .حدیث ۲.
9 وسائل الشیعہ، ج ۹، ص ۴۲۴ ، کتاب الزکوٰۃ، ابواب الصدقہ، باب ۲۵ .
10 وسائل الشیعہ، ج ۹، ص ۴۳۳ ، کتاب الزکوٰۃ، ابواب الصدقہ، باب ۲۹ .
11 سورہ توبہ، آیت ۱۰۴ .”کیا یہ نھیں جانتے کہ اللہ ھی اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ھے اور زکوٰۃوخیرات کو وصول کرتا ھے“.
12 سورہ حشر، آیت ۹.”اور اپنے نفس پر دوسروں پر مقدم کرتے ھیں چاھے انھیں کتنی ھی ضرورت کیوں نہ ھو“.
13 سورہ انسان، آیت ۸. ۹.”یہ اس کی محبت میں مسکین ،یتیم اور اسیر کو کھانا کھلاتے ھیں. ھم صرف اللہ کی مرضی کی خاطر تمھیں کھلاتے ھیں ورنہ نہ تم سے کوئی بدلہ چاہتے ھیں نہ شکریہ“.
14 سورہ بقرہ، آیت ۳.”اس میں سے ھمارے راہ میں خرچ کرتے ھیں“.
15 بحار الانوار ، ج ۲، ص ۱۷ .”جو کچہ ھم نے سیکھا ھے اس میں سے نشر کرتے ھیں دوسروں تک“.

۱۰۵

کیا ۔ اور اس طرح سے غنی و فقیر کے رشتے کو مستحکم کیا اور ان دو طبقات، جن سے معاشرے کا بنیادی ڈھانچہ تشکیل پاتا ھے، کے درمیان تمام فاصلے مٹاکر کدورت کو الفت میں تبدیل کر دیا اور ان قوانین و آداب کی برکت سے نہ صرف یہ کہ ضرورت مندوں کی حاجات کو پورا کیا بلکہ ان کی عزت نفس، آبرو، شرافت اور عظمتِ انسانی کی حفاظت فرمائی۔

غنی کو بخشش،کے بعد فقراء کا احسانمند اور شکر گذار ھونے کا حکم ،ایسی باران رحمت کی مانند ھے جس کے ذریعے خداوند تعالیٰ نے فقراء کی آتش حسد کو بجھایا، اموالِ اغنیاء کو، جن کا معاشرے کی رگوں میں خون کی مانند دوڑنا ضروری ھے تاکہ امت کے معاشی نظام کی حفاظت ھوتی رھے، زکات و صدقات کے حصار میں بیمہ کر دیا۔ امیرالمومنین(ع) فرماتے ھیں:((و حصّنوا ا مٔوالکم بالزکاۃ)) ۱

کیا اغنیاء کے مال اور دانشوروں کے علم کی اس کمیّت و کیفیت کے ساتہ عطا و بخشش کے ذریعے معاشرے سے مادی و معنوی فقر کی بنیادوں کو نھینڈھایا جاسکتا؟!

یہ فرد و معاشرے کی سعادت کے لئے نماز و زکات کی حکمت و اثر کا نمونہ تھا۔ لٰہذا جس دین نے ھر حرکت وسکون اور فعل و ترک میں انسان کی کچہ ذمہ داریاں معیّن کی ھوں جو واجبات، محرمات، مستحبات، مکروھات اور مباحات کے مجموعے کو تشکیل دیتی ھیں اور افراد کی جان، عزت و آبرو اور مال کی حفاظت کے لئے جو قوانین، حقوق اور حدود معیّن کئے گئے ھیں، ان پر عمل کرنے سے کیسا مدینہ فاضلہ تشکیل پاسکتا ھے؟

مثال کے طور پر وہ حیوان جس سے انسان کام لیتا ھے، اس کے حقوق کا مطالعہ کرنے سے یہ بات واضح وروشن ھو جاتی ھے کہ اس دین مبین میں انسانی حقوق کی کس طرح ضمانت دی گئی ھے۔

جس جانور پر انسان سوار ھوتا ھے، اس کے حقوق یہ ھیں: منزل پر پھنچنے کے بعد، اپنے کھانے کا انتظام کرنے سے پھلے، اس کے لئے چارہ مھیا کرے، جب کھیں پانی کے پاس سے گزرے اسے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

پانی پلائے تا کہ پیاسا نہ رہے، اس کے منہ پر تازیانہ نہ مارے، اس کی پیٹھ پر میدان جھاد میں ضرورت
کے وقت کے علاوہ، کھڑا نہ ہو، اس کی طاقت سے زیادہ سنگین وزن نہ لادے اور کام نہ لے، اسے بُرا
بھلا نہ کہے، اس کے چھرے کو بدصورت نہ بنائے، خشک زمین پر تیز اور علف زار میں آھستہ چلائے
اور اس کی پیٹھ پر گفتگو کی محفل نہ جمائے۔
اور اگر دریا کے کنارے دسترخوان لگائے، باقی بچنے والی غذا کو پانی میں ڈال دے تا کہ دریائی
جانور اس کی ھمسائیگی سے بے بھرہ نہ رھیں۔
اور جس زمانے میں پانی میں موجود خوردبین سے نظر آنے والے جانداروں کی کسی کو خبر
تک نہ تھی، حکم دیا کہ پانی میں پیشاب نہ کریں کہ پانی کی بھی کچھ مخلوق ھے۔
حیوانات کے بعض حقوق اور ان کے بارے میں انسانی ذمہ داریوں کو ذکر گیا گیا، جس سے
اجتماعی عدالت اور انسانی حقوق کے سلسلے میں دین اسلام کا آئین واضح ھوتا ھے۔
دین اسلام کا مقصد دنیا و آخرت کو آباد کرنا اور انسان کے جسم و جان کو قوت و سلامتی عطا
کرنا ھے ۲
دنیا و آخرت اور جسم و روح کی ایک دوسرے سے وابستگی اور عدل و حکمت کے تقاضے کے
مطابق انسان کی مادی و معنوی زندگی میں سے ھر زندگی کی جتنی اھمیت و ارزش تھی ،اتنی ھی اس کی
جانب توجہ دلائی اور فرمایا: 3
دنیا کو آباد کرنے اور انسان کی آسودگی و آرام پر مکمل توجہ رکھی،دنیا وآخرت کو ان کی خلقت
کے تقاضے کے مطابق بالترتیب ثانوی و طفیلی اور بنیادی و مرکزی حیثیت دیتے ھوئے، دنیا و آخرت میں
نیکی و حسنات کو انسان کی درخواست اور دعا قرار دیا کہ کلام امام معصوم(ع) میں دنیا کے حسنہ کو
رزق و معاش میں وسعت اور حسنِ خلق، جبکہ آخرت کے حسنہ کو رضوان خدا و بھشت بتلایا گیا

----

1 نھج البلاغہ، حکمت، شمارہ، ۱۴۶ ۔"زکوٰة کے ذریعہ اپنے مال کو محفوظ کرو"۔
2 سورہ بقرہ، آیت ۲۰۱ ۔"پروردگار ھمیں دنیا میں بھی نیکی عطا فرما اور آخرت میں بھی اور ھم کو عذاب جھنم سے محفوظ فرما"۔
3 سورہ قصص، آیت ۷۷ ۔"اور جو کچھ خدا نے دیا ھے اس سے آخرت میں گھر کا انتظام کرو اور دنیا میں اپنا حصہ بھول نہ جاو "۔

ھے۔اقتصادی ترقی بالخصوص زراعت و تجارت کو اھمیت دی اور 1
کے حکم کے مطابق مؤمن کو سخاوت اور بے نیازی کی بدولت عزیز جانا۔ امام جعفر صادق (ع)سے
روایت نقل ھوئی ھے:((و ما فی الا عْمال شی ا حَب إلی اللّٰہ من الزراعة)) 2 ۔ امیرالمومنین علی بن ابی
طالب(ع) نخلستان میں کاشتکاری و آبیاری کیا کرتے تھے۔
ایک دوسری روایت میں ھے کہ امام جعفر صادق(ع)نے بازار سے کنارہ گیری کرنے والے سے
فرمایا: ((ا غْد إلی عزّک)) 3 اور ایک روایت میں امیرالمومنین(ع) فرماتے ھیں:((تعرضوا للتجارات)) ٤
اسلام میں بازار و تجارت کی بنیاد ھوشیاری، امانت، عقل ، درایت اور احکام تجارت کا خیال
رکھنے پر ھے((لایقعدن فی السوق إلامن یعقل الشراء و البیع)) 5 ((الفقہ ثم المتجر)) ٦
لیکن دین کے لئے اسلام میں واجبات و مستحبات اور محرمات و مکروھات مقرر کئے گئے ھیں،
یھاں ان کی تفصیل ذکر کرنا تو ممکن نھیں ھے، البتہ ان میں سے چند ایک کی طرف اشارہ کرتے ھیں:
ھر قسم کے لین دین میں سود، قسم کھانا، بیچنے والے کا اپنی چیز کی تعریف کرنا، خریدار کا
خریدی جانے والی چیز میں عیب نکالنا، عیب کو چھپانا، دھوکہ دینا اور ملاوٹ کرنا ممنوع قرار دیا گیا
ھے۔
تاجر کو چاھیے کہ حق دے اور حق لے، خیانت نہ کرے۔ اگر مد مقابل پشیمان ھو تو سودا کالعدم

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

کردے اور اگر تنگدستی و مشکل میں گرفتار ہو جائے تو اسے مہلت دے، اگر کوئی شخص کسی چیز کے خریدنے کو کھے جو کچھ اس کے پاس ہو اس سے اسے نہ بیچے، اور اگر کسی چیز کے فروخت کرنے کو کھے اسے اپنے لئے نہ خریدے، ترازو ھاتھ میں لینے والا کم لے اور زیادہ دے، چاھے اس کی نیت یہ ہو کہ اپنے فائدے سے کچھ کم یا زیادہ نہ کرے۔ اپنی گفتار میں سچے تاجر کے علاوہ باقی سب تاجر، فاجر ھیں۔

اور جس سے یہ کھے: ”سودے اور لین دین میں تم سے احسان و اچھائی کروں گا “،اس سے منافع نہ لے، کسی رابطے کا خیال کئے بغیر تمام خریداروں کو برابر سمجھے اور جس چیز کی قیمت معلوم و معین ہو، قیمت کم کر وانے والے اور خاموش شخص کو ایک ھی قیمت پر بیچے، حساب اور لکھنا جانتا ہو کہ حساب اورلکھائی سیکھے بغیر سودا نہ کرے، لوگوں کو جس چیز کی ضرورت ھے اسے ذخیرہ نہ کرے، لین دین میں نرمی سے پیش آئے، آسانی کے ساتہ خرید و فروخت کرے،سھولت کے ساتہ لوگوں کو ان کا حق دے اور ان سے اپنا حق لے، مقروض پر سختی نہ کرے، لین دین طے ھونے کے بعد قیمت کم کرنے کو نہ کھے، مؤذن کی آواز سن کر بازار سے مسجد کی طرف جانے میں جلدی کرے، اپنے دل کو ذکر خدا کے ذریعے صفا عطا کرے اور نماز کے ذریعے عالم طبیعت سے ماوراء طبیعت کی جانب پرواز کرے

تُلْھِیْھِمْ تِجَارَةٌ وَّلاَ بَیْعٌ عَنْ ذِکْرِاللّٰہِ وَ إِقَامِ الصَّلٰوةِ وَ إِیْتَاءِ الزَّکَاةِ یَخَافُوْنَ یَوْماً تَتَقَلَّبُ فِیْہِ الْقُلُوْبُ وَ اْلا بْ◌ُصَارُ> ۷

اگر چہ اسلام کی تعلیم و تربیت کے معجزانہ اثرات کی تلاش و جستجو، قرآن کی تمام آیات اور سنت اھل بیت عِصمت و طھارت علیھم السلام میں کرنا ضروری ھے، لیکن چونکہ آفتابِ قرآن و سنت کی ھر شعاع، علم و ھدایت کے نور کا مرکز و سرچشمہ ھے ، لہٰذا سورہ فرقان کی آخری آیات اور تین احادیث کو ذکر کرتے ھیں،جو اس مکتب سے تربیت یافتہ افراد کی عکاسی کرتی ھیں:

----

1 سورہ منافقون، آیت ۸۔”عزت فقط خدا کے لئے اور اس کے رسول کے لئے اور مومنین کے لئے ھے“۔
2 وسائل الشیعہ، ج ۱۷ ، ص ۴۲ ، کتاب تجارت، ابواب مقدمات تجارت، باب ۱۰ ،حدیث ۳۔”خدا کے نزدیک زراعت سے محبوب تر کوئی کام نھیں ھے“۔
3 وسائل الشیعہ، ج ۱۷ ، ص ۱۰ ، کتاب تجارت، ابواب مقدمات تجارت، باب ۱،حدیث ۲۔”اپنی عزت کے ساتہ سویرا کرو۔“
4 وسائل الشیعہ، ج ۱۷ ، ص ۱۱ ، کتاب تجارت، ابواب مقدمات تجارت، باب ۱،حدیث ۶۔”تجارت کی طرف توجہ کرو“۔
5 وسائل الشیعہ، ج ۱۷ ، ص ۳۸۲ ، کتاب تجارت، ابواب مقدمات تجارت، باب ۱ ،حدیث ۳۔”بازار میں نہ بیٹھو مگر یہ کہ خریدو فروش کی عقل رکھتے ھو“۔
6 وسائل الشیعہ، ج ۱۷ ، ص ۳۸۱ ، کتاب تجارت، ابواب مقدمات تجارت، باب ۱ ،حدیث ۱۔”اور فقاہت بعد تجارت“۔
7 سورہ نور ، آیت ۳۶ ۔ ۳۷ ۔ ”یہ چراغ ان گھروں میں ھے جن کے بارے میں خدا کا حکم ھے کہ ان کی بلندی کا اعتراف کیا جائے اور ان میں اس کے نام کا ذکر کیا جائے کہ ان گھروں میں صبح و شام اس کی تسبیح کرنے والے ھیں“۔

آیات

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

١۔ وَ عِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِیْنَ یَمْشُوْنَ عَلَی اْلا رْضِ هونًا وَّ اِذَا خَاطَبَہُمُ الْجَاہِلُوْنَ قَالُوا سَلاَمًا ة وَّ اَلَّذِیْنَ یَبِیْتُوْنَ لِرَبِّہِمْ سُجَّدًا وَّ قِیَامًا ة وَّ الَّذِیْنَ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَہَنَّمَ اِنَّ عَذَابَہَا کَانَ غَرَامًا ة اِنَّہَا سَائَتْ مُسْتَقَرًّا وَّ مُقَامًا ة وَّ الَّذِیْنَ اِذَا ا نْفَقُوْا لَمْ یُسْرِفُوْا وَ لَمْ یَقْتُرُوْا وَ کَانَ بَیْنَ ذٰلِکَ قَوَامًا ة وَّ الَّذِیْنَ لاَ یَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰہِ اِلٰہًا آخَرَ وَ لَا یَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰہُ اِلاَّ بِالْحَقِّ وَ لاَ یَزْنُوْنَ وَ مَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِکَ یَلْقَ ا ثَامًا ة یُّضَاعَفْ لَہُ الْعَذَابُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ وَ یَخْلُدْ فِیْہِ مُہَانًا ة اِلاَّ مَنْ تَابَ وَ آمَنَ وَ عَمِلَ عَمَلاً صَالِحًا فَا وْلٰئِکَ یُبَدِّلُ اللّٰہُ سَیِّئَاتِہِمْ حَسَنَاتٍ وَّ کَانَ اللّٰہُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا ة وَّ مَنْ تَابَ وَ عَمِلَ صَالِحًا فَاِنَّہ یَتُوْبُ اِلَی اللّٰہِ مَتَابًا ة وَّ الَّذِیْنَ لاَ یَشْہَدُوْنَ الزُّوْرَ وَ اِذَا مَرُّوْا بِاللَّغْوِ مَرُّوْا کِرَامًا ة وَّ الَّذِیْنَ اِذَا ذُکِّرُوْا بِآیَاتِ رَبِّہِمْ لَمْ یَخِرُّوْا عَلَیْہَا صُمًّا وَّ عُمْیَانًا ة وَّ الَّذِیْنَ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا ہَبْ لَنَا مِنْ ا زْوَاجِنَا وَ ذُرِّیَّاتِنَا قُرَّةَ ا عْیُنٍ وَّ اجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِیْنَ اِمَامًا ة ا وْلٰئِکَ یُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوْا وَ یُلَقَّوْنَ فِیْہَا تَحِیَّةً وَّ سَلاَمًاة خَالِدِیْنَ فِیْہَا حَسُنَتْ مُسْتَقَرًّا وَّ مُقَاماً> 1

خداوند رحمان جس کی رحمت واسعہ سے ھر متقی و فاجر فیض یاب ھو رھا ھے، کی بندگی کا اثر یہ ھے کہ عبادالرحمن کا زمین پر چلنا، جو ان کے اخلاق کا آئینہ دار ھے، نہ تو اکڑ کے ساتھ ھے اور نہ ھی اس میں تکبّر ھے۔

عبادالرحمن وہ لوگ ھیں جو خدا کے سامنے ذلیل اور مخلوق کے مقابل متواضع ھیں۔ نہ صرف یہ کہ کسی کو اذیت نھیں پہچاتے بلکہ دوسروں کی تکالیف کو بھی برداشت کرتے ھیں اور جھل و نادانی سے بات کرنے والوں کے ساتھ جیسے کو تیسا کے بجائے نہ صرف یہ کہ اپنے حلم و بردباری کی بدولت ان سے جھگڑا نھیں کرتے بلکہ ان کے لئے جھالت کی بیماری سے نجات کی بھی آرزو کرتے ھیں

خَاطَبَہُمُ الْجَاہِلُوْنَ قَالُوا سَلاَماً>

اجنبیوں اور مخالفین کے ساتھ جن کا رویہ سلام و سلامتی ھے، ان سے اپنوں اور موافق افراد کے ساتھ مواسات و ایثار کے علاوہ کوئی اور امید نھیں کی جاسکتی۔

یہ تو دن میں ان کی رفتار و کردار ھے اور رات میں ان کا طریقہ یہ ھے کہ آفاق آسمان پر نظریں جماکر ستاروں اور کہکشاؤںمیں موجود، خداوند متعال کے علم و قدرت اور حکمت کی نشانیوں میں تدبّر و تفکر کرتے ھیں اور ان آیات و نشانیوں میں خداوند متعال کی تجلّی کی عظمت کو دیکہ کر، رات قیام و سجود میں گزار دیتے ھیںاور جب غور سے دیکھتے ھیں کہ کروڑونستارے اس کے حکم کے مطابق حرکت کر رھے ھیں اور اپنے مدار سے ذرہ برابر بھی منحرف نھیں ھوتے، دین اور قانون الٰھی میں اپنے انحراف کے خوف سے کہتے ھیں:

غَرَاماً>

اور اپنے اموال کی نسبت، جو خون کی طرح معاشرے کے لئے مایہ حیات ھے، اس طرح عمل کرتے ھیں کہ روک لینے کی صورت میں فشار خون اور بخشش میں اسراف سے قلت خون جیسی بیماریوں میں مبتلا نھیں ھوتے اور میانہ روی سے تجاوز نھیں کرتے تا کہ اپنی اور دوسروں کی ضروریات کو پورا کرسکیں

----

1 سورہ فرقان، آیت ۶۳ ۔ ۷۶ ۔"اور اللہ کے بندے وھی ھیں جو زمین پر آھستہ چلتے ھیں اور جب جاھل ان سے خطاب کرتے ھیں تو سلامتی کا پیغام دے دیتے ھیں۔یہ لوگ راتوں کواس طرح گذارتے ھیں کہ اپنے رب کی بارگاہ میں کبھی سر بسجود رہتے ھیں اور کبھی حالت قیام میں رہتے ھیں۔اور یہ کہتے ھیں پروردگار ھم سے عذاب جھنم کو پھیردے کہ اس کا عذاب بہت سخت اور پائیدار ھے۔وہ بد ترین منزل اور محل اقامت ھے۔اور یہ لوگ جب خرچ کرتے ھیں تو نہ اسراف کرتے ھیں اور نہ کنجوسی سے کام لیتے ھیں بلکہ ان دونوں کے درمیان اوسط درجہ کا راستہ اختیار کرتے ھیں ۔اور وہ لوگ خدا کے ساتھ کسی اور کو نھیں پکارتے ھیں اور کسی بھی نفس کو اگر خدا نے محترم قرار دیدیا ھے تو اسے حق کے بغیر قتل نھیں کرتے ھیں اور زنا بھی نھیں کرتے ھیں کہ جو ایسا عمل کرے گا وہ اپنے عمل کی سزا بھی برداشت کرے گا۔ جسے روز قیامت دگنا کر دیا جائے گا اور وہ اسی میں ذلت کے ساتھ ھمیشہ ھمیشہ پڑا رھے گا۔علاوہ اس شخص کے جو توبہ کرلے اور ایمان لے آئے اور نیک عمل بھی کرے کہ پروردگار اس کی برائیوں کو اچھائیوں سے تبدیل کر دے گا اور خدا بہت زیادہ بخشنے والا اور مھربان ھے۔اور جو توبہ کرلے گا اور عمل صالح انجام دے گا وہ اللہ کی طرف واقعا رجوع کرنے والا ھے ۔اور وہ لوگ جھوٹ اور فریب کے پاس حاضر بھی نھیں ھوتے ھیں اور جب لغو کاموں کے قریب سے گذرتے ھیں تو بزرگانہ انداز سے گذر جاتے ھیں ۔ اور ان لوگوں کو جن آیات الٰھیہ کی یاد دلائی جاتی ھے تو بھرے اندھے ھوگر گر نھیں پڑتے ھیں۔ اور وہ لوگ برابر دعا کرتے رہتے ھینکہ خدایا ھمیں ھماری ازواج اور اولاد کی طرف سے خنکی چشم عطا فرمااور ھمیں صاحبان تقویٰ کا پیشوا بنا دے۔یھی وہ لوگ ھیں جنھیں ان کے صبر کی بنا پر جنت کے بالا خانے عطا کئے جائیں گے اور وھاں انھیں تعظیم اور سلام کی

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

پیش کش کی جائے گی ۔ وہ انھیں مقامات پر ھمیشہ ھمیشہ رھیں گے کہ وہ بہترین مستقر اور حسین ترین محل اقامت ھے۔“

۱۰۸
ان کی دوسری صفات یہ ھیں کہ وہ دل و زبان کو شرک، ھاتھوں کو خونِ ناحق اور اپنے دامن کو
زنا سے آلودہ نھیں کرتے
یَزْنُوْنَ وَمَنْ یَّفْعَل ذٰلِکَ یَلْقَ ا ثَ◌َاماً>
جھوٹ اور باطل سے دوری اختیار کرتے ھیں، لغو اور عبث رفتار و گفتار کے مقابلے میں
بردباری کے ساتھ گذر جاتے ھیں۔ ایسے افراد جو باطل و ناحق مجالس سے پرھیز کرتے ھیں اور اپنی
عظمت و بردباری کے سبب خود کو لغو و عبث سے آلودہ نھیں کرتے۔ ان کے درختِ وجود سے فقط علم،
حکمت، امانت، صداقت اور عدالت کے پھل حاصل ھوتے ھیں
مَرُّوْا کِرَامًا>
جب آیات خدا کے ذریعے انھیں یاد دھانی کرائی جاتی ھے تو اندھوں اور بھروں کی طرح ان آیات
پر نھیں گرتے بلکہ ان آیات کو دل و جان سے سنتے ھیں اور تفکر و تدبر کی نظر سے ان میں غور کرتے
ھیں
ایسے افراد کو حق حاصل ھے کہ وہ خدا سے پرھیز گاروں کی امامت کی درخواست کریں اور
کھینفکری، اخلاقی اور عملی عواملِ انحراف کے مقابلے میں خودسازی کرنے
والوں کے لئے خداوندمتعال کی جانب سے وہ حجرہ عطا ھوگا جس کا انھیں وعدہ دیا گیا ھے اور اس
حجرے میں سلام و تحیت جیسے بلند و بالا عطیہ الٰھی کو پائیں گے
وَیُلَقَّوْنَ فِیْهَا تَحِیَّةً وَّ سَلَاماً>، 1
۲۔رسول خدا(ص) سے روایت ھے کہ آپ(ص) نے فرمایا: مؤمن کا ایمان اس وقت تک کامل نھیں
ھوتا جب تک اس میں ایک سو تین صفات جمع نہ ھوں۔ ان صفات میں سے چند ایک کے مفھوم کو ذکر
کرتے ھیں:
مومن کا علم کثیر اور حلم عظیم ھے، غافل کے لئے یاد دھانی کا باعث اور جاھل کے لئے معّلم
ھے، جو اسے اذیت دے وہ ا سکی جوابی ایذا رسانی سے محفوظ ھے، بے کار کے کام میں ھاتھ نھیں ڈالتا،
مصیبت میں کسی کو برا بھلا نھیں کہتا، کسی کی غیبت نھیں کرتا، پردیسی کا مددگار اور یتیموں کا
غمخوار ھے، اس کی خوشی اس کے چھرے پر اور غم واندوہ اس کے دل میں ھوتا ھے۔کسی کے اسرار
سے پردہ نھیں اٹھاتا، کسی کے دامن عفت پر کیچڑ نھیں اچھالتا، امانتوں کا امین اور خیانت سے دور ھے،
اس کا کردار مؤدبانہ اور گفتار شگفت انگیز ھے، امور میں اعلیٰ اور اخلاق میں بہترین کا طلبگار ھے،
اس کا دل باتقویٰ اور علم پاکیزہ ھے، قدرت پانے کے باوجود عفو کرتا ھے، جو وعدہ دے اسے پورا کرتا
ھے، نہ تو بغض میں غرق ھوتا ھے اور نہ ھی اسے حب ھلاک کرتی ھے (حب اور بغض اسے اعتدال
سے خارج نھیں کرتے)، باطل کو دوست سے بھی قبول نھیں کرتا اور دشمن کے کھے ھوئے حق کو بھی
رد نھیں کرتا، باخبر ھونے کے لئے سیکھتا ھے، علم حاصل نھیں کرتا مگر اس پر عمل پیرا ھونے کی
غرض سے، اگر اھل دنیا کے ساتھ چلے تو ان میں ھوشیار ترین اور اگر اھل آخرت کے ساتھ ھو تو ان
میں پارسا ترین ھوتا ھے۔ 2
۳۔دین کے پیشواؤں کے کلمات میں کمال کا دارومدار عقل علم اور ایمان پر ھے۔ اور ان میں سے
ھر ایک کے لئے، امام زین العابدین(ع) سے منقول روایت کا اقتباس کافی ھے، جس کا مضمون تقریباًکچھ
یوں ھے:
اگر کسی شخص کو دیکھو جو اپنی سیرت و منطق کے ذریعے خوف، عبادت و زھد اور اپنے
کردار میں خضوع و فروتنی کا اظھار کرتا ھے، جلد بازی نہ کرو، اس کے چکر میں نہ آؤ، کتنے ھی افراد
ایسے ھیں جو دنیا کی دسترسی سے عاجز ھیں، دین کو دلوں کے شکار کا وسیلہ بناتے ھیں، لیکن اگر ان
کے لئے حرام ممکن ھو تو اس میں ڈوب جاتے ھیں۔
اور اگر دیکھو کہ حرام سے بھی پرھیز کرتے ھیں، پھر بھی دھوکہ نہ کھانا، افراد کی شھوت و

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

ہوس مختلف ہے، کتنے ہی افراد ایسے ہیں جو مال حرام سے دور بھاگتے ہیں چاہے کتنا ہی زیادہ ہو، لیکن شہوت کے مقابلے میں اپنا دامن آلودہ کرلیتے ہیں، اور اگر دیکھو کہ اس سے بھی اپنا دامن آلودہ نہیں کرتے تب بھی دھوکہ نہ کھانا جب تک یہ نہ دیکھ لو کہ اس کی عقل کیسی ہے؟ کیونکہ کتنے ہی

----

1 سورہ یس، آیت ۵۸ ."ان کے حق میں ان کے مہربان پروردگار کا قول صرف سلامتی ہے".
2 بحار الانوار ، ج ۶۴ ، ص ۳۱۰ .

افراد ایسے ہیں جو ان سب کو ترک کرتے ہیں لیکن عقلِ متین کی طرف رجوع نہیں کرتے اور عقل کو بروئے کار لاکر ترقی و اصلاح کرنے سے کہیں زیادہ اپنے جہل کے ذریعہ تباہی پھیلاتے ہیں،اگر اس کی عقل کو متین پاؤ پھر بھی دھوکہ نہ کھانا بلکہ عقل و ھوائے نفس کے درمیان مقابلے کے وقت دیکھو کہ آیا عقل کے برخلاف ہونے کا ساتھ دیتا ہے یا ہویٰ کے خلاف عقل کا ساتھ دیتا ہے، جاہ طلبی کا کتنا رسیا ہے کیونکہ لوگوں میں بہت سے افراد ایسے ہیں جو دنیا کی خاطر تارکِ دنیا ہیں۔ 1

نتیجہ یہ ہوا کہ کمال کا معیار فریب دینے والی باتیں اور متواضعانہ اعمال، مال و شکم اور دامن کی شہوت کو ترک کرنا نہیں ہے بلکہ کمال کا معیار وہ عقل ہے جو جہالت کی کدورت سے پاک ہو کر صلاح و اصلاح کا مبدا و سرچشمہ قرار پائے اور وہ ہویٰ ہے جو اللہ تعالیٰ کے احکام اور فرمان کے تابع ہو کہ جسے کوئی بھی ہوس حتی شہوتِ جاہ و مقام اسے فریب نہ دے سکے اور باطل کی ہمراہی میں ملنے والی عزت کو ٹھکراتے ہوئے، حق کے سائے میں ملنے والی ذلت کو گلے لگائے۔

۴۔عنوان بصری جس کی زندگی کے چورانویں سال گذر چکے تھے اور سالہا سال سے مالکی مذہب کے امام، مالک ابن انس، کے پاس تحصیل علم کے لئے جس کی آمد ورفت تھی۔ چھٹے امام(ع) کے مدینہ تشریف لانے پر اس نے آپ سے کسبِ علم کی درخواست کی، حضرت امام صادق(ع) نے فرمایا:"میں ایک مطلوب فرد ہوں، کہ میری طلب میں ہیں، اور اس کے باوجود رات و دن کی ہر گھڑی میں اوراد و اذکار میں مشغول ہوں"۔

یہ جواب سن کر عنوان نہایت غمگین ہوا، رسول خدا(ص) کے روضہ اقدس پر حاضری دی ا ور دو رکعت نماز پڑھ کر امام(ع) کے قلب کو اپنی طرف معطوف کرنے اور آپ کے علم سے بہرہ مند ہو کر خدا کی راہ مستقیم کی جانب ہدایت کے لئے دعا کی اور اسی غمگین حالت میں گھر لوٹ آیا۔ دل آپ(ع) کی محبت میں اسیر تھا، تحصیل علم کے لئے مالک کے پاس جانا بھی چھوڑ دیا اور واجب نماز ادا کرنے کے علاوہ گھر سے باہر نہ آتا تھا۔

جب صبر کا پیمانہ لبریز ہوا تو ایک دن نماز عصر کے بعد آپ(ع) کے دروازے پر آیا، خادم نے پوچھا: تمھاری حاجت کیا ہے؟

جواب دیا: میری حاجت شریف کی خدمت میں سلام کرنا ہے۔

خادم نے کہا: اپنے مصلّے پر عبادت میں مشغول ہیں۔

عنوان چوکھٹ پر بیٹھ گیا، خادم نے باہر آکر کہا: برکت خدا کی خدمت میں حاضر ہو۔

عنوان کہتا ہے: داخل ہو کر میں نے سلام کیا۔ آپ (ع)نے سلام کا جواب دیا اور فرمایا: بیٹھ جاؤ، خدا تمھاری بخشش فرمائے۔ کچھ دیر تک آپ سر جھکائے بیٹھے رہے، اس کے بعد سراٹھا کر میری کنیت کے بارے میں پوچھا اور دعا دی۔

میں نے خود سے کہا: اس سلام و زیارت سے اگر اس دعا کے علاوہ کوئی دوسری چیز میرے نصیب میں نہ ہو تو یہی دعا بہت ہے۔

اس کے بعد سر اٹھا کر فرمایا: کیا چاہتے ہو؟

میں نے کہا: خدا سے التجا کی ہے کہ آپ کے دل کو میری طرف متوجہ اور آپ کے علم سے مجھے بھی کچھ نصیب کرے، امیدوار ہوں میری دعا قبول ہوچکی ہو۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

آپ (ع)نے فرمایا: اے اباعبداللہ! علم تعلم سے نہیں، علم ایسا نور ھے کہ خدا جس کی ھدایت
چاہتا ھے اس کے دل میں قرار دے دیتا ھے، پس اگر تمھاری مراد علم ھے تو اپنے اندر حقیقت بندگی کو
طلب کرو اور علم کو اس کے استعمال و عمل کے ذریعے طلب کرو اور خدا سے فہم مانگو تاکہ تمھیں
سمجھائے۔
میں نے کہا: حقیقت بندگی کیا ھے؟
آپ نے فرمایا: تین چیزیں ھیں:
یہ کہ خدا کا بندہ، جو کچھ اسے خدا نے عطا کیا ھے، خود کو اس کا مالک نہ سمجھے، کیونکہ
بندگان خدا کسی چیز کے مالک نہیں ھوتے، مال کو خدا کا مال سمجھتے ھیں اور جس جگہ خدا حکم دے
وھاں خرچ کرتے ھیں۔

----

1 بحار الانوار ، ج ۲، ص ۸۴ .

اور یہ کہ بندہ اپنے لئے کوئی تدبیر نہ کرے۔
اور یہ کہ وہ صرف اس بات میں مصروف ھو کہ خدا نے اسے کس چیز کا حکم دیا ھے اور کن
امور سے روکا ھے۔
پس جب خود کو کسی مال کا مالک نہ سمجھے گا تو خدا نے جھاں جھاں مال کے انفاق کا حکم دیا
ھے اس کے لئے انفاق آسان ھو جائے گا، جب اپنی تدبیر اپنے مدبّر کو سونپ دے گا تو مصائبِ دنیا اس پر
آسان ھوجائینگے اور خدا کے امر و نہی میں مصروف عمل ھونے سے اسے لوگوں کے ساتہ فخر و
مباھات اور ریاکارانہ بحث کی فرصت نہ ملے گی۔ پس جب خدا نے اپنے بندے کا ان تین صفات کی وجہ
سے اکرام و احترام کردیا تو دنیا شیطان اور خلق اس کے لئے سھل و آسان ھو جائیں گے، مال و دولت کو
جمع آوری اور فخر فروشی کے لئے طلب نہیں کرے گا اور جو کچھ لوگوں کے پاس ھے اسے اپنی عزت
و برتری کے لئے نہیں چاھے گا اور اپنی زندگی کے ایّام لغوو بے کار باتوں میں نہیں گنوائے گا۔
یہ تقویٰ کا پھلا درجہ ھے، کہ خداوندتبارک و تعالیٰ نے فرمایا:
یُرِیْدُوْنَ عُلُوًّا فِی الْا رَ ْضِ وَلاَ فَسَاداً> 1
میں نے کہا: اے ابا عبداللہ !مجھے وصیت فرمائیں۔
امام (ع)نے فرمایا: تمھیں نو چیزوں کے بارے میں وصیت کرتا ھوں اور جن کا مقصود و
مطلوب راہ خدا ھے، ان کے لئے بھی میری یھی وصیت ھے، خدا تمھیں ان پر عمل پیرا ھونے میں کامیاب
فرمائے۔
تین وصیتیں ریاضت نفس، تین وصیتیں حلم اور تین وصیتیں علم کے بارے میں ھیں۔ ریاضت کے
بارے میں میری وصیت یہ ھے کہ: اس چیز کے کھانے سے پرھیز کرو جسے کھانے کی طلب نہ ھو کہ
یہ کم عقلی و نادانی کا سبب ھے۔ جب تک بھوک نہ ھو نہ کھاؤ۔ جب بھی کھاؤ، حلال کھاؤ، خدا کے نام
سے شروع کرو اور پیغمبر اکرم(ص) کی حدیث یاد رکھو کہ آپ(ص) نے فرمایا: انسان نے اپنے شکم سے
بدترظرف کو پُر نہیں کیا، پس اگر ناچار ھو تو اس کی ایک تھائی کو کھانے، ایک تھائی کو پینے اور ایک
تھائی کو سانس لینے کے لئے خالی رکھے۔
حلم کے بارے میں میری وصیت یہ ھے کہ: جو کوئی تم سے کھے: اگر ایک کھی تو دس
سنوگے، اس کے جواب میں کھو: اگر دس بھی کھو تو ایک نہ سنو گے۔ جو تمھیں ناروا باتیں کھے اس کے
جواب میں کھو: جو کچھ تم نے کھا اگر اس میں سچے ھو میری خدا سے التجا ھے کہ مجھے بخش دے
اور اگر جھوٹے ھو تو خدا سے تمھاری بخشش چاہتا ھوں اور جو تمھیں نازیبا و رکیک کھنے کا وعدہ دے
تم اسے نصیحت کا وعدہ دو۔
اور علم کے بارے میں میری وصیت یہ ھے کہ: جو کچھ نہیں جانتے صاحبان عقل سے پوچھو،

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

لیکن ان کو آزمانے یا شرمسار کرنے کی غرض سے کبھی ان سے نہ پوچھنا، جس چیز کو نہیں جانتے اس کے بارے میں اپنی ذاتی رائے اور گمان پر ھرگز عمل نہ کرنا،جھاں تک ممکن ھو احتیاط پر عمل کرو، فتویٰ دینے سے اس طرح پرھیز کرو جیسے شیر سے دور بھاگتے ھو اور اپنی گردن کو لوگوں کے گزرنے کے لئے پل قرار نہ دو۔
اٹھ کھڑے ھو کہ تمھیں وصیت کرچکا اور میرے وِرد کو میرے لئے فاسد قرار نہ دو کہ میں اپنے آپ مینمشغول ھوں 2
اس مختصر مقدمے میں ان آیات و روایات کی تشریح بیان کرنا ناممکن ھے۔ ان آیات میں سے ھر آیت اور روایات کے ھر جملے کو سمجھنے کے لئے مفصل بحث کی ضرورت ھے، لہٰذا جو کچھ بیان کیا گیا اسی پر اکتفا کرتے ھیں۔
آخر میں دو نکات کی جانب توجہ ضروری ھے۔
----

1 سورہ قصص، آیت ۸۳ ۔"یہ دار آخرت وہ ھے جسے ھم ان لوگوں کے لئے قرار دیتے ھیں جو زمین میں بلندی اور فساد کے طلبگار نہیں ھوتے ھیں"۔
2 بحار الانوار ، ج ۱، ص ۲۲۴ ۔

اصول دین سے آشنائی

۱۔ دین کے سامنے سر تسلیم خم کرنا
دین اسلام کے اصول و فروع کا ملاحظہ، عبادات و معاملات میں تفکر، نفس انسانی،گھر اور شھر کی تدبیر کے بارے میں اس دین کے طور طریقونمیں تا مّل اور مستحبات و مکروھات کے سلسلے میں اس دین کے بتائے ھوئے آداب میں تدبر، ان قوانین میں حکمت بالغہ کے بیان گر ھیں۔ یہ طبیعی امر ھے کہ تمام احکام کی حکمت کو درک کرنا بلکہ انسان کی سعادت پر مبنی دین میں، کسی بھی ایک حکم کی تمام حکمت کا درک سوائے اس فرد کے لئے میّسر نہیں جو اِن عوالم اور ان میں موجود انسان کی ضروریات اور ان ضروریات کو پورا کرنے کے طریقوں پر محیط ھو۔ کسی حکم کی حکمت کو نہ جاننا اس حکم میں عدمِ حکمت کی دلیل نہیں ھوسکتا۔
اور جس طرح کتابِ خلقت میں محکمات و متشابھات موجود ھیں اسی طرح کتاب تشریع میں بھی محکمات و متشابھات پائے جاتے ھیں اور متشابھات کی بنا پر محکمات سے ھاتھ نہیں اٹھایا جاسکتا، اسی طرح متشابھات کو نظامِ خلقت و دین میں عبث و لغو قرار نہیں دیا جاسکتا
بِہ کُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا> ۱
اور یہ جاننا ضروری ھے کہ انسان کی دنیوی زندگی، آخرت کی بہ نسبت رحم مادر میں جنین کی زندگی کے مانند ھے، کہ رحم مادر میں اسے جو اعضاء اور طاقتیں عطا کی جاتی ھیں، اگر جنین عقل و شعور رکھتا بھی ھو تو ان اعضاء کے استعمال اور ان کے فوائد کو درک کرنا اور انھیں عملی جامہ پھنانا اس کے لئے ناممکن ھے، وہ دماغ کی پیچیدہ اور پر اسرار بناوٹ کی حکمت کو نہیں جان سکتا یا اسی

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

طرح وہ نہیں سمجھ سکتا کہ دیکھنے اور سننے کی مشینری اور نظام تنفس اس کے کس کام کے ہیں۔ دنیا میں آنے کے بعد اس کے لئے ان سب کی حکمت واضح ہوگی۔
اسی طرح طبیعت کے رحم مادری میں زندگی گزارنے والے انسان کے لئے ضروری ہے کہ وہ وحی الٰہی کی تعلیم و تربیت کے وسیلے سے ان اعضاء و صلاحیتوں سے لیس ہو جو اس کی حیات ابدی کے سازوسامان ہیں اور اس کے لئے ان احکامات کی حکمت عالم آخرت میں قدم رکھنے کے بعد واضح و روشن ہوگی، جہاں کی اس دنیا سے وہی نسبت ہے جو دنیا کی رحم مادر سے ہے۔
لہٰذا ، دین کے سامنے سر تسلیم خم کرنا، انسانی خلقت کی ضروریات میں سے، بلکہ کمالِ انسانی کی ضروریات میں سے ہے، کیونکہ عامل کی اہمیت عمل سے اور عمل کی اہمیت اس عمل کے داعی اور محرّک عامل سے ہے۔ معصوم علیہ السلام کا بیان بھی اسی حقیقت کی جانب ہماری راہنمائی کرتا ہے((إنما الا عمال بالنیات و لکل امرءٍ ما نوی)) 2
لہٰذا کسی قسم کی مصلحت و مفسدہ اور نفع و ضرر سے چشم پوشی کرتے ہوئے، صرف خدا کے لئے اطاعت خدا بجالانا، مقام مقربیّن کی علامت ہے۔

۲۔ علماء دین کی تقلید کا لازم و ضروری ہونا
ایسے افرادکے لئے علماء دین کی تقلید کرنا ضروری ہے، جو احکام خدا کے استنباط کی قدرت نہیں رکھتے۔ انسان، جس کی زندگی و سلامتی، قوانین و قواعد کے تابع ہے، اس کی حفاظت و سلامتی کے لئے ضروری ہے کہ یا خود طبیب ہو یا کسی قابلِ اعتماد و ماہر طبیب کی طرف رجوع کرے اور اس کے احکامات کے مطابق عمل کرے یا احتیاط کا دامن تھام لے اور جس چیز کے بارے میں اسے یہ احتمال ہو کہ اس سے اسے نقصان پہنچ سکتا ہے اس سے پرہیز کرے، یہاں تک کہ اس کے بارے میں جان لے یا کسی صاحب علم سے پوچھ لے۔
بلکہ چاہے عالم ہو یا جاہل، تقلید انسان کی ضروریاتِ زندگی میں سے ہے۔ جاہل کے لئے تقلید کی ضرورت کسی دلیل کی محتاج نہیں ہے۔ عالم کے لئے بھی اس اعتبار سے تقلید کی ضرورت ہے کہ ہردانشمند کے علم کا دائرہ محدود ہے۔ مثال کے طور پر گھربنوانے کے سلسلے میں ڈاکٹر کے لئے انجینئر اور معمار کی تقلید کرنا ضروری ہے۔ اسی طرح ہوائی جہاز میں سوار ہونے کے بعد اس کے

----

1 سورہ آل عمران، آیت ۷۔"اور انہیں جو علم کے اندر رسوخ رکھتے ہیں جن کا کہنا یہ ہے کہ ہم کتاب پر ایمان رکھتے ہیں اور یہ سب کی سب محکم ومتشابہ ہمارے پروردگار ہی کی طرف سے ہے"۔
2 وسائل الشیعہ، ج ۱، ص ۴۹ ، ابواب مقدمہ عبادات، باب ۵، حدیث ۱۰ ۔"فقط اعمال کو ان کی نیتوں سے تولا جائے ہر شخص کے لئے وہی ہے جس کی اس نے نیت کر رکھی ہو"۔

لئے ہواباز اور بحری جہاز میں قدم رکھنے کے بعد بغیر کسی چوں و چرا کے ناخدا کی تقلید ضروری ہے۔
بلکہ علم طب میں مختلف شعبوں کے وجود میں آنے کی وجہ سے اگر کوئی ایک عضو میں مہارت حاصل کرچکا ہو تب بھی باقی اعضاء میں اس کے لئے دوسرے ڈاکٹروں کی تقلید ضروری ہے۔
نتیجے کے طور پر کسی بھی فرد کے لئے تقلید کے بغیر زندگی گزارنا ناممکن ہے۔
اسی لئے دین پر ایمان رکھنے والا جانتا ہے کہ اس کے لئے دین میں جو احکام معین کئے گئے ہیں، بحکم عقل و فطرت انسان مجبور ہے کہ وہ ان احکام کو جاننے اور ان پر عمل پیرا ہونے کے لئے ان تین میں سے کسی ایک راستے کا انتخاب کرے۔ یا ان کے بارے میں تحصیل علم کرے یا ان کا علم رکھنے والے ماہر و متخصص کی پیروی کرے اور یا احتیاط کا راستہ اختیار کرے۔ لیکن ایسی صورت میں کہ جب نہ تو ان احکام کا علم رکھتا ہو اور نہ ہی احتیاط پر عمل پیرا ہو اس کے لئے فقط ایک ہی راستہ باقی رہ جاتا ہے اور وہ یہ ہے کہ کسی عالم کے نظریات کے مطابق ان احکام پر عمل کرے اور

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

اگر ان احکام میں محققین و ماہرین کے درمیان اختلافِ رائے پایا جاتا ہو تو ان میں سے اعلم کی تقلید کرے۔ جیسا کہ کسی بیماری کی تشخیص و علاج میں اگر چند ڈاکٹروں کے درمیان اختلاف نظر ہو ان میں سے اعلم کی طرف رجوع کرنا ضروری ہے۔

اور چونکہ دین اسلام دین علم ہے اور ہر عمل کی بنیاد، چاہے بالواسطہ ہی سہی، ضروری ہے کہ علم کی بنیاد پر ہو، تقلید کی بنیاد بھی علم، عقل اور فطرت پر ہے جو در حقیقت احکامِ دین میں عالم و مجتہد کی مستند رائے و نظر پر اعتماد کرنے کا نام ہے

وَالْبَصَرَ وَ الْفُؤَادَ کُلُّ اُولٰئِکَ کَانَ عَنْہُ مَسْئُوْلاً> ۱

تمت بالخیر

----

1 سورہ اسراء، آیت ۳۶ ."اور جس چیز کا تمھیں علم نہیں ہے اس کی پیروی مت کرنا کہ روز قیامت کان، آنکھ اور قلب سب کے بارے میں سوال کیا جائے گا"۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com